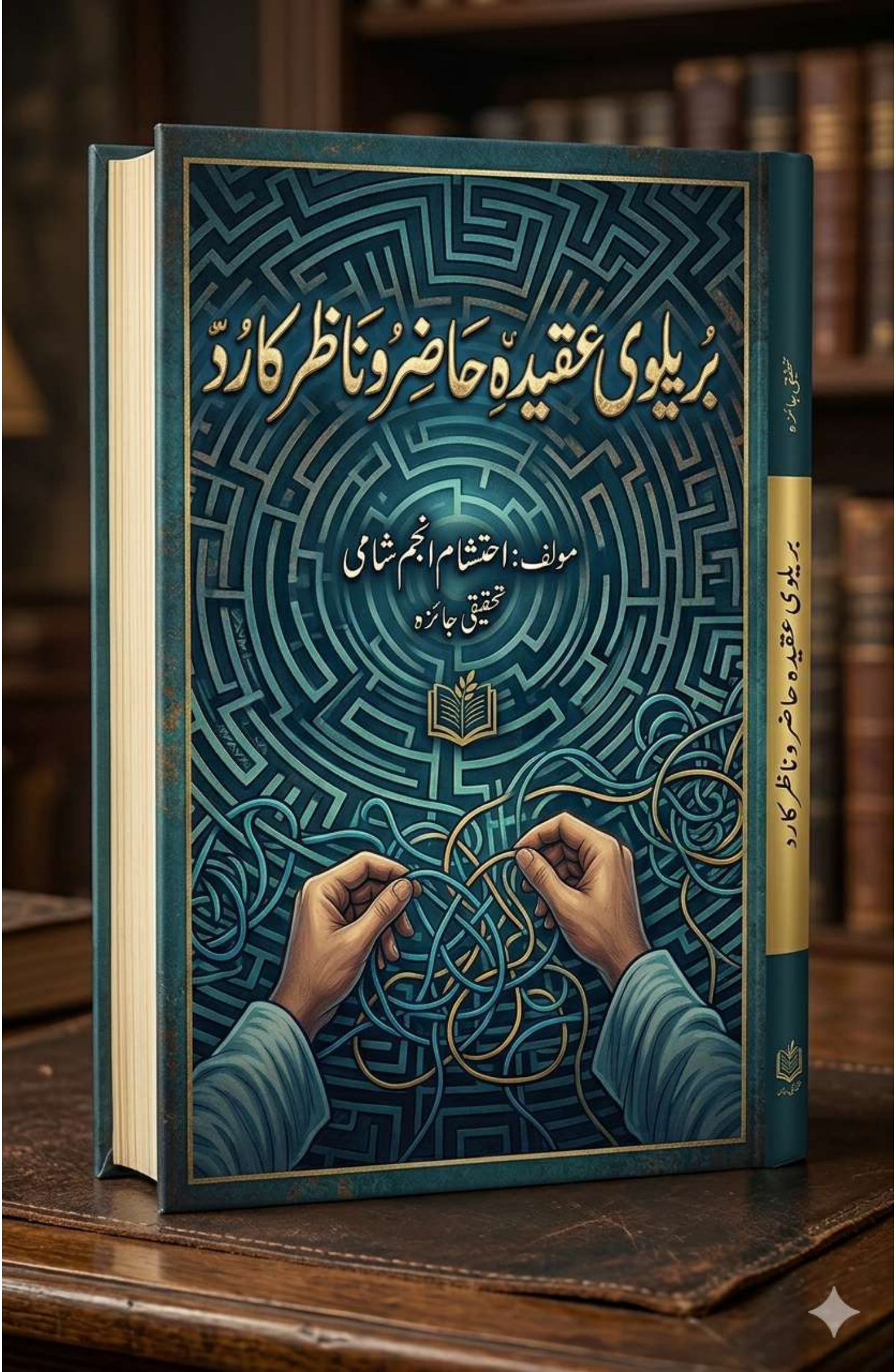
بُریلوی عقیدۂ حاضِر و ناظِر کا رُدّ
مولف: احتشام انجم شامی
تحقیقی جائزہ
بریلوی عقیدہ حاضر و ناظر کا رد
تحقیقی جائزہ

Created by PDF Combine Unregistered Version

If you want to remove the watermark, Please register

Created by PDF Combine Unregistered Version

If you want to remove the watermark, Please register

بریلوی عقیدہ حاضر وناظر کا رد

نام کتاب :بریلوی عقیدہ حاضر وناظر کارد

مصنف :محترم جناب احتشام انجم شامی صاحب

اس کتاب میں بریلوی عقیدہ حاضر وناظر کی بھرپور تنقیح کی گئی ہے۔

برادران اہل سنت والجماعت سب سے پہلے سلام مسنون !!!

اہل علم اس بات سے واقف ہیں کہ رضاخانیت نے سنیت کا لبادہ اوڑھ کرامت کو جس قدر گمراہ کیا ہے اس قدر کسی نے نہ کیا ہوگا۔رضاخانیت ایک ایسا فتنہ ہے جس نے اپنے شرکیہ عقائد اور اعمال کو خوش نما لباس پہنا کر امت کو گمراہ کیا ہے۔اس لئے یہ ضرورت محسوس ہوئی کہ اس فرقہ کے عقائد عوام کے سامنے آجائیں۔اس سلسلہ کی ایک کوشش آپ کے سامنے ہے۔

بریلوی عقیدہ حاضر وناظر کارد کتاب کی ایک نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ اس میں فریق مخالف کی کتب سے جو حوالے دیے گئے ہیں ان کے ساتھ اسکین بھی یے گئے ہیں۔

امید ہے آپ اس کتاب سے فائدہ ضرور اٹھائیں گے۔۔

بندہ عاجز :احتشام انجم شامی

باب اول

عقائد کے اثبات کے لئے دلیل کہاں سے لیں؟؟

عقائد کے لئے دلائل کہاں سے لیں؟؟؟؟؟

اصول نمبر۱:وہ آیت قطعی الدلالت ہو جس کے معنی میں چند احتمال نہ نکل سکتے ہیں

اور حدیث ہو تو متواتر ہو۔ (جاء الحق ص ۴۴ احمد یار نعیمی)

اصول نمبر۲:حدیث ہو تو متواتر (خبر احاد سے عقائد ثابت نہیں ہوتے)

(غایۃ المامول فی علم الرسول ص ۴۰ فیض احمد اویسی)

یعنی حدیث متواتر ہی پیش لی جائیگی ۔خبر واحد نہیں

اصول نمبر۳:تفسیری اقوال کس کے پیش کئے جائیں؟؟؟

مفتی احمد یار نعیمی لکھتے ہیں، ''اب تفسیر قران کے چند مرتبے ہیں۔تفسیر بالاقرآن۔ یہ سب سے مقدم ہے۔اس کے بعد تفسیر قرآن بالا حادیث۔ کیوں کہ حضور ﷺ صاحب قرآن ہیں۔ان کی تفسیر نہایت ہی اعلیٰ۔پھر قرآن کی تفسیر صحابہ کرام کے قول سے خصوصاً فقہاء صحابہ اور خلفائے راشدین کی تفسیر۔

رہی تفسیر قرآن تابعین یا تبع یا بعین کے قعل سے یہ اگر روایت سے ہے تو معتبر ورنہ غیر معتبر'' (جاءالحق ص ۱۱)

تو ان کے نزدیک جب تابعی اور تبع تابعی کی تفسیر بھی بغیر روایت کے معتبر نہیں تو صاوی، جمل وغیرہ سے دلیل کیسے دیں گے۔ یعنی ان کی بریک یہاں ہی لگ گئی ہے۔ اب بے سند اقوال جب تابعی کے معتبر نہیں پھر بعد کے لوگوں کے کیا ہوں گے۔

اصول نمبر۴:

آیت قرآن کے مقابلہ میں خبر واحد پیش نہیں کی جائے گی۔

احمد اضا خان لکھتے ہیں، ''عموم آیت قطعہ قرآنیہ کی مخالفت میں اخبار احاد سے استناد محض غلط '' (انباءالمصطفی احمد رضا بریلوی)

اصول نمبر۵:

جو جس فن کا امام ہے اس کی بات اس فن میں ہی قبول ہوگی۔

ملفوظات میں ہے، ''قاضی بیضاوی یا خازن آئمہ تفسیر نہیں۔ کسی فن کا امام ہونا اور بات ہے اور اس فن میں کتاب لکھ دینا اور بات۔ آئمہ تفسیر صحابہ ہیں اور تابعین عظام تابعین مین بھی عظام (یعنی بلند مرتبہ حضرات) کی تخصیص ہے''

ملفوظات حصہ سوئم ص ۳۳۳)

دیکھا ان کی بریک تابعین اور وہ بھی عظام تک لگ گئی لہذا بعد کے لوگوں کی تفسیر پیش کی جائے گی۔

اصول نمبر۶:

ضعیف احادیث پیش نہیں کی جاہیں گی

نظام الدین صاحب لکھتے ہیں، ''جن حدیثوں میں لکھا ہے کہ اصحاب ایک ہاتھ سے مصافحہ کیا کرتے تھے۔ وہ تمام حدیثیں ضعیف ہیں اور قبل عمل نہیں''

(انوار شریعت جلد ا ص ۳۱۱)

اصول نمبر۷:

متشابہات سے استدلال نہیں کیا جائے گا

نعیم الدین صاحب متشابہات کے متعلق لکھتے ہیں، ''وہ چند وجوہ کا احتمال رکھتی ان میں سے کون سی وجہ مراد ہے۔ اللہ ہی جانتا ہے۔''

(خزائن العرفان ص ۹۰۔۹۱)

یعنی جس میں احتمال ہو کہ کوئی وجہ بھی ہو سکتی ہے تو یہ قبول نہیں

اصول نمبر۸:

قیاس نہیں چلے گا

اصول نمبر۹

مقلد قول امام پیش کرے گا

چوتھی فصل: جب علمِ غیب کا منکر اپنے دعوے پر دلائل قائم کرے تو چار باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے ہے (ازاحۃ الغیب صفحہ ۴)

(۱) وہ آیت قطعی الدلالت ہو جس کے معنی میں چند احتمال نہ نکل سکتے ہوں اور حدیث ہو تو متواتر ہو۔

(۲) اس آیت یا حدیث سے علم کے عطا کی نفی ہو کہ ہم نے نہیں دیا۔ یا حضور علیہ السلام فرماویں مجھکو یہ علم نہیں دیا گیا۔

(۳) صرف کسی بات کا ظاہر نہ فرمانا کافی نہیں ممکن ہے کہ حضور علیہ السلام کو علم تو ہو مگر کسی مصلحت سے ظاہر نہ کیا ہو اسی طرح حضور علیہ السلام کا یہ فرمانا کہ خدا ہی جانے اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا یا مجھے کیا معلوم وغیرہ کافی نہیں کہ یہ کلمات کبھی علم ذاتی کی نفی اور مخاطب کو خاموش کرنے کے لیئے ہوتے ہیں۔

(۴) جس کے لیئے علم کی نفی کی گئی ہو وہ واقعہ ہو اور قیامت تک کا ہو ورنہ کل صفاتِ الٰہیہ اور بعد قیامت کے تمام واقعات کے علم کا ہم بھی دعوے نہیں کرتے یہ چار فصلیں خوب خیال میں رکھی جائیں۔

پہلا باب

علم غیب کے ثبوت کے بیان میں

اس میں چھ فصلیں ہیں۔ پہلی فصل میں آیات قرآنیہ سے ثبوت۔ دوسری میں احادیث سے ثبوت تیسری میں احادیث کے شارحین کے۔ چوتھی میں علمائے امت اور فقہا کے اقوال۔ پانچویں میں خود منکرین کی کتابوں سے ثبوت۔ چھٹی میں عقلی دلائل اولیاء اللہ کے علم غیب کا بیان۔

پہلی فصل آیات قرآنیہ میں۔

(۱) وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ۔

اور اللہ تعالےٰ نے آدم کو تمام اشیاء کے نام سکھائے پھر سب اشیاء ملائکہ پر پیش کیں۔

تفسیر مدارک میں اسی آیت کے ماتحت ہے۔

وَمَعْنٰى تَعْلِيْمِهٖ اَسْمَآءَ الْمُسَمَّيَاتِ اَنَّهٗ تَعَالٰى اَرَاهُ الْاَجْنَاسَ الَّتِيْ خَلَقَهَا وَ عَلَّمَهٗ اَنَّ هٰذَا اِسْمُهٗ فَرَسٌ وَهٰذَا اِسْمُهٗ

حضرت آدم علیہ السلام کو تمام چیزوں کے نام بتانے کے معنی یہ ہیں کہ رب تعالیٰ نے انکو وہ تمام جنسیں دکھا دیں جس کو پیدا کیا ہے اور انکو بتا دیا کہ اس کا نام گھوڑا

۷۸۶
۹۲

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ کا ہے سایہ تجھ پر
بول بالا ہے ترا ذکر ہے اونچا تیرا

الحمد للہ کہ کتاب لاجواب نافع شیخ وشاب مفید عاقل موقظ غافل
مسمّٰی بہ

جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ

المعروف

فیصلہ مسائل

(جلد اوّل)

اضافات جدیدہ وضمیمہ عجیبہ کے ساتھ

جس میں موجودہ زمانہ کے عام مختلف فیہ مسائل کا نہایت محققانہ مدلّل فیصلہ کر دیا گیا ہے

مُصنّفہ

حضرت حکیم الامت مولانا المفتی الحاج احمد یار خاں صاحب اوجھانوی بدایونی مدظلہ

سرپرست مدرسہ غوثیہ گجرات پاکستان

باھتمام

محمد اقتدار خاں عرف مصطفےٰ میاں

ناشر:- مفتی اقتدار احمد خان مالک نعیمی کتب خانہ گجرات

غَایَۃُ الْمَامُوْل

فِی

عِلْمِ الرَّسُوْل

از قلم

حضرت علامہ شیخ الحدیث والتفسیر مولانا ابوالفضل محمد فیض احمد اویسی

باہتمام صاحبزادہ عطاء الرسول اویسی

ملنے کا پتہ

مکتبہ اُویسیہ رضویہ سیرانی روڈ بہاولپور

ملکیت اصل مصنف محفوظ

مکتبہ نبویہ

مخالفین کیطرف سے پیش کردہ دلائل

گویا ان کے کہنے موجب علم غیب خواہ عطائی کیوں نہ ہو کا قائل کافر و مشرک ہے اور کفر و شرک کا فتویٰ کے لیے استدلال آیات یا احادیث متواترہ سے ہوگا بنابریں ان کے پیش کردہ دلائل کو غور سے دیکھیں اور چند قواعد یاد رکھیں۔

(۱) دیوبندی وہابی کی آیت پیش کردہ قطعی الدلالت ہو جس کے معنے میں چند احتمال نہ نکل سکتے ہوں اور حدیث ہو تو متواتر اخبار احاد سے عقائد نہیں ثابت ہوتے)

(۲) اس آیت یا حدیث سے علم کے عطا کی نفی ہو کہ اللہ تعالیٰ فرمائے کہ میں نے ان کو اس کا علم نہیں دیا یا حضور علیہ السلام خود فرمائیں کہ مجھ کو یہ علم نہیں دیا گیا۔

(۳) صرف کسی بات کا ظاہر نہ فرمانا کافی نہیں ممکن ہے کہ حضور علیہ السلام کو علم تو ہو لیکن مصلحت کے تحت ظاہر نہ کیا ہو اسی طرح حضور علیہ السلام کا فرمانا خدا ہی جانے اللہ تعالےٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا یا مجھے کیا معلوم وغیرہ کافی نہیں کہ یہ کلمات کبھی علم ذاتی کی نفی اور مخاطب کو خاموش کرنے کے لیے ہوتے ہیں۔

(۴) جس کے لیے نفی کی گئی ہو وہ واقعہ ہو اور قیامت تک کا ہو ورنہ کل صفات الٰہیہ اور بعد قیامت کے تمام واقعات کے علم کا ہم بھی دعویٰ نہیں کرتے۔

(جاء الحق از ازالۃ العیب ص۲)

فقیر اویسی غفرلہٗ نہایت وثوق سے عرض کرتا ہے کہ قرآن مجید میں جہاں علم

(۱) غیب کی نفی ہے وہاں کفار و مشرکین و منافقین کی وجہ سے ہے وہ صرف اس وجہ سے کہ یہ لوگ نبوت کے دعویٰ کو سنکر غیب کی باتیں پوچھتے اور

جملہ حقوق بحق مفتی اقتدار احمد خان محفوظ ہیں۔

۷۸۶
۹۲

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ کا ہے سایہ تجھ پر
بول بالا ہے ترا ذکر ہے اُونچا تیرا

الحمدللہ کہ کتاب لاجواب نافع شیخ وشاب مفید عاقل موقظ غافل

مسمّٰی بہ

جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ

المعروف

فیصلہ مسائل

(جلد اوّل)

اضافات جدیدہ وضمیمہ عجیبہ کے ساتھ

جس میں موجودہ زمانہ کے عام مختلف فیہ مسائل کا نہائیت محققانہ مدلّل فیصلہ کردیا گیا ہے

مُصنّفہ

حضرت حکیم الامت مولانا المفتی الحاج احمد یار خاں صاحب اوجھانوی بدایونی مدظلہ

سرپرست مدرسہ غوثیہ گجرات پاکستان

باھتمام

محمد اقتدار خاں عرف مصطفےٰ میاں

ناشر:۔ مفتی اقتدار احمد خان مالک نعیمی کُتب خانہ گجرات

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مقدّمہ

چونکہ اس کتاب میں ہر مسئلہ کے متعلق قرآنی آیات پیش کی جاویں گی۔ اور اُن آیات کی تفسیر بھی بیان ہوگی۔ اس لیئے تفسیر قرآن کے متعلق حسب ذیل باتیں لحاظ میں رکھنا ضروری ہیں۔

ایک تو ہے قرآن کی تفسیر، دوسری قرآن کی تاویل۔ تیسری قرآن کی تحریف، ان کی علیٰحدہ علیٰحدہ تعریفیں ہیں اور علیٰحدہ علیٰحدہ احکام۔

(۱) قرآن کی تفسیر اپنی رائے سے کرنا حرام ہے۔ بلکہ اس کے لیئے نقل کی ضرورت ہے قرآن کی جائز تاویل اپنے علم ومعرفت سے کرنا جائز اور باعثِ ثواب ہے۔ قرآن پاک کی تحریف کرنا کفر ہے۔

تفسیر:۔ قرآن کریم کے وہ احوال بیان کرنا ہیں جو عقل سے معلوم نہ ہوسکیں۔ ان میں نقل کی ضرورت ہو جیسے آیات کا شانِ نزول یا آیات کا ناسخ ومنسوخ ہونا۔ اگر کوئی شخص بغیر حوالہ نقل اپنی رائے سے کہدے کہ فلاں آیت منسوخ ہے یا فلاں آیت کا یہ شان نزول ہے تو معتبر نہیں۔ بلکہ کہنے والا گنہگار ہے۔

(۱) مشکوٰۃ کتاب العلم فصل دوم میں ہے:۔

مَنْ قَالَ فِی الْقُرْاٰنِ بِرَأْیِہٖ فَلْیَتَبَوَّءْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ۔	جو شخص قرآن میں اپنی رائے سے کچھ کہے وہ اپنی جگہ جہنم میں بنالے۔
(مشکوٰۃ میں اسی جگہ ہے) مَنْ قَالَ فِی الْقُرْاٰنِ بِرَأْیِہٖ فَاَصَابَ فَقَدْ اَخْطَاَ	جس شخص نے قرآن میں اپنی رائے سے کچھ کہا پس صحیح کہہ گیا تو بھی اس نے غلطی کی۔

اب تفسیر قرآن کے چند مرتبے ہیں۔ تفسیر بالقرآن۔ یہ سب سے مقدم ہے۔ اس کے بعد تفسیر قرآن بالاحادیث۔ کیونکہ حضور علیہ السلام صاحبِ قرآن ہیں۔ ان کی تفسیر قرآن نہایت ہی اعلیٰ۔ پھر قرآن کی تفسیر صحابہ کرام کے قول سے خصوصاً فقہاء صحابہ اور خلفائے راشدین کی تفسیر۔

رہی تفسیر قرآن تابعین یا تبع تابعین کے قول سے۔ یہ اگر روایت سے ہے تو معتبر ورنہ غیر معتبر ماخوذ از اعلاء کلمۃ اللہ للعلامہ گولڑوی قدس سرہٗ۔

(۲) تاویل قرآن یہ ہے کہ آیاتِ قرآنیہ کے مضامین اور اس کی باریکیاں بیان کرے۔ اور صرفی ونحوی

Marfat.com

alahazratnetwork.org

کے گھٹانے کو آیاتِ قطعیہ قرآنیہ میں پیش کی جاتی ہیں ان سب کا جواب انھیں دو فقروں میں ہوگیا ہے دو حال سے خالی نہیں، یا تو ان قصص سے تاریخ معلوم ہوگی یا نہیں، اگر نہیں تو ان سے استدلال درست نہیں کہ جب تاریخ مجہول تو ان کا تمامی نزولِ قرآن سے پہلے ہونا صاف معقول اور اگر ہاں تو دو حال سے خالی نہیں، یا وہ تاریخ تمامی نزول سے پہلے کی ہوگی یا بعد کی، پہلی صورت میں استدلال کرنا درست نہیں، برتقدیر ثانی اگر مدعائے مخالف میں نص صریح نہ ہو تو استناد محض خرط القتاد مخالفین جو پیش کرتے ہیں سب انھیں اقسام کی ہیں۔ ان آیات کے خلاف پر اصلاً ایک دلیل صحیح صریح قطعی الافادہ نہیں دکھا سکتے اور، اگر بفرض غلط تسلیم ہی کرلیں تو ایک یہی جواب جامع و نافع و نافی و قامع سب کے لئے شافی و کافی، کہ عموم آیاتِ قطعیہ قرآنیہ کی مخالفت میں اخبارِ احاد سے استناد محض غلط ہے۔ اس مطلب پر تصریحاتِ ائمۂ اصول سے احتجاج کروں اس سے یہی بہتر ہے کہ خود مخالفین کے بزرگوں کی شہادت پیش کروں حق

مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری

نصوص قطعیہ قرآنِ عظیم کے خلاف پر احادیث احاد کا سُنا جانا بالائے طاق، یہ بزرگوار صاف تصریح کرتے ہیں کہ یہاں خبرِ واحد سے استدلال ہی جائز نہیں، نہ اصلاً اس پر التفات ہو سکے۔ اسی براہین قاطعہ ما امر اللہ بہ ان یوصل میں اسی مسئلہ علم غیب کی تقریر یوں لکھتے ہیں:

"عقائد مسائل قیاسی نہیں کہ قیاس سے ثابت ہو جائیں، بلکہ قطعی ہیں، قطعیات نصوص سے ثابت ہوتے ہیں کہ خبرِ واحد یہاں بھی مفید نہیں، لہذا اس کا اثبات اس وقت قابلِ التفات ہو کر قطعیات سے اس کو ثابت کرے۔"[1]

نیز صفحہ ۸۱ پر لکھا:

"اعتقادات میں قطعیات کا اعتبار ہوتا ہے، نہ ظنیاتِ صحاح کا۔"[2]

صفحہ ۸۰ پر ہے:

"احاد صحاح بھی معتبر نہیں، چنانچہ فنِ اصول میں مبرہن ہے۔"[3]

الحمدُ للہ تمام مخالفین کو دعوتِ عام ہے فاجمعوا شرکاءکم (اپنے شرکاء کو جمع کرلو)

---

[1] البراہین القاطعہ — بحث علمِ غیب — مطبع بلاساواقع ڈھور — ص ۵۱

[2] " " شبِ جمعہ میں ارواح کے اپنے گھر آنے کے اثبات میں روایات سب مخدوش ہیں " ص ۸۹

[3] " " مسئلہ فاتحہ اعتقادیہ ہے اس میں ضعاف کیا احادِ صحاح بھی قابلِ اعتماد نہیں " ص ۹۲

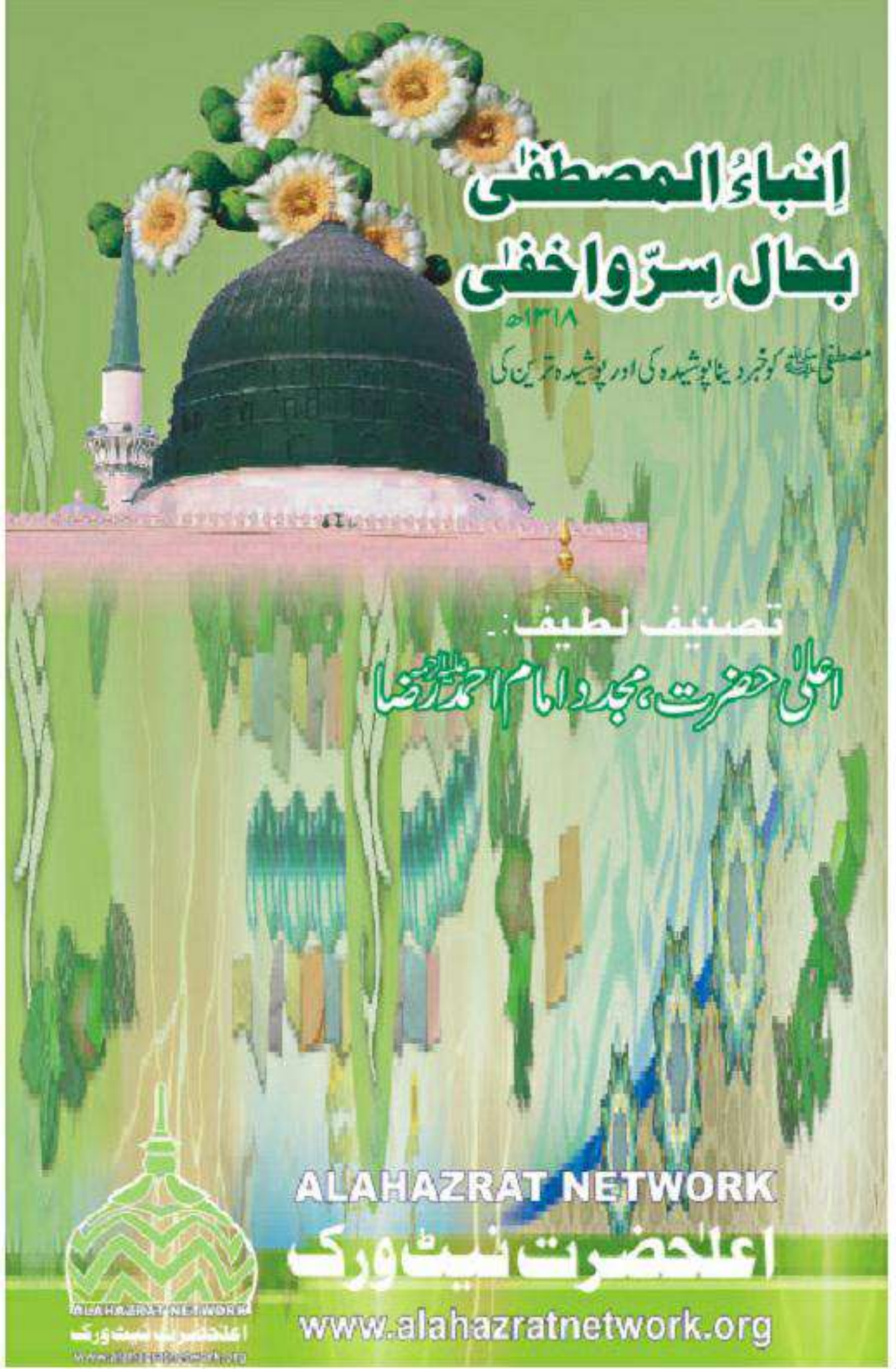

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ھذا کتاب انطق علیکم بالحق

مقیاسُ الحنفیّت

جُنید زمان پیر طریقت مناظر اعظم
ابو عبدالوہاب مولانا محمد عمر صدیقی

المقیاس پبلشرز
۴- دربار مارکیٹ لاہور

اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ (بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قدرت والا ہے) کو بھول گئے ہو اور مِنَ النُّشُوْءِ کا جواب بھی آگیا اگر چاہے تو خاکی سے نوری پیدا کر سکتا ہے (۲) جنت میں حوریں نوری ہیں۔ جن سے اولاد بھی ہوگی۔ معلوم ہوا۔ کہ نوری کی اولاد بھی ہو سکتی ہے۔

وہابی " تم نے کہا تھا۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو کسی اصحابی نے بشر نہیں کہا میں ثابت کرتا ہوں کہ اس کا ثبوت ہے۔ مشکوٰۃ شریف ص ۵۲۰ شمائل ترمذی ص ۲۴ میں ہے حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں۔ کَانَ بَشَرًا مِّنَ الْبَشَرِ۔ حضور بشروں سے بشر تھے۔ تمہارا یہ دعوے فاسد ہو گیا۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو کسی نے بشر نہیں کہا۔

محمد عمر (۱) یہ حدیث خبر احاد سے ہے۔ قرآن شریف کے مقابلہ میں حجت نہیں ہو سکتی۔ (۲) اس کی سند میں بہت ضعف ہے چنانچہ اس سند کے رواۃ سے عبداللہ بن صالح راوی ہیں۔ ان کے متعلق لکھا گیا ہے۔ تہذیب التہذیب ص ۲۶ عبداللہ بن صالح کثیر الغلط یعنی عبداللہ بن صالح بہت غلط روائتیں بیان کرتا ہے۔ جو اس کی کتاب میں ثابت ہیں۔

تہذیب التہذیب جلد ۵ ص ۲۵۶-۲۵۷ عبداللہ بن صالح لَیْسَ ھُوَ بِشَیْءٍ۔ عبداللہ بن صالح کچھ نہیں۔ اِنَّہٗ کَانَ یَکْذِبُ فِی الْحَدِیْثِ علامہ ذہبی نے فرمایا۔ کہ عبداللہ بن صالح حدیث میں جھوٹ بولتا ہے۔ قَالَ اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ لَیْسَ بِشَیْءٍ احمد بن صالح نے بھی کہا۔ کہ عبداللہ بن صالح کچھ نہیں۔ وَ قَالَ النَّسَائِیُّ لَیْسَ بِثِقَۃٍ۔ امام نسائی نے فرمایا کہ عبداللہ بن صالح مضبوط راوی نہیں ہے۔ ابن مریم سے روایت ہے۔ کہ یہ جھوٹا ہے۔ اہل حدیث بننے کا دعوے کرنے والو۔ ایسی کچی بات احناف کے سامنے پھر زبان پر نہ لانا۔

لی جائے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کلی کی ایک دلیل

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ۚ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ۝ (النساء:۱۱۳)

اور آپ کو ان تمام چیزوں کا علم دے دیا جن کو آپ پہلے نہیں جانتے تھے اور اللہ کا آپ کے اوپر بہت بڑا فضل ہے۔

منکرین کہتے ہیں کہ ''ما'' سے مراد احکام شرعیہ ہیں یعنی جو احکام شرعیہ آپ کو معلوم نہ تھے ان کا علم آپ کو دے دیا نہ کہ تمام چیزوں کا علم دے دیا' ہم کہتے ہیں کہ اس آیت میں ''ما'' کا لفظ ہے اور اصول فقہ کی کتابوں میں تصریح ہے کہ ''ما'' کی وضع عموم کے لیے ہے اور اس کا عموم قطعی ہے لہٰذا اس آیت کی اس مطلوب پر قطعی دلالت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ان تمام چیزوں کا علم دے دیا گیا جن کو آپ پہلے نہیں جانتے تھے' اور منکرین علم نبوت جن احادیث سے یہ ثابت کرتے ہیں کہ آپ کو فلاں چیز کا علم نہیں تھا وہ سب اخبار آحاد ہیں اور اخبار احاد ظنی ہوتی ہیں اور ظنی چیز قطعی دلیل کے معارض نہیں ہو سکتی' اور اس آیت سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا علم کلی ثابت کرنے میں ہم منفرد نہیں ہے بلکہ دیگر علماء متقدمین نے بھی اس آیت سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا علم کلی ثابت کیا ہے۔ علامہ محمود بن احمد عینی متوفی ۸۵۵ھ نے اس آیت سے استدلال کیا ہے کہ آپ کو روح کا علم حاصل تھا وہ لکھتے ہیں:

اکثر علماء نے یہ کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو روح کا علم نہیں تھا' میں کہتا ہوں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے محبوب ہیں اور سید خلق ہیں اور آپ کا مرتبہ اس سے بلند ہے کہ آپ کو روح کا علم نہ ہو' اور یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ آپ کو روح کا علم نہ ہو حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ پر احسان قرار دیتے ہوئے فرمایا: **وعلمک مالم تکن تعلم وکان فضل اللہ علیک عظیما.** (عمدۃ القاری ج ۲ ص ۲۰۱' مطبوعہ ادارۃ الطباعۃ المنیریہ' مصر ۱۳۴۸ھ)

منکرین اس دلیل پر یہ اعتراض کرتے ہیں کہ اگر اس آیت کے نازل ہونے کے بعد آپ کو تمام چیزوں کا علم ہو گیا تھا تو چاہیے تھا کہ اس آیت کے بعد باقی قرآن نازل نہ ہوتا' اس کا جواب یہ ہے کہ قرآن مجید صرف احکام شرعیہ کی تعلیم کے لیے نازل نہیں ہوا' دیکھیے نماز مکہ میں فرض ہوئی ہے اور آیت وضو (المائدہ:۶) مدینہ میں نازل ہوئی ہے' حالانکہ نماز مکہ میں فرض ہوئی تھی اور بغیر وضو کے نماز نہیں ہوتی' اس سے معلوم ہوا کہ وضو کا علم آپ کو پہلے تھا اور آیت وضو کسی اور حکمت کی وجہ سے بعد میں نازل ہوئی ہے۔ نیز علامہ محمود آلوسی متوفی ۱۲۷۰ھ نے لکھا ہے:

علامہ عبدالوہاب شعرانی نے الفتوحات المکیہ سے نقل کر کے الکبریت الاحمر میں لکھا ہے کہ جبریل علیہ السلام کے نازل کرنے سے پہلے ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اجمالی طور پر قرآن کا علم دے دیا گیا تھا۔

(روح المعانی ج ۲۵ ص ۸۹' مطبوعہ دار الفکر بیروت' ۱۴۱۷ھ)

ہم نے جو یہ کہا ہے کہ اس آیت سے یہ ثابت ہوا کہ آپ کو تمام چیزوں کا علم دے دیا گیا اس کا معنی یہ ہے کہ آپ کو تمام مخلوق کا علم دے دیا گیا تھا اور یہ علم متناہی ہے' اس کا یہ معنی نہیں ہے کہ آپ کو اللہ کا کل علم حاصل تھا' اور آپ کا علم اللہ کے مساوی ہو گیا تھا' تمام مخلوق کا علم تو بہت دور کی بات ہے ایک ذرہ کے علم میں بھی آپ کے علم اور اللہ کے علم میں کوئی مماثلت نہیں ہے۔

منکرین علم نبوت کا ایک اور اعتراض یہ ہے کہ قرآن مجید میں ہے:

marfat.com
Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ

اور ہم نے آپ پر اس کتاب کو نازل کیا ہے جو ہر چیز کا روشن بیان ہے

تبیان القرآن

جلد ہشتم

النور تا القصص

علامہ غلام رسول سعیدی
شیخ الحدیث دار العلوم نعیمیہ کراچی۔ ۳۸

ناشر
فرید بک سٹال (رجسٹرڈ) ۳۸۔ اردو بازار لاہور

marfat.com
Marfat.com

ارشاد : تو اس سے آپ کا مطلب یہ ہے کہ ان کا قول نہ مانا جائے۔ قُرآنِ عَظِیم ایک حرف نہیں چل سکتا تاوقتیکہ اَحادیث اور آئمہ کے قول کو نہ مانا جائے۔

آئمہ سے مُراد

عرض : آئمہ سے مراد آئمہ تفسیر ہیں؟

ارشاد : ہاں۔

آئمۂ تفسیر کون ہیں؟

عرض : بہت مقامات پر آئمہ تفسیر کا قول نہیں مانا جاتا ہے مثلاً قاضی بیضاوی نے یا اور آئمہ مثلاً خازِن وغیرہ نے تِبْیَانًا لِّكُلِّ شَیْءٍ کو مُخَصَّص بتایا ہے!

ارشاد : قاضی بیضاوی یا خازِن وغیرہ آئمہ تفسیر نہیں۔ کسی فَن کا امام ہونا اور بات ہے اور اس فن میں کتاب لکھ دینا اور بات۔ آئمہ تفسیر صحابہ ہیں اور تابعین عِظام، تابعین میں بھی عِظام (یعنی زیادہ بلند مرتبہ حضرات) کی تَخْصِیص ہے۔

{پھر اَصل جواب کی طرف تَوَجُّہ فرمائی اور فرمایا:} قرآنِ عَظِیم میں یہ فرمایا ہے کہ تورَیت میں ہم نے "تَفْصِیْلَ كُلِّ شَیْءٍ" نازِل کی تھی۔ یہ نہیں فرمایا کہ وہ تَفْصِیل ہمیشہ باقی رکھی جائے گی تو اب اس کا "تَفْصِیْلَ كُلِّ شَیْءٍ" ہونا تو قَطْعِی مگر اس کا "تَفْصِیْلَ كُلِّ شَیْءٍ" رہنا یہ ظَنّی اور خبرِ اَحاد بھی مُفیدِ ظَن اور ظَن ظَن کا مُقابِل ہو سکتا ہے۔ جب خبرِ اَحاد سے ثابت ہو گیا کہ تورَیت میں "تَفْصِیْلَ كُلِّ شَیْءٍ" نہ رہی تو مان لیا گیا۔

عرض : حُضُور! اسی طرح قرآن کو فرمایا گیا ہے "تِبْیَانًا لِّكُلِّ شَیْءٍ" (پ۱۴، النحل ۸۹) یہ نہیں فرمایا گیا کہ تِبْیَانًا لِّكُلِّ شَیْءٍ باقی رہے گا تو علم مَا كَانَ وَمَا یَكُوْنُ[1] کس طرح ثابت ہوگا؟

ارشاد : بلاشُبہ اگر اس کے خِلاف کسی حَدِیث میں آیا ہو کہ "تِبْیَانًا لِّكُلِّ شَیْءٍ" باقی نہ رہا تو مان لیا جائے گا لیکن خِلاف آنا تو دَرکِنار اَحادِیثِ صحیحہ میں اس کی تائید ہی آئی ہے، اَلْبَتَّہ مطلقاً علمِ غیب کا مُنکِر کافِر ہے کہ وہ سِرے ہی سے نُبُوَّت کا مُنکِر

[1] : جو ہو چکا یا ہوگا، اس کا علم۔

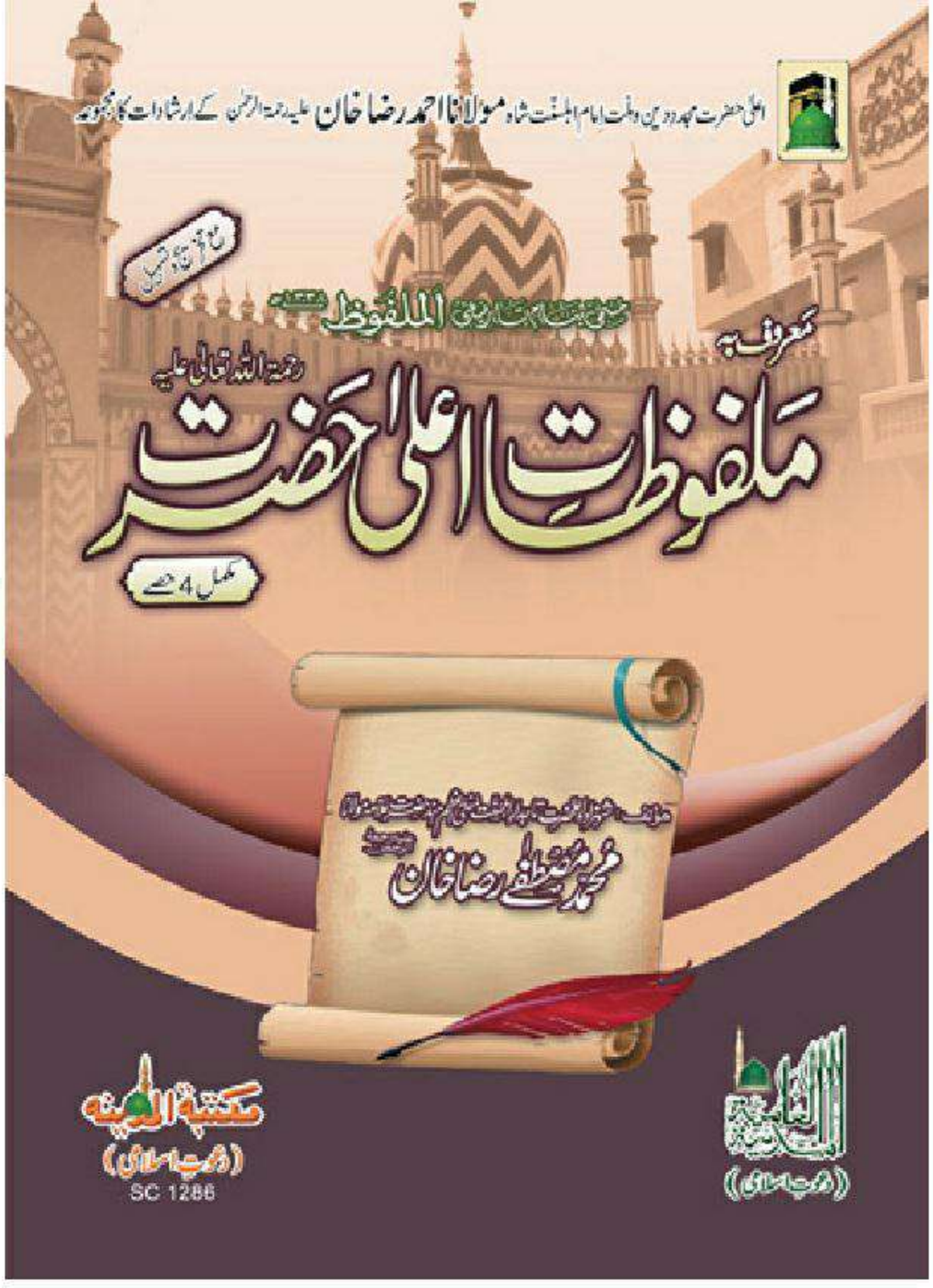
اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت امام اہلسنت شاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے ارشادات کا مجموعہ
ملفوظات اعلیٰ حضرت
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
مکمل 4 حصے
محمد مصطفےٰ رضا خان
مکتبۃ المدینہ
(دعوتِ اسلامی)
SC 1286

خود چند قاعده قرار دہد کہ موافق آں قواعد استنباط مسائل شرعیہ از مآخذ آں نماید لہذا متحمل صواب و خطا میباشد ، وچوں امام معصوم از خطا است بزعم شیعہ) و حکم نبی دارد نسبت مذہب باو نمودن ہیچ معقول نیست لہذا مذہب رابسوئے خداوند جبرائیل ودیگر ملائکہ وانبیاء نسبت کردن کمال بیخردی است چنانچہ لا مذہبان خود رالمذہب محمدی مشہور میکنند پس اینہم کمال بیخردی شد الخ"

واللہ اعلم بالصواب

سوال: بوقت ملاقات مصافحہ اور بعد نماز عید وغیرہ کے معانقہ کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: بے شک بوقت ملاقات مصافحہ دونوں ہاتھوں سے کرنا اور معانقہ بعد نماز عید وغیرہ کے بنسبت اظہار محبت اور کپڑوں کے جائز بالاجماع ہے اور بخاری میں عبداللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ کہا انہوں نے:

"علمنی رسول اللہ ﷺ وکفی بین کفیہ التشہد الخ"

یعنی حضور علیہ السلام نے میرا ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں کے بیچ میں لے کر مجھے تحیت تعلیم فرمائی اور نیز امام بخاری نے اپنی تاریخ میں بایں طور حدیث بیان کی ہے:

"حدثنی اصحابنا یحیی وغیرہ عن اسماعیل ابن ابراھیم قال رأیت حماد بن زید وجاورہ ابن المبارک بمکۃ بکلتا یدیہ"

یعنی مجھ سے میرے اصحاب یحیٰی ابوجعفر بیکندری وغیرہ نے اسماعیل بن ابراہیم سے حدیث بیان کی کہ انہوں نے کہا کہ میں نے زید بن حماد کو دیکھا اور ابن مبارک ان کے پاس مکہ معظمہ میں آئے تھے تو انہوں نے دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کیا اور کتب فقہ معتبرہ میں ہے:

"یجوز المصافحۃ والسنۃ فیھا ان یضع یدیہ من غیر حائل من ثوب او غیرہ کذا فی خزانۃ الفتاوی"

اور قلیہ وشرح تنویر سے علامہ مجدد مائۃ حاضرہ نے لکھا ہے:

"السنۃ فی المصافحۃ بکلتا یدیہ"

اور شرح مشکوٰۃ فارسی محدث دہلوی نے بایں طور لکھا ہے:

"مصافحہ سنت است نزد ملاقات و باید کہ بر دو دست بود"

اور اسی طرح فتاوی عالمگیری میں ہے اور جن حدیثوں میں لکھا ہے کہ اصحاب ایک ہاتھ سے مصافحہ کیا کرتے تھے وہ تمام حدیثیں ضعیف ہیں اور قابل عمل نہیں۔ اگر غیر مقلد کسی حدیث صحیح سے دکھادیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دونوں

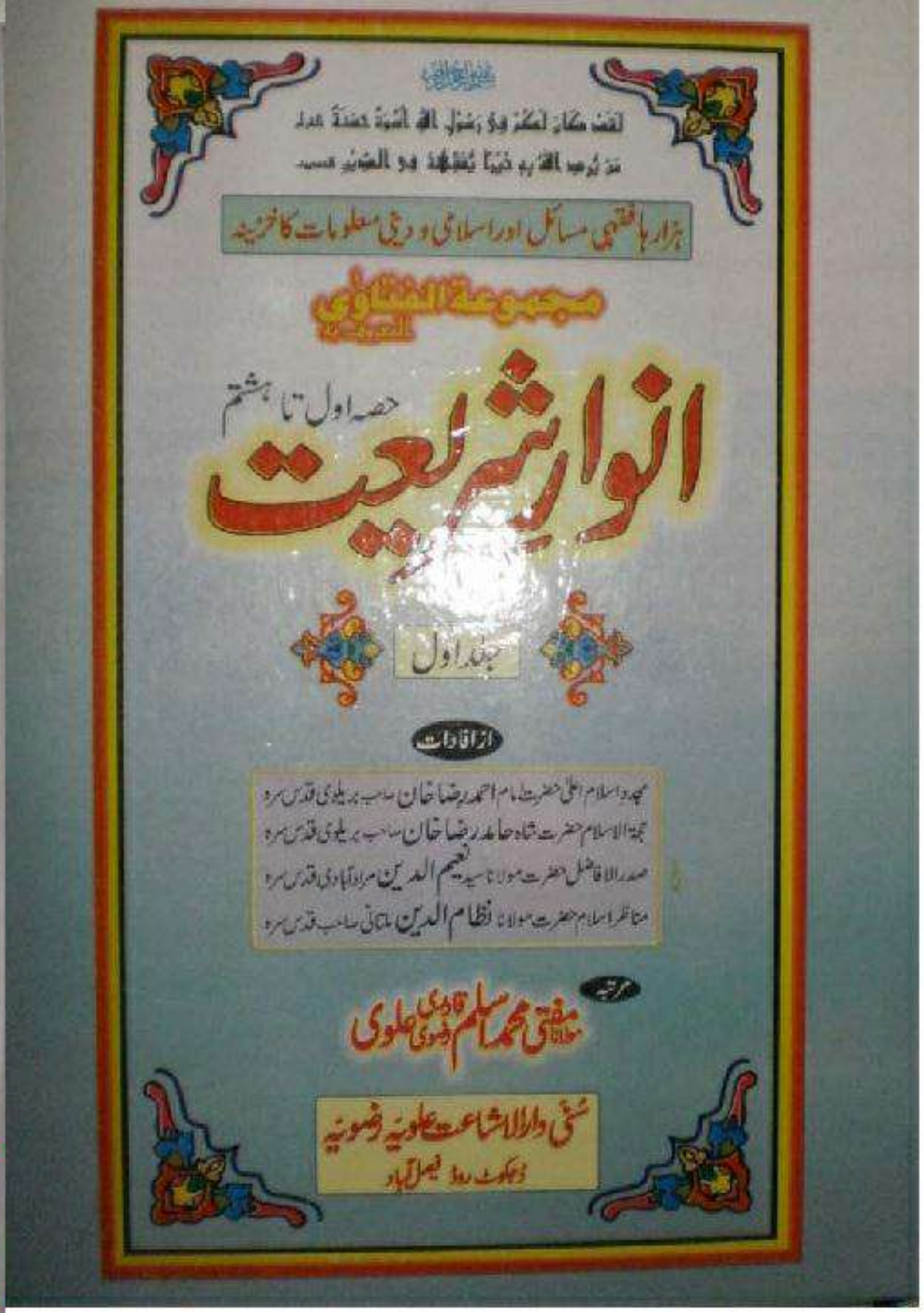
لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ الخ
ہزارہا فقہی مسائل اور اسلامی و دینی معلومات کا خزینہ
مجموعۃ الفتاوی
انوارِ شریعت
حصہ اول تا ہشتم
جلد اول
از اقوالات
مجدد اسلام اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان صاحب بریلوی قدس سرہ
حجۃ الاسلام حضرت شاہ حامد رضا خان صاحب بریلوی قدس سرہ
صدر الافاضل حضرت مولانا سید نعیم الدین مرادآبادی قدس سرہ
مناظر اسلام حضرت مولانا نظام الدین ملتانی صاحب قدس سرہ
مرتب
علامہ مفتی محمد سلیم قادری رضوی علوی
مکتبہ وارالاشاعت علویہ رضویہ
دھکوٹ روڈ فیصل آباد

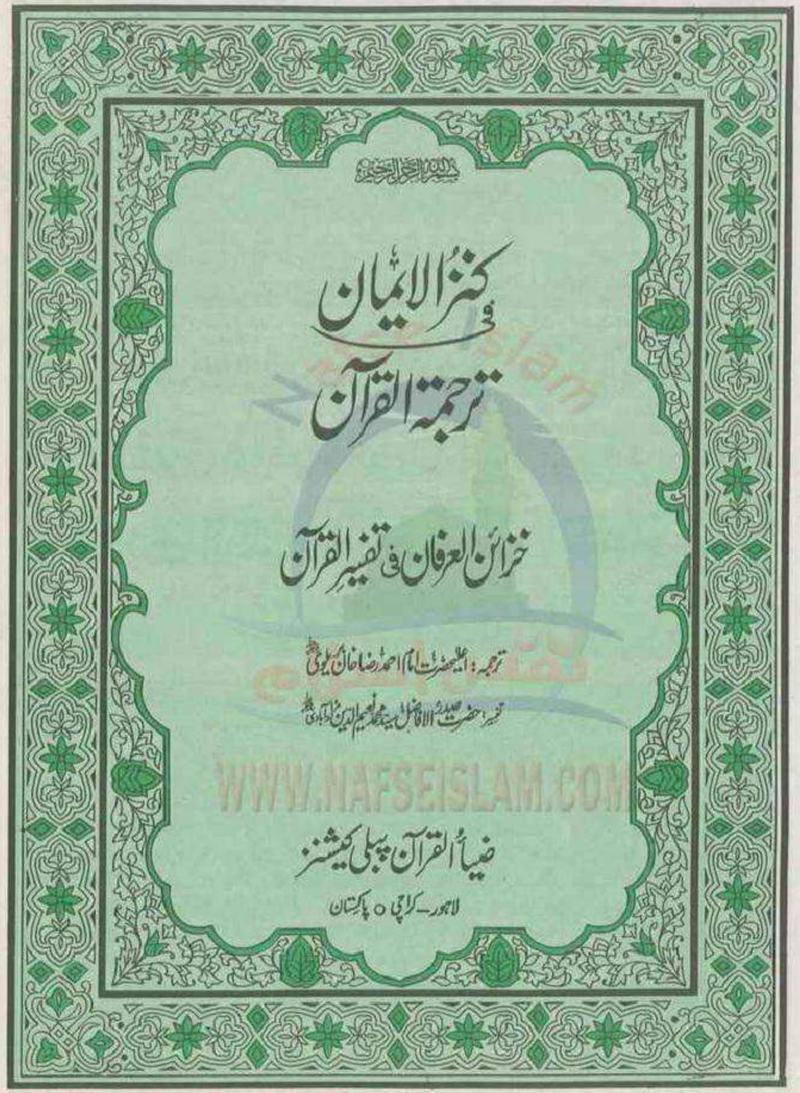
بسم اللہ الرحمن الرحیم
کنز الایمان
فی
ترجمۃ القرآن
خزائن العرفان فی تفسیر القرآن
ترجمہ: اعلیٰحضرت امام احمد رضا خان بریلوی
تفسیر: حضرت صدرالافاضل سید محمد نعیم الدین مرادآبادی
ضیاء القرآن پبلی کیشنز
لاہور۔ کراچی ۰ پاکستان

إِنَّ اللَّهَ لَا يَخْفَىٰ عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ ۝٥

فضہ پر کچھ چھپا نہیں زمین میں نہ آسمان میں

هُوَ الَّذِي يُصَوِّرُكُمْ فِي الْأَرْحَامِ كَيْفَ يَشَاءُ ۚ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ

وہی ہے کہ تمہاری تصویر بناتا ہے ماؤں کے پیٹ میں جیسی چاہے ف۴ اس کے سوا کسی کی عبادت

الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝٦ هُوَ الَّذِي أَنزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ

میں عزت والا حکمت والا ف۵ وہی ہے جس نے تم پر یہ کتاب اتاری اس کی کچھ آیتیں

مُّحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ ۖ فَأَمَّا الَّذِينَ

صاف معنی رکھتی ہیں ف۶ وہ کتاب کی اصل ہیں ف۷ اور دوسری وہ ہیں جن کے معنی میں اشتباہ ہے ف۸ وہ ان کے

فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ

دلوں میں کجی ہے ف۹ وہ اشتباہ والی کے پیچھے پڑتے ہیں ف۱۰ گمراہی چاہنے ف۱۱

وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ ۗ وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ ۘ وَالرَّاسِخُونَ فِي

اور اس کا پہلو ڈھونڈھنے کو ف۱۲ اور اس کا ٹھیک پہلو اللہ ہی کو معلوم ہے ف۱۳ اور پختہ علم والے ف۱۴

الْعِلْمِ يَقُولُونَ آمَنَّا بِهِ ۙ كُلٌّ مِّنْ عِندِ رَبِّنَا ۗ وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا

کہتے ہیں ہم اس پر ایمان لائے ف۱۵ سب ہمارے رب کے پاس سے ہے ف۱۶ اور نصیحت نہیں مانتے مگر

أُولُو الْأَلْبَابِ ۝٧ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَ

عقل والے ف۱۷ اے رب ہمارے دل ٹیڑھے نہ کر بعد اس کے کہ تو نے ہمیں ہدایت دی اور

بقیہ صفحہ ۸۹ = عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات پر موت آنے والی ہے انہوں نے اس کا بھی اقرار کیا پھر فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ ہمارا رب بندوں کا کارساز اور ان کا حافظ حقیقی اور روزی دینے والا ہے انہوں نے کہاں ہاں حضور نے فرمایا کیا حضرت عیسیٰ بھی ایسے ہی ہیں کہنے لگے نہیں فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ پر آسمان و زمین کی کوئی چیز پوشیدہ نہیں انہوں نے اقرار کیا حضور نے فرمایا تو کیا حضرت عیسیٰ بغیر تعلیم الٰہی اس میں سے کچھ جانتے ہیں انہوں نے کہا نہیں حضور نے فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ حضرت عیسیٰ حمل میں رہے پیدا ہونے والوں کی طرح پیدا ہوئے بچوں کی طرح غذا دیئے گئے کھاتے پیتے تھے عوارض بشری رکھتے تھے انہوں نے اس کا اقرار کیا حضور نے فرمایا پھر وہ کیسے الٰہ ہو سکتے ہیں جبکہ تمہارا گمان ہے اس پر وہ سب ساکت رہ گئے اور ان سے کوئی جواب بن نہ آیا اس پر سورہ آل عمران کی اول سے کچھ اوپر اسی آیتیں نازل ہوئیں فائدہ صفات الٰہیہ میں حی معنی دائم باقی کے ہے اور جو معنی اس کی مراد ہیں حق ہیں اور اس کا نازل فرمانا محکمت ہے (۱۶) محکم ہوا متشابہ (۱۷) اور راسخ علم والے کہتے ہیں (۱۸) حساب یا جزا کے واسطے (۱۹) وہ روز قیامت ہے (۲۰) تو جس کے دل میں بھی ہو وہ ہلاک ہو گا اور جو تیرے منت و احسان سے ہدایت پائے وہ سعید ہو گا عجلت پانے کا مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ کذب مبغائی الوہیت ہے لہٰذا حضرت قدوس قدیر کا کذب محال اور اس کی طرف اس کی نسبت سخت بے ادبی (مدارک و ابو مسعود و کبیر) (۲۱) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تحرف ہو کر (۲۲) شان نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب بدر میں کفار کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شکست دے کر مدینہ طیبہ واپس ہوئے تو حضور نے یہود کو جمع کر کے فرمایا کہ تم اللہ سے ڈرو اور اس سے پہلے اسلام لاؤ کہ تم پر ایسی مصیبت نازل ہو جیسی بدر میں قریش پر ہوئی تم جان چکے ہو میں نبی مرسل ہوں تم اپنی کتاب میں یہ لکھا پاتے ہو اس پر انہوں نے کہا کہ قریش تو فنون حرب سے ناآشنا ہیں اگر ہم سے مقابلہ ہوا تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ لڑنے والے ایسے ہوتے ہیں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور انہیں خبر دی گئی کہ وہ مغلوب ہوں گے اور قتل کئے جائیں گے گرفتار کئے جائیں گے ان پر جزیہ مقرر ہو گا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز میں چھ سو تعداد کو قتل فرمایا اور بعض کو گرفتار کیا اور اہل خیبر پر جزیہ مقرر فرمایا (۲۳) اس کے مخاطب یہود ہیں اور بعض کے نزدیک تمام کفار اور بعض کے نزدیک مؤمنین (جمل) (۲۴) جنگ بدر میں

هَبْ لَنَا مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً ۚ إِنَّكَ أَنتَ الْوَهَّابُ ۝٨ رَبَّنَا

ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا کر بے شک تو ہے بڑا دینے والا اے رب

إِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُخْلِفُ

ہمارے بے شک تو سب لوگوں کو جمع کرنے والا ہے ف۱۸ اس دن کے لیے جس میں کوئی شبہہ نہیں ف۱۹ بے شک اللہ کا وعدہ نہیں

الْمِيعَادَ ۝٩ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَن تُغْنِيَ عَنْهُمْ أَمْوَالُهُمْ وَلَا

بدلتا ف۲۰ بے شک وہ جو کافر ہوئے ف۲۱ ان کے مال اور ان

أَوْلَادُهُم مِّنَ اللَّهِ شَيْئًا ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمْ وَقُودُ النَّارِ ۝١٠

کی اولاد اللہ سے انہیں کچھ نہ بچا سکیں گے اور وہی دوزخ کے ایندھن ہیں

كَدَأْبِ آلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۚ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا ۚ

جیسے فرعون والوں اور ان سے اگلوں کا طریقہ انہوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں

فَأَخَذَهُمُ اللَّهُ بِذُنُوبِهِمْ ۗ وَاللَّهُ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝١١ قُل

تو اللہ نے ان کے گناہوں پر ان کو پکڑا اور اللہ کا عذاب سخت فرما دو

لِّلَّذِينَ كَفَرُوا سَتُغْلَبُونَ وَتُحْشَرُونَ إِلَىٰ جَهَنَّمَ ۚ وَبِئْسَ

کافروں سے کوئی دم جاتا ہے کہ تم مغلوب ہو گے اور دوزخ کی طرف ہانکے جاؤ گے ف۲۲ اور وہ بہت ہی برا

الْمِهَادُ ۝١٢ قَدْ كَانَ لَكُمْ آيَةٌ فِي فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا ۖ فِئَةٌ تُقَاتِلُ

بچھونا بے شک تمہارے لیے نشانی تھی ف۲۳ دو گروہوں میں جو آپس میں بھڑ پڑے ف۲۴ ایک جتھا اللہ

بقیہ صفحہ ۹۰ = ہیں ان میں سے کوئی وجہ مراد ہے یہ اللہ ہی جانتا ہے یا جس کو اللہ تعالیٰ اس کا علم دے (۹) یعنی گمراہ اور بدمذہب لوگ جو ہوائے نفسانی کے پابند ہیں (۱۰) اور اس کے ظاہر پر علم کرتے ہیں یا دلیل باطل کرتے ہیں اور یہ ٹیک نیتی سے نہیں بلکہ (جمل) (۱۱) اور شک و شبہ میں ڈالنے (جمل) (۱۲) اپنی خواہش کے مطابق بنا دینا۔ وہ تاویل کے اہل نہیں (جمل و خازن) (۱۳) حقیقت میں (جمل) اور اپنے کرم و عطا سے جس کو وہ نوازے (۱۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے آپ فرماتے تھے کہ میں راسخین فی العلم سے ہوں اور مجاہد سے مروی ہے کہ میں ان میں سے ہوں جو متشابہ کی تاویل جانتے ہیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ راسخ فی العلم وہ عالم عامل ہے جو اپنے علم کا متبع ہو اور ایک قول مفسرین کا یہ ہے کہ راسخ فی العلم وہ ہیں جن میں چار صفتیں ہوں۔ تقویٰ اللہ کا تواضع لوگوں سے زہد دنیا سے مجاہدہ نفس کے ساتھ (خازن) (۱۵) کہ وہ اللہ کی طرف سے ہے اور جو معنی اس کی مراد ہیں حق ہیں اور اس کا نازل فرمانا محکمت ہے (۱۶) محکم ہوا متشابہ (۱۷) اور راسخ علم والے کہتے ہیں (۱۸) حساب یا جزا کے واسطے (۱۹) وہ روز قیامت ہے (۲۰) تو جس کے دل میں بھی ہو وہ ہلاک ہو گا اور جو تیرے منت و احسان سے ہدایت پائے وہ سعید ہو گا عجلت پانے کا مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ کذب منافی الوہیت ہے لہٰذا حضرت قدوس قدیر کا کذب محال اور اس کی طرف اس کی نسبت سخت بے ادبی (مدارک و ابو مسعود و کبیر) (۲۱) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تحرف ہو کر (۲۲) شان نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب بدر میں کفار کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شکست دے کر مدینہ طیبہ واپس ہوئے تو حضور نے یہود کو جمع کر کے فرمایا کہ تم اللہ سے ڈرو اور اس سے پہلے اسلام لاؤ کہ تم پر ایسی مصیبت نازل ہو جیسی بدر میں قریش پر ہوئی تم جان چکے ہو میں نبی مرسل ہوں تم اپنی کتاب میں یہ لکھا پاتے ہو اس پر انہوں نے کہا کہ قریش تو فنون حرب سے ناآشنا ہیں اگر ہم سے مقابلہ ہوا تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ لڑنے والے ایسے ہوتے ہیں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور انہیں خبر دی گئی کہ وہ مغلوب ہوں گے اور قتل کئے جائیں گے گرفتار کئے جائیں گے ان پر جزیہ مقرر ہو گا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز میں چھ سو تعداد کو قتل فرمایا اور بعض کو گرفتار کیا اور اہل خیبر پر جزیہ مقرر فرمایا (۲۳) اس کے مخاطب یہود ہیں اور بعض کے نزدیک تمام کفار اور بعض کے نزدیک مؤمنین (جمل) (۲۴) جنگ بدر میں

حلالاً طیباً وہ مال کھا لو حلال طیب، معلوم ہوا کہ خطاء اجتہادی پر کوئی پکڑ نہیں۔

خاتمہ قیاس کی بحث:۔ شریعت کے دلائل چار ہیں، قرآن، حدیث اجماع اُمت اور قیاس، اجماع کے دلائل تو ہم بیان کر چکے ہیں کہ قرآن کا بھی حکم ہے اور حدیث کا بھی کہ عام جماعت مسلمین کے ساتھ رہو۔ جو اس سے علیحدہ ہوا وہ جہنمی ہے۔

قیاس کے معنی لغت میں اندازہ لگانا اور شریعت میں کسی فرعی مسئلہ کو اصل مسئلہ سے علت اور حکم میں ملا دینا یعنی ایک مسئلہ ایسا درپیش آگیا۔ جس کا ثبوت قرآن وحدیث میں نہیں ملتا تو اس کی مثل کوئی وہ مسئلہ لیا جو قرآن وحدیث میں ہے اس کے حکم کی علت معلوم کر کے کہا کہ چونکہ وہ علت یہاں بھی ہے لہذا اس کا یہ حکم ہے جیسے کسی نے پوچھا کہ عورت کے ساتھ اغلام کرنا کیسا ہے؟ ہم نے جواب دیا کہ حالت حیض میں عورت سے جماع حرام ہے کیوں؟ پلیدی کی وجہ سے۔ اور اس میں بھی پلیدی ہے لہذا یہ بھی حرام ہے۔ کسی نے پوچھا کہ جس عورت سے کسی کے باپ نے زنا کیا۔ وہ اس کے لیے حلال ہے۔ یا نہیں؟ ہم نے کہا کہ جس عورت سے کسی کا باپ نکاح کرے وہ بیٹے کو حرام ہے۔ وطی یا جزئیت کی وجہ سے لہذا یہ عورت بھی حرام ہے۔ اس کو قیاس کہتے ہیں۔ مگر شرط یہ ہے کہ قیاس کرنیوالا مجتہد ہو ہر کس وناکس کا قیاس معتبر نہیں۔ قیاس اصل میں حکم شریعت کو ظاہر کرنیوالا ہے خود مستقل حکم نہیں۔ یعنی قرآن وحدیث کا حکم ہوتا ہے مگر قیاس اسے یہاں ظاہر کرتا ہے قیاس کا ثبوت قرآن وحدیث وافعال صحابہ سے ہے قرآن فرماتا ہے۔

فَاعْتَبِرُوْا يَا اُولِي الْاَبْصَارِ — تو عبرت لو اے نگاہ والو۔

یعنی کفار کے حال پر اپنے کو قیاس کرو کہ اگر تم نے ایسی حرکات کیں تو تمہارا بھی یہی حال ہوگا۔

نیز قرآن نے قیامت کے ہونے کو نیند پر اسی طرح مکیتی کے خشک ہو کر سرسبز ہونے پر قیاس فرما کر بتایا ہے۔ اول سے آخر تک کفار کی مثالیں بیان فرمائی ہیں یہ بھی قیاس ہے۔ بخاری کتاب الاعتصام میں ایک باب باندھا

بَابُ مَنْ شَبَّهَ اَصْلاً مَعْلُوْمًا بِاَصْلٍ مُبِيْنٍ قَدْ بَيَّنَ اللّٰهُ حُكْمَهُمَا لِيَفْهَمَ بِهِ السَّائِلُ.

جو کسی قاعدۂ معلومہ کو ایسے قاعدے سے تشبیہ دے جس کا حکم خدا نے بیان فرما دیا ہے تاکہ سائل اس سے سمجھ لے۔

اس میں ایک حدیث نقل کی۔ جس میں حضور علیہ السلام نے ایک عورت کو قیاس سے حکم فرمایا۔

اِنَّ امْرَاَةً جَاءَتْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ | ایک عورت حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئی

۷۸۶ / ۹۲

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ کا ہے سایہ تجھ پر
بول بالا ہے ترا ذکر ہے اُونچا تیرا

الحمد للہ کہ کتاب لاجواب نافع شیخ وشاب مفید عاقل موقظ غافل

مسمّٰی بہ

جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ

المعروف

فیصلہ مسائل

(جلد اوّل)

اضافات جدیدہ وضمیمہ عجیبہ کے ساتھ

جس میں موجودہ زمانہ کے عام مختلف فیہ مسائل کا نہایت محققانہ مدلّل فیصلہ کر دیا گیا ہے

مُصنّفہ

حضرت حکیم الامت مولٰنا المفتی الحاج احمد یار خاں صاحب اوجھانوی بدایونی مدظلہ

سرپرست مدرسہ غوثیہ گجرات پاکستان

باھتمام

محمد اقتدار خاں عرف مصطفےٰ میاں

ناشر:۔ مفتی اقتدار احمد خان مالک نعیمی کتب خانہ گجرات

وَلَا يَجُوزُ فِي أُصُولِ الدِّينِ وَالْإِعْتِقَادِيَّاتِ بَلْ لَا بُدَّ مِنَ النَّظَرِ وَالْإِسْتِدْلَالِ اگر کوئی ہم سے پوچھے کہ توحید و رسالت وغیرہ تم نے کیسے مانی تو یہ نہ کہا جاویگا کہ حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے فرمانے سے یا کہ فقہ اکبر سے بلکہ دلائل توحید و رسالت سے کیونکہ عقائد میں تقلید نہیں ہوتی۔ مقدمہ شامی بحث تقلید المفضول مع الافضل میں ہے:۔

(عَنْ مُعْتَقَدِنَا) اَیْ عَمَّا نَعْتَقِدُهٗ مِنْ غَيْرِ الْمَسَائِلِ الْفَرْعِيَّةِ مِمَّا يَجِبُ اِعْتِقَادُهٗ عَلٰى كُلِّ مُكَلَّفٍ بِلَا تَقْلِيْدٍ لِاَحَدٍ وَهُوَ مَا عَلَيْهِ اَهْلُ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ وَهُمُ الْاَشَاعِرَةُ وَالْمَاتُرِيْدِيَّةُ

یعنی جن کا ہم اعتقاد رکھتے ہیں فرعی مسائل کے علاوہ کہ جن کا اعتقاد رکھنا ہر مکلف پر بغیر کسی کی تقلید کے واجب ہے وہ عقائد وہ ہی ہیں جن پر اہل سنت والجماعت ہیں اور اہل سنت اشاعرہ اور ماتریدیہ ہیں۔

نیز تفسیر کبیر پارہ دس زیر آیت فَاَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلَامَ اللّٰهِ میں ہے هٰذِهِ الْاٰيَةُ تَدُلُّ عَلٰى اَنَّ التَّقْلِيْدَ غَيْرُ كَافٍ فِي الدِّيْنِ وَاَنَّهٗ لَا بُدَّ مِنَ النَّظَرِ وَالْاِسْتِدْلَالِ صریح احکام میں بھی کسی کی تقلید جائز نہیں۔ پانچ نمازیں، نماز کی رکعتیں، تیس روزے، روزے میں کھانا پینا حرام ہونا یہ وہ مسائل ہیں جن کا ثبوت نص سے صراحۃً ہے اس لئے یہ نہ کہا جائے گا کہ نمازیں پانچ اس لئے ہیں یا روزے ایک ماہ کے اس لیئے ہیں کہ فقہ اکبر میں لکھا ہے یا امام ابو حنیفہ نے فرمایا ہے بلکہ اس کے لیئے قرآن و حدیث سے دلائل دیئے جائیں گے۔

جو مسائل قرآن و حدیث یا اجماع امت سے اجتہاد و استنباط کر کے نکالے جائیں۔ ان میں غیر مجتہد پر تقلید کرنا واجب ہے مسائل کی جو ہم نے تقسیم کر دی اور بتا دیا کہ کون سے مسائل تقلیدیہ ہیں اور کون سے نہیں اس کا بہت لحاظ رہے بعض موقعہ پر غیر مقلد اعتراض کرتے ہیں کہ مقلد کو حق نہیں ہوتا کہ دلائل سے مسائل نکالے پھر تم لوگ نماز روزے کے لیئے قرآنی آیتیں یا احادیث کیوں پیش کرتے ہو اس کا جواب بھی اس امر میں آگیا کہ روزہ و نماز کی فرضیت تقلیدی مسائل سے نہیں یہ بھی معلوم ہوا کہ سوائے احکام خبر وغیرہ میں تقلید نہ ہوگی۔ جیسے کہ مسئلہ کفر یزید وغیرہ۔ نیز قیاسی مسائل میں فقہا کا قرآن و حدیث سے دلائل پیش کرنا صرف مانے ہوئے مسائل کی تائید کے لیئے ہوتا ہے وہ مسائل پہلے ہی سے قول امام سے مانے ہوئے ہوتے ہیں تو بلا نظر فی الدلیل کے یہ معنی نہیں کہ مقلد دلائل دیکھے ہی نہیں بلکہ یہ کہ دلائل سے مسائل حل نہ کرے۔

جملہ حقوق بحق مفتی اقتدار احمد خان محفوظ ہیں۔

۷۸۶ / ۹۲

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ کا ہے سایہ تجھ پر
بول بالا ہے ترا ذکر ہے اونچا تیرا

الحمد للہ کہ کتاب لاجواب نافع شیخ و شاب مفید عاقل موقظ غافل

مسمّٰی بہ

جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ

المعروف

فیصلہ مسائل

(جلد اوّل)

اضافات جدیدہ و ضمیمہ عجیبہ کے ساتھ

جس میں موجودہ زمانہ کے عام مختلف فیہ مسائل کا نہائیت محققانہ مدلّل فیصلہ کر دیا گیا ہے

مُصنّفہ

حضرت حکیم الامت مولانا المفتی الحاج احمد یار خاں صاحب اوجھانوی بدایونی مدظلہ

سرپرست مدرسہ غوثیہ گجرات پاکستان

باھتمام

محمد اقتدار خاں عرف مصطفےٰ میاں

ناشر:۔ مفتی اقتدار احمد خان مالک نعیمی کتب خانہ گجرات

باب دوئم

اس باب میں بریلوی عقیدہ کے حوالے سے اور اس کی نوعیت کے متعلق بحث کی گئی ہے

بریلویوں سے حاضر و ناظر کے متعلق بحث کرنے سے پہلے کچھ باتوں کا خیال ضروری ہے۔

ا: سب سے پہلے ان سے ان کے عقیدہ کے متعلق پوچھا جائے کہ ان کا یہ عقیدہ قطعی ہے یا ظنی؟؟؟

فائدہ: اس کا فائدہ یہ ہے کہ ان حضرات کا اس میں بھی اختلاف ہے کچھ حضرات اس عقیدہ کو قطعی مانتے ہیں کچھ ظنی۔

2: ان سے پوچھا جائے کہ ان کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر و ناظر ہونے کے متعلق اپنا متفقہ عقیدہ بتائے۔ ان اصل میں نبیؐ کے بارے میں حاضر و ناظر ہونے میں بھی ان کا اختلاف ہے آگے عرض کروں گا

3: اس سے یہ پوچھا جائے کہ آپکا اللہ کے متعلق حاضر و ناظر ہونے پر کیا دعوی ہے۔ اور انکا اللہ کے متعلق متفقہ عقیدہ کیا ہے کہ اللہ حاضر و ناظر ہے یا نہیں اصل میں انکا اللہ کے متعلق دعوی پر بھی اختلاف ہے۔ اور یہ اپنے مقام پر عرض کیا جائے گا انشاء اللہ۔

حکم میں اختلاف:

آپ یہ جان کر حیران ہوں گے کہ بریلوی حضرات اپنا عقیدہ بتانے میں شیعہ سے بڑے تقیہ باز ہیں۔ان حضرات کا عوام میں یہ انداز ہوتا ہے کہ جی وہابی، دیوبندی حضرات حضور ﷺ کے حاضر و ناظر ہونے کے منکر ہیں لہذا گستاخ اور کافر ہیں۔لیکن دلائل اور مناظرہ کے میدان ان کا انداز کچھ اور ہوتا ہے

نمبر ۱:

عقائد قطعیہ کا منکر تو کفر کے فتوی کی زد میں آسکتا ہے لیکن عقائدِ ظنیہ کا نہیں

بریلویوں کا عقیدہ قطعی ہے

انوار قمریہ میں لکھا ہے، ''اسی طرح سیدنا وسندنا حضرت ابوبکرؓ اور امیر المومنین حضرت عمر فاروقؓ کا گستاخ اور محبوب خدا ﷺ کے حاضر و ناظر کا منکر دونوں شخص عقیدہ کے لحاظ سے اس کے مرتکب ہوتے ہیں اور یہ التزام کفر ہے جس سے نکاح نہیں رہتا۔لہذا جس فعل کا تعلق عقیدہ سے ہو اور اہل سنت کے خلاف ہو تو مرتد قطعی ہے۔العیاذ باللہ اسکا قتل واجب ہے۔ ''(انوار قمریہ ص ۱۰۷)

جیسا آپ حضرات نے پڑھا کہ ان کے نزدیک جو عقیدہ ان کے خلاف ہو اسکا منکر مرتد قطعی ہوتا ہے۔اس قدر سنگین فتوی!!!اس بات سے یہ ثابت ہوا کہ اسکا یہ عقیدہ قطعی ہے کیوں کہ اس قدر سنگین فتوی ظنی عقیدہ کے منکر پر نہیں لگایا جاتا۔

نمبر ۲: ان کے عمر اچھروی لکھتے ہیں، ''ہاں جو نبی ﷺ کے حاضر و ناظر ہونے کے منکر ہیں اس کی وجہ یہ ہی ہوسکتی ہے کہ وہ ایمان سے خالی ہیں''

(مقیاس الحنفیت)

اب جب بریلوی کہیں کہ انکا عقیدہ قطعی نہیں ظنی اور فضائل کی قبیل سے ہے اسکا منہ یہ حوالے دے کے چپ کرا دیں اور اگر وہ مان لے تو یہ حوالے کارآمد ہوں گے جو نیچے دیے جائیں گے۔

عقیدہ ظنی ہونے کے حوالے:

اب جب ان کو پتا ہوتا ہے کہ قطعی عقیدہ کا اثبات بھی دلیل قطعی سے دینا پڑے گا تو اس وقت پینترا بدل کے کہتے ہیں کہ ہمارا عقیدہ ظنی ہے۔اور اس کے اثبات لئے ہم ضعیف حدیث بھی پیش کر سکتے ہیں اور دلیل ظنی سے ہی کام چل جائے گا

تاہم چونکہ آپ نے اس کے دعوی کو غلط ثابت کرنا ہے۔اس لئے
آپ یہ حوالے پیش کردیں۔

نمبر ا:

فیض احمد اویسی صاحب لکھتے ہیں،''مسئلہ حاضر وناظر عقائد ظنیہ اور فضائل ومناقب کی قبیل سے ہے۔اس لئے نصوص کے مطالبہ کا کیا معنی''

(دلوں کا چین ص ۶۰۸)

ایک جگہ اور'' حاضر وناظر کا مسئلہ قطعات سے نہیں بلکہ باب فضائل سے متعلق ہے۔اس لئے اس کے ثبوت میں دلائل ظنیہ قابل احتجاج ہیں''

(دلاں کا چین ص ۶۰۹)

آپ نے دیکھا دلیل نہ ملنے پر کیسے حکم بدلتے ہیں۔

علیہ وآلہ وسلم کَنِکَاحِ ذَوِی الْاَرْحَامِ کَالْبِنْتِ وَالْاُمِّ وَالْاُخْتِ اَوْشُرْبِ الْخَمْرِ اَوْاَکْلِ مَیْتَۃٍ اَوْدَمٍ اَوْ خِنْزِیْرٍ مِنْ غَیْرِ ضَرُوْرَۃٍ فَکُفْرٌ)

اس کا مطلب راقم الحروف نے جناب شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا ایک ہوتا ہے التزام کفر اور دوسرا لزوم کفر۔ اس عبارت سے التزام کفر مراد ہے نہ کہ لزوم کفر۔ لہٰذا محصنہ منکوحہ عورت دیدہ دانستہ دوسری جگہ نکاح کرلے تو تعزیراً کافرہ ہوگی اور یہ لزوم کفر ہے۔ گناہ کبیرہ کی مرتکبہ ہوگی۔ اس دوسرے نکاح سے پہلا نکاح نہیں ٹوٹے گا۔ البتہ اگر یہ عقیدہ رکھے کہ پہلے نکاح کے باوجود دوسرا نکاح جائز ہوتا ہے تو التزام کفر ہوگا۔ نیز پہلی صورت خواہشات نفسانی کے ماتحت اختیار کرتی ہے نہ کہ دوسری۔ اسی طرح سیدنا وسندنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گستاخ اور محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے حاضر و ناظر ہونے کا منکر دونوں شخص عقیدہ کے لحاظ سے اس کے مرتکب ہوتے ہیں اور یہ التزام کفر ہے جس سے نکاح نہیں رہتا۔ لہٰذا جس فعل کا تعلق عقیدہ سے ہو اور اہل السنت کے خلاف ہو تو مرتد قطعی ہے۔ العیاذ باللہ اس کا قتل واجب ہے۔ اور اگر خواہشات نفسانی کے درپے ہوکر غیر شرعی عمل کرے گا تو لزوم کفر ہوگا اسے توبہ لازم ہے۔

محبوب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم

کی تعظیم اور تعظیم مزارات

سنت ملائکہ وسنت صحابہ ہے

۳ ذیقعدہ بروز دوشنبہ بعد از نماز عصر ۱۳۹۲ھ آپ نے فرمایا کہ لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ حدیث پاک سے ثابت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس فرشتے درود پاک پہنچاتے ہیں جس سے معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود سماع نہیں فرماتے۔ اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود سنتے تو پھر فرشتوں کے پہنچانے کی کیا ضرورت تھی اس کا جواب یہ ہے کہ حدیث پاک ہی سے

انوارِ قمریہ

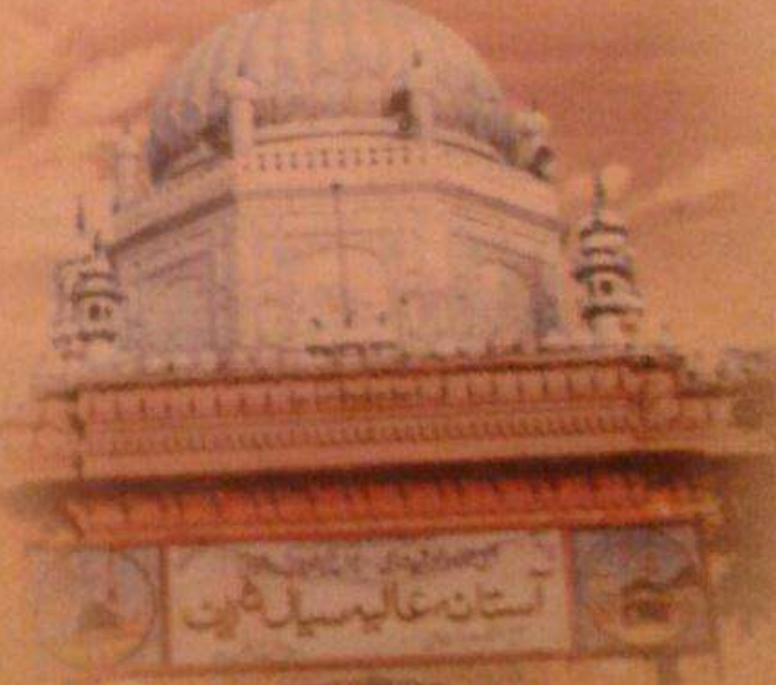

تالیف

مولانا قاری غلام احمد سیالوی مدظلہ

مفتی دارالافتاء آستانہ عالیہ سیال شریف

ادارہ تعلیمات اسلاف

کے ساتھ جمع ہے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی توجہ خاص ہے ایک آن کے لئے بھی آپ کی توجہ اُن سے مبذول نہیں ہوتی۔ خواہ وہ ذاکرین کسی زماں کسی مکاں میں ہوں۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے اور زیادہ تاکید فرمائی۔

۹- الانعام ۶/۵۲ { وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ (اور نہ چھوڑیئے آپ (یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم) اُن لوگوں کو جو خاص اُسی کی رضا کے لئے اپنے رب کی صبح شام عبادت کرتے ہیں)

اس حکم میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو مومنین کے نہ چھوڑنے کا اللہ نے ارشاد فرمایا اب تم کہو نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ نہیں ہیں تو تمہارا یہ کہنا ہم اپنے متعلق کیسے صحیح سمجھیں۔ جب ہم مومن ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو ہمارے نہ چھوڑنے کا ارشاد فرمایا ہے ہاں جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے حاضر و ناظر ہونے کے منکر ہیں اُن کی وجہ یہی ہو سکتی ہے کہ وہ ایمان سے خالی ہیں۔ لہٰذا اُن کو حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا ساتھ نہیں۔ اور اس لئے کہ ذکر اللہ سے انہوں نے رُوگردانی کی ہوئی ہے۔ ایسے لوگوں کے متعلق نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو اعراض کا حکم اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔

نجم ۵۳/۲۹ { فَاَعْرِضْ عَمَّنْ تَوَلّٰى عَنْ ذِكْرِنَا (اور اعراض فرمایئے (یارسول اللہ صلے اللہ علیہ والہ وسلم) اُس شخص سے جس نے ہمارے ذکر سے منہ پھیرا)

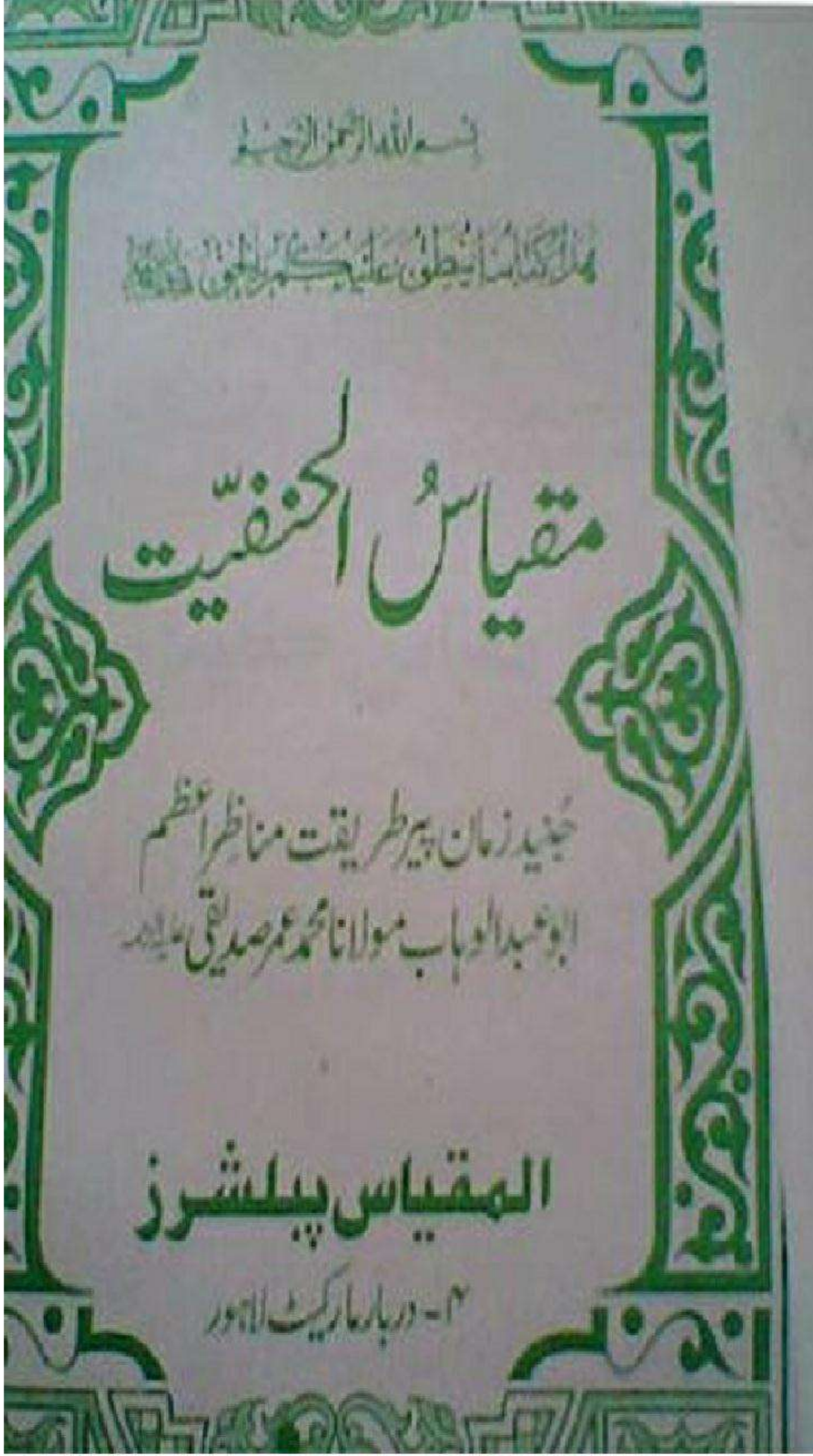
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
مقیاس الحنفیت
جنید زمان پیر طریقت مناظر اعظم
ابو عبدالوہاب مولانا محمد عمر صدیقی
المقیاس پبلشرز
۴- دربار مارکیٹ لاہور

سکے اور قطب شعرانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں۔

قد اخبرنا صلی اللہ علیہ وسلم بانہ اوتی علم الاولین والآخرین ونحن من الآخرین بلا شک وقفد عم محمد صلی اللہ علیہ وسلم الحکم فی العلم الذی اوتیہ کل علماء منقول ومعقول ومفہوم موتیہ

تحقیق ہم کو خبر دی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیئے گئے ہیں اولین اور آخرین کا علم اور ہم بیشک آخرین ہی سے ہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے دیئے گئے علم پر حکم عام لگایا ہے یہ شامل ہے حکم علم منقول ومعقول اور مفہوم ہے

(الیواقیت والجواہر ج ۲)

سوال :۔ عقائد کتاب وسنت سے ثابت ہوتے ہیں نہ کشف والہام سے۔

جواب :۔ یہ سوال بھی دھوکہ پر مبنی ہے اس لیے کہ ہم بار بار سمجھاتے جارہے ہیں کہ مسئلہ حاضر وناظر عقائد ظنیہ اور فضائل ومناقب کے قبیل سے ہے اس کے لئے نصوص کے مطالبہ کا کیا معنی۔

جواب نمبر ۲ :۔ اولیاء اللہ کے کشف والہام کو مطلقاً نظر انداز کردینا کسی طرح جائز نہیں۔ یہ صحیح ہے کہ کشف والہام سے آیات محکمات دلائل قطعیہ کی طرح علم یقینی حاصل نہیں ہوتا لیکن اس کے یہ معنی نہیں کہ کشف والہام دلیل ظنی بھی نہیں۔ حدیث شریف میں ہے۔

اتقوا فراسۃ المؤمن فانہ ینظر بنور اللہ

(ترمذی جلد ۲ سورۃ الحجر کتاب التفسیر صـ ۱۴۰)

صاحب نبراس حدیث کے متعلق فرماتے ہیں۔

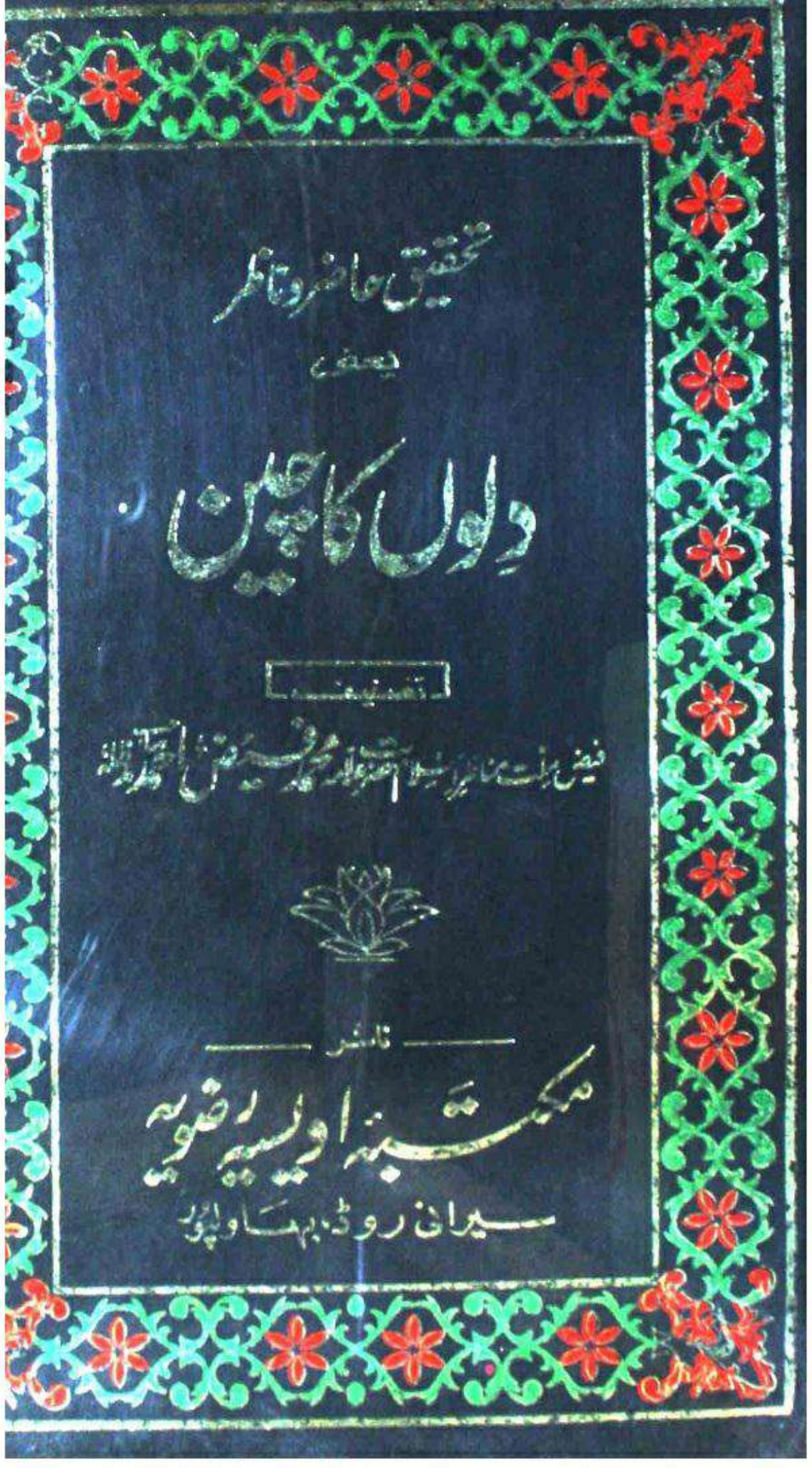

Marfat.com

وضع بعض المحدثین والحق انه صحیح

(نبراس صـ۱۰۸ مطبوعہ خضر مجتبائی ملتان)

یہی صاحب نبراس اسباب علم کے حصر پر اعتراض کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

وثالثا بان الفراسة ظنية ولا منافی الیقین۔

معلوم ہوا کہ کشف والہام دلائل ظنیہ میں سے ہیں اگر دلائل ظنیہ کو آپ مسائل ظنیہ میں حجت نہیں مانیں گے تو قیاسات مجتہدین بلکہ اخبار آحاد کو بھی ساقط الاعتبار قرار دینا پڑے گا جو اہل علم کے نزدیک صحیح نہیں، حاضر و ناظر کا مسئلہ قطعیات سے نہیں بلکہ باب فضائل سے متعلق ہے اس لئے اس کے ثبوت میں دلائل ظنیہ قابل احتجاج ہیں علاوہ ازیں یہ کہ ہم نے صرف وہ نقول ہی پیش نہیں کی تھیں بلکہ اصل استدلال قرآن و احادیث سے ہے عبارات و واقعات

سوال:۔ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یقظۃً تشریف فرما ہونا اور مواقع متعددہ میں تشریف لانا وفات شریف کے بعد ممکن ہوتا تو اہم ترین مواقع اور شدید اختلافاتِ امت کے وقت ظاہر ہوتے اور امت مرحومہ کی رہنمائی فرماتے لیکن ساری دنیا جانتی ہے کہ صحابہ کرام کے زمانے میں کثیر و شدید اختلافات ہوئے حتیٰ کہ زبردست خونریزی ہوئی لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ظاہر ہو کر اس کا انسداد نہ فرمایا۔ اسی طرح مسائل شرعیہ میں بکثرت علماء امت حضرات مجتہدین کرام کے اختلافات ہوئے لیکن کسی موقع پر بھی حضور علیہ السلام نے تشریف لا کر اظہار حق نہ فرمایا معلوم ہوا کہ یہ سب من گھڑت افسانے ہیں جن کی کوئی حقیقت

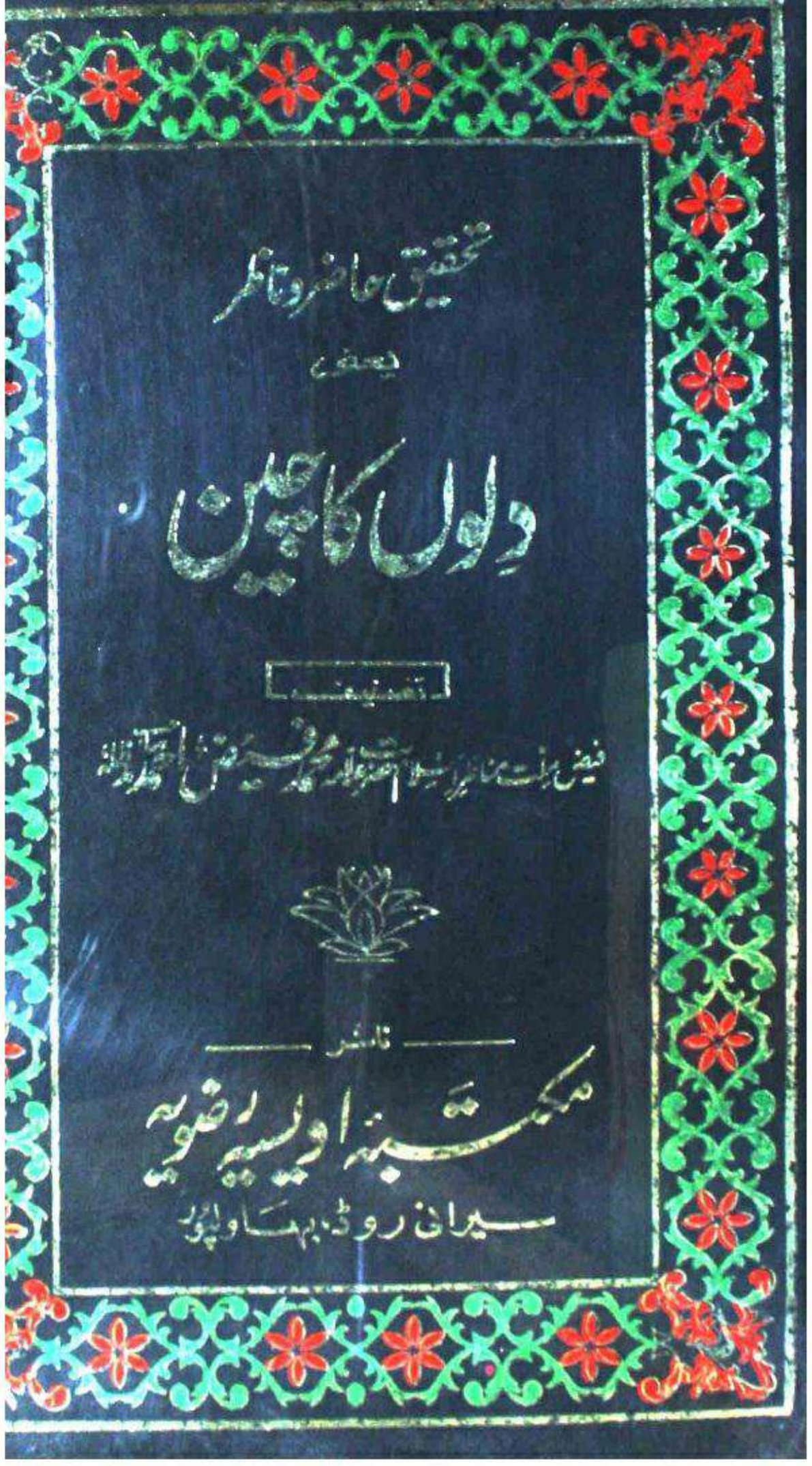

Marfat.com
Marfat.com

باب نمبر۳

اس باب میں بریلویوں کے نبی ﷺ کے حاضر وناظر کے متعلق مختلف دعوے عوام کے سامنے لائے گئے ہیں

اب آپ حضرات کو بریلویوں سے پوچھنا ہے کہ نبی ﷺ کے متعلق ان کا متفقہ دعوی کیا ہے۔وہ جو بھی دعوی لکھے اس پر تنقیح کریں۔تنقیح کے لئے مختلف دعوے آپ کے سامنے ہونا ضروری ہے۔

دعوی میں اختلاف:

آپ حضرات کو یہ جان کے تعجب ہوگا کہ ان کے دعوی میں اس قدر اختلاف ہے کہ ان کو پہلے آپس میں مناظرہ کر لینا چاہیے۔

دعوی نمبر۱:

عالم میں حاضر وناظر ہونے کے شرعی معنی یہ ہیں کہ قوت قدسیہ والا ایک ہی جگہ رہ کر تمام عالم کو اپنے کف دست کی طرح دیکھے۔اور دور و قریب کی آوازیں سنے۔(جاء الحق ص138)

تو آپ لوگوں نے پڑھ لیا کہ حاضر وناظر کا شرعی معنی ایک ہی جگہ رہ کر دنیا کو دیکھنا ہے اور بس۔ اب اس کے سوا جو بھی عقیدہ ہوگا وہ غیر شرعی ہوگا۔اس میں ایک لطیف نقطہ یہ بھی ہے کہ جب نبی ﷺ ہیں ہی ایک جگہ پر اور وہاں سے سب چیزوں کو دیکھ رہے ہیں تو آپ ناظر تو ہوئے مگر حاضر نہ ہوئے اور ان کے نزدیک شرعی لحاظ سے یہی عقیدہ ہے۔

دعوی نمبر2:

عمر اچھروی صاحب لکھتے ہیں کہ نبی ﷺ کا روح ہر جگہ موجود ہے(مقیاس مناظرہ ص)200

مولوی عمر صاحب کی عبارت سے یہ ثابت ہوا کہ روح مبارک ہر جگہ موجود ہے۔ایسا نہیں ہے کہ ایک ہی جگہ سے آپ مشاہدہ فرما رہے ہیں۔ مفتی احمد یار صاحب کے نزدیک شرعی معنی کچھ اور تھا اور یہ کچھ اور بیان کر رہے ہیں لہذا جو معنی یہ عمر صاحب بیان کر رہے ہیں یہ ٹھیک نہیں ہے یا جو مفتی احمد یار صاحب نے بیان کیا وہ شرعی معنی نہیں ہے۔ دونوں میں سے ایک ہی صحیح ہوگا۔

دعوی نمبر۳:

ایک اور بریلوی مصنف لکھتے ہیں کہ وہ ہر جگہ حاضر ہیں۔ ہر مسلمان کے دل میں تشریف فرما ہیں۔ ہر مسلمان کے گھر میں تشریف فرما ہیں (حق پر کون) اب آپ دیکھیں اس ایک ہی لائن میں کتنا تضاد ہے۔ایک طرف کہتے ہیں کہ آپ ﷺ ہر جگہ موجود ہیں پھر اس کے آگے لکھتے ہیں کہ مسلمان کے دل اور گھر میں موجود ہوتے ہیں۔ کسی کافر کے دل اور گھر میں نہیں۔ تو ہر جگہ کیسے ہوئے؟؟

دعوی نمبر4:

حضور ﷺ کے لئے جو لفظ حاضر و ناظر بولا جاتا ہے اس کے یہ معنی ہر گز نہیں کہ نبی ﷺ کی بشریت مبارکہ ہر جگہ ہر ایک کے سامنے موجود ہے بلکہ اس کے معنی یہ ہیں کہ جس طرح روح اپنے بدن کے ہر جزو میں موجود ہوتی ہے اس طرح روح دو علم ﷺ اپنی روحانیت اور نورانیت کے ساتھ بیک وقت متعدد مقامات پر تشریف فرما ہوتے ہیں ((حاضر و ناظر رسول ص70))

یہاں عقیدہ متعدد مقامات پر موجود ہونے کا دعوی ہے ہر جگہ موجود ہونے کا نہیں۔ متعدد مطلب بہت کم مقامات پر موجود ہیں۔ لہذا یہ ان کا ایک اور دعوی

دعوی نمبر5:

یہی عنایت اللہ صاحب ایک جگہ لکھتے ہیں کہ سرکار اپنے وجود مقدس بعینہ یا جسم اقدم مثالی کے ساتھ تشریف فرما ہو کر اپنے مقربین کو اپنے جمال کی زیارت اور نگاہ کرم کی رحمت و برکت سے سرفراز فرمائیں ((((حاضر و ناظر رسول 71)))) اب یہاں دعوی یہ ہو گیا کہ آپ جسم اصل یا مثالی سے حاضر ہو جاتے ہیں۔پہلے اب تک روح کا پڑھا اب جسم پر آ گئے ہیں دیکھیں کتنی ترقی اور ہوتی ہے۔

دعوی نمبر6:

مولوی عبدالسمیع صاحب لکھتے ہیں کہ روح نبی ﷺ جو ساتویں آسمان پر علیین میں موجود ہے اگر وہاں سے آپ کی نظر مبارک کل زمیں کے چند مواضع و مقامات پر پڑ جائے تو شح انوار فیضان احمدی سے جل مجلس مطہرہ کو ہر طرف سے مثل شعاع شمس محیط ہو جائے۔ کیا محال اور کیا بعید ہے۔(انوار ساطعہ ص357)

یہی عبدالسمیع صاحب لکھتے ہیں۔ ''اب فکر کرنا چاہئے جب چاند سورج ہر جگہ موجود اور ہر جگہ زمین پر شیطان موجود ہے۔ تو یہ صفت خاص خدا کی کہاں ہوئی جس میں رسول کریم ﷺ کو شریک کرنے سے کافر اور مشرک ہو جائیں معاذ اللہ اور تماشا یہ کہ اصحاب محفل میلاد تو زمین کی تمام جگہ پاک و ناپاک مجالس مذہبی وغیرہ میں حاضر ہونا رسول ﷺ کا دعوی نہیں کرتے۔ ملک الموت اور ابلیس کا حاضر ہونا اس سے بھی زیادہ تر مقامات پاک و ناپاک کفر و غیر کفر میں پایا جاتا ہے۔ (انوار ساطعہ ص ۳۵۹)

آپ حضرات کو یہ معلوم ہونا ضروری ہے کہ یہ کتاب کوئی عام کتاب نہیں ہے بلکہ اس پر احمد رضا صاحب کی تقریظ موجود ہے اور وہ بھی اس کتاب کی تصدیق کر رہا ہے۔ لہذا اب جو بھی فتوی اس رامپوری صاحب پر لگے گا۔

اور آپ نے مذکورہ حوالہ پڑھ لیا اور جان لیا کہ انوار ساطعہ والا ابلیس اور ملک الموت کو حضور ﷺ سے بھی زیادہ مقامات پر موجود مان رہا ہے اور اعلی حضرت بھی اس پر تقریظ لکھ رہا ہے۔ اب دیکھئے ان دونوں شخصیات پر کس طرح فتوی لگتا ہے۔

بریلوی حضرات عقیدہ حاضر و ناظر کو حضور ﷺ کے کمالات میں شمار کرتے ہیں۔ جیسا کہ فیض احمد اویسی صاحب لکھتے ہیں:

''مگر کمالات انبیاء کے منکر ہیں کہ حاضر و ناظر کے کلمات کا حضور ﷺ کے لئے استعمال کرنا کفر و شرک قرار دیے جا رہے ہیں'' (دلوں کا چین ص ۲۵)

ایک اور جگہ لکھتے ہیں: ''جب سے مخالفین نے حضور ﷺ کے حاضر و ناظر ہونے کے کمال کا انکار کیا ہے'' (دلوں کا چین ص ۳۱)

تو آپ نے جان لیا کہ یہ حضرات اس عقیدہ کو کمالات میں شمار کرتے ہیں اور انوار ساطعہ والا اس کمال کو ابلیس میں اور ملک الموت میں حضور ﷺ سے بھی زیادہ مان رہا ہے۔ اسی بات پر احمد یار فتوی لگاتے ہیں اور لکھتے ہیں؛

غیر نبی میں نبی سے زیادہ یا کسی اور نبی میں حضور ﷺ سے زیادہ کمال ماننا صریح آیت قرآنی اور احادیث صحیحہ اور اجماع امت کے خلاف ہے (جاء الحق ۱۶۸)

اسی صفحہ پر لکھتے ہیں، ''کسی بھی کمال میں کسی کو حضور ﷺ سے زیادہ ماننا کفر ہے (جاء الحق ۱۶۸)

اسی طرح ان کے غزالی زمان احمد سعید کاظمی لکھتے ہیں، ''اہل سنت کا مذہب ہے کہ کسی نبی کے معجزات و کمالات میں کسی غیر نبی کو نبی سے بڑھ چڑھ کر ماننا توہینِ نبوت ہے۔'' (الحق المبین ص ۹۸)

آپ نے دیکھا احمد یار نعیمی نے فتوی کفر رامپوری صاحب اور اعلی حضرت پر لگایا جبکہ کاظمی صاحب نے توہین نبوت کا فتوی لگایا ہے۔ یوں اعلی حضرت اور اور انوار

ساطعیہ والا کفر کے گھاٹ اتر گئے۔

اور یہ بات بھی دہیں میں رکھیں کہ جو احمد رضا کا ہم عقیدہ نہیں اسے وہ کافر سمجھتے ہیں یہ درست ہے اور احمد رضا صاحب روح کو علیین میں مان رہے ہیں اور ابلیس سے کم مقامات پر مان رہے ہیں۔تو اب جو بھی ان کا ہم عقیدہ نہیں اس کو وہ کافر ہے یہ درست ہے یہ بات الصوارم الہندیہ ص ۱۳۸ پر ہے۔

دعوی نمبر ۷:

صوفی اللہ دتا صاحب لکھتے ہیں، ''یہ کہ آپ ﷺ اپنے جسم اطہر کے ساتھ ہر جگہ موجود ہوں۔ یہ صورت خاص ہے اور موقوف ہے اللہ کے پیارے رسول ﷺ کی مشیت پر کہ جب وہ شاہیں دو، چار، دس بلکہ ہزار دو ہزار بلکہ اس سے بھی کہیں زیادہ مقامات پر بذات خود تشریف لے جائیں اور مقام خاص بھی آپ کی ذات اطہر سے خالی نہ ہو''

(تنویر الخواطر ص ۴۷)

پہلے تو آپ لوگ پڑھتے آئے تھے کہ ان کے نزدیک آپ ﷺ روح کے ساتھ ہر جگہ موجود ہیں لیکن اب آپ جسم کے ساتھ متعدد مقامات پر موجود ہونے کا دعوی بھی آ گیا

دعوی نمبر ۸:

مؤلف کتاب حق پر کون لکھتے ہیں، ''حضور ﷺ اس وقت یا ہر وقت یہاں موجود ہیں یہ ہمارا عقیدہ نہیں''

(حق پر کون ص ۵۹)

لو جناب کر لو بات۔ یہ کھاب بھی عام نہیں ہے بلکہ اس پر بھی محمد صدیق ہزاروی اور منشا تابش بریلوی کی تقریظ موجود ہے

دعوی نمبر ۹:

ایک اور بریلوی لکھتے ہیں، ''منکرین کا یہ الزام ہے کہ امام احمد رضا محدث بریلوی اور ان کے ماننے والوں کا یہ عقیدہ ہے کہ حضور کریم ﷺ ہر جگہ حاضر و ناظر ہیں حالانکہ یہ بہت سنگین بہتان ہے۔ جو کہ امام احمد رضا محدث بریلی اور ان کے ماننے والوں پر لگایا جاتا ہے''

(بدعات کے خلاف سوفتوے ص ۴۰)

اور یہ باب یہیں پر ختم ہوتا ہے

۷۸۶
۹۲

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ کا ہے سایہ تجھ پر
بول بالا ہے ترا ذکر ہے اُونچا تیرا

الحمدللہ کہ کتاب لاجواب نافع شیخ وشاب مفید عاقل موقظ غافل

مسمّٰی بہ

جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ

المعروف

فیصلہ مسائل

(جلد اوّل)

اضافات جدیدہ وضمیمہ عجیبہ کے ساتھ

جس میں موجودہ زمانہ کے عام مختلف فیہ مسائل کا نہایت محققانہ مدلّل فیصلہ کردیا گیا ہے

مُصنّفہ

حضرت حکیم الامت مولٰنا المفتی الحاج احمد یار خاں صاحب اوجھانوی بدایونی مدظلہ

سرپرست مدرسہ غوثیہ گجرات پاکستان

باھتمام

محمد اقتدار خاں عرف مصطفےٰ میاں

ناشر:- مفتی اقتدار احمد خان مالک نعیمی کتب خانہ گجرات

دارغ غیر متناہی علوم نہیں لے سکتا۔ برہان تسلسل وغیرہ سے لہٰذا متناہی ہوگا۔ احادیث سے پتہ لگا کہ قیامت تک ہونے والے حضور نے خبر دی اسی لیئے یہ دعویٰ کیا گیا استثنا کا اور حکم ہے تخصیص کا حکم دوسرا دیکھو اقیموا الصلوٰۃ سے بچے دیوانے حائضہ خارج ہیں یہ تخصیص نہیں بلکہ استثناء ہے۔

فقیر:- یہ مختصر سی تقریر علم غیب کے متعلق کردی۔ اس کی زیادہ تحقیق کرنا ہو تو رسالہ مبارکہ الکلمۃ العلیا کا مطالعہ کرو۔ جو کچھ میں نے کہا یہ اس بحر کی ایک لہر ہے چونکہ مجھے اور مسائل پر بھی گفتگو کرنا ہے۔ لہٰذا اسی پر اکتفا کرتا ہوں۔ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحٰبِهٖ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِهٖ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۝

حاضر وناظر کی بحث

اس بحث میں ایک مقدمہ اور دو باب ہیں

مقدمہ حاضر وناظر کی لغوی اور شرعی معنی کی تحقیق میں

حاضر کے لغوی معنی ہیں سامنے موجود ہونا یعنی غائب نہ ہونا المصباح المنیر میں ہے۔ حاضر حَضَرَ یَحْضُرُ مَجْلِسِ الْقَاضِیْ وَحَضَرَ الْغَائِبُ حُضُوْرًا قَدِمَ مِنْ غَيْبَتِهٖ منتہی الارب میں ہے حاضر حاضر شوندہ۔ ناظر کے چند معنے ہیں۔ دیکھنے والا، آنکھ کا تل۔ نظر، ناک کی رگ، آنکھ کا پانی۔ المصباح المنیر میں ہے۔ وَالنَّاظِرُ السَّوَادُ الْاَصْغَرُ مِنَ الْعَيْنِ الَّذِیْ يُبْصِرُ بِهِ الْاِنْسَانُ شَخْصَهٗ۔ قاموس اللغات میں ہے۔ وَالنَّاظِرُ السَّوَادُ فِی الْعَيْنِ اَوِ الْبَصَرُ بِنَفْسِهٖ وَعِرْقٌ فِی الْاَنْفِ وَفِيْهِ مَاءُ الْبَصَرِ۔ مختار الصحاح میں ابن ابی بکر رازی کہتے ہیں۔ اَلنَّاظِرُ فِی الْمُقْلَةِ السَّوَادُ الْاَصْغَرُ الَّذِیْ فِيْهِ الْمَاءُ الْعَيْنِ۔ جہاں تک ہماری نظر کام کرے وہاں تک ہم ناظر ہیں اور جس جگہ تک ہماری دسترس ہو کہ تصرف کرلیں وہاں تک ہم حاضر ہیں۔ آسمان تک نظر کام کرتی ہے وہاں تک ہم ناظر یعنی دیکھنے والے ہیں مگر وہاں ہم حاضر نہیں۔ کیونکہ وہاں دسترس نہیں۔ اور جس حجرے یا گھر میں ہم موجود ہیں، وہاں حاضر ہیں کہ اس جگہ ہماری پہنچ ہے۔ عالم میں حاضر وناظر کے شرعی معنی یہ ہیں کہ قوت قدسیہ والا ایک ہی جگہ رہ کر تمام عالم کو اپنے کف دست کی طرح دیکھے اور دور و قریب کی آوازیں سنے یا ایک آن میں تمام عالم کی سیر کرے اور صدہا کوس پر حاجتمندوں کی حاجت روائی کرے۔

ہے۔ اگر نہ مانا جائے تو نبی صاحب کی ہتک ہے۔

۲۔ اس کے بعد دوسرا مسئلہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے حاضر و ناظر ہونے پر ہوا۔ کہ آپ ہر جگہ حاضر ناظر ہیں طرفین کے دلائل سے ثابت ہوا۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا روح ہر جگہ موجود ہے اور وہ اپنے دوستوں کو مل سکتے ہیں۔ جس کو خدا ملا دے۔ یا خود ملنے کی کوشش کرے۔

۳۔ مسئلہ ۳ قبروں پر نذر و نیاز اور کھانا کھلانا بغیر اللہ جائز ہے یا حرام قطعی ہے۔ تو مولوی محمد عمر صاحب کے دلائل سے ثابت ہوا ہے کہ کھانا جس کو خدا نے ہمارے لیے اپنے گھروں میں حلال کیا ہے وہ قبروں پر جانے سے حرام نہیں ہوتا جس کو مولوی احمد دین صاحب اہلحدیث نے حرمت قطعی کی دلیل سے نہیں توڑا۔ لہٰذا جائز ثابت ہوا۔

۴۔ مسئلہ چوتھا۔ حلقہ باندھ کر گٹھلیوں پر شمارے پڑھنا جائز ہیں یا بدعت ہیں طرفین کے دلائل سننے سے ثابت ہوا کہ حلقہ باندھ کر خدا کا ذکر کرنا یا درود پڑھنا جائز ہے مولوی احمد دین صاحب حدیث اور قرآن کے رو سے بدعت ثابت نہیں کر سکے اور مولوی محمد عمر صاحب نے قرآن و حدیث سے ثابت کر دیا کہ حلقہ باندھ کر گٹھلیوں پر شمارے پڑھنا جائز ہے اور کار ثواب ہے۔ با امن مناظرہ ختم ہوا اور طرفین کے رضامندی سے فیصلہ ثالثی کیا گیا جو تشفی ہے جس کا دل چاہے عمل پیرا ہو یا نہ ہو۔ میں نے اپنے دل سے جو کچھ فیصلہ کیا ہے درست کیا ہے۔

۱/۳۴ القلم ہرنام سنگھ ولد سردار اروڑا سنگھ ذات جٹ سکنہ جیا بگا تحصیل لاہور۔

یہ مناظرہ مولوی احمد دین گکھڑوی اور فقیر محمد عمر کے درمیان ہوا جس کا فیصلہ تمہارے سامنے تحریر کیا گیا اب تم سوچ لو کہ کون سچا ہے اور کون جھوٹا ہے اور کس کو شکست ہوئی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقیاسِ مناظرہ

جنید زماں پیر طریقت مناظرِ اسلام

ابو عبد الوہاب مولانا محمد عمر اچھروی رحمۃ اللہ علیہ

مکتبہ سلطانیہ — مدینہ منزل
۸۰ اے جناح کالونی بسطامی روڈ سمن آباد لاہور
فون نمبر: ۷۵۸۴۴۵۷

ترجمہ کنز الایمان: اور بات یوں ہی ہے کہ ہم نے تمہیں کیا سب امتوں میں افضل کہ تم لوگوں پر گواہ ہو اور یہ رسول ﷺ تمہارے نگہبان و گواہ۔

مزید ارشاد ہوتا ہے:

فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّ جِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰۤؤُلَآءِ شَهِيْدًا (پارہ ۵ سورہ نساء، آیت ۴۱)

ترجمہ کنز الایمان: تو کیسی ہوگی جب ہم ہر اُمت سے ایک گواہ لائیں اور اے محبوب ﷺ تمہیں سب پر گواہ اور نگہبان بنا کر لائیں۔

تشریح: اس آیت کریمہ میں ہے کہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام اپنی اُمت کے افعال پر گواہی دیں گے اور حضور نبی کریم ﷺ تمام امتوں کے افعال کی گواہی دیں گے اور گواہی وہی دیتا ہے جو موقع پر حاضر و ناظر ہو اور واقعہ کو ملاحظہ کر رہا ہو۔

ارشاد ربانی ہے:

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ۔ (پارہ ۵ سورہ نساء، آیت ۶۴)

ترجمہ کنز الایمان: اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب ﷺ تمہارے حضور حاضر ہوں اور اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائیں تو ضرور اللہ کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

تشریح: اس آیتِ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ اپنے گناہ گار بندوں کو توبہ کا طریقہ بتاتے ہوئے ارشاد فرما رہا ہے کہ اے میرے بندو! جب تم سے کوئی خطا سرزد ہو جائے تو میرے محبوب ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو جاؤ اور میرا محبوب تمہارے لئے استغفار کرے تو میں تمہیں بخش دوں گا اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ایک مفلس کے پاس اتنا سرمایہ نہیں کہ وہ مدینہ جا کر حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر توبہ کرے اور حضور ﷺ بھی اس کے لئے دُعا کریں تا کہ اس کی بخشش ہو تو وہ کیا کرے؟ اس کا جواب امام اہلسنّت کیا خوب ارشاد فرماتے ہیں۔ لکھتے ہیں:

توبہ ہم سے چاہتے ہیں اور فوراً چاہتے ہیں اور طریقہ بتاتے ہیں کہ ان ﷺ کے حضور حاضر ہو کر توبہ کرو اگر وہ دُور ہیں تو فوری توبہ کیسے ممکن ہے اور مدینہ طیبہ فوراً حاضر ہونا ہر مسلمان کو کیسے آسان اور اگر گیا بھی تو تریاق از ایراق کا مضمون۔ نہیں نہیں بلکہ یہی معنی ہیں کہ وہ ہر جگہ حاضر ہیں ہر مسلمان کے دل میں تشریف فرما ہیں ہر مسلمان کے گھر میں وہ تشریف فرما ہیں۔

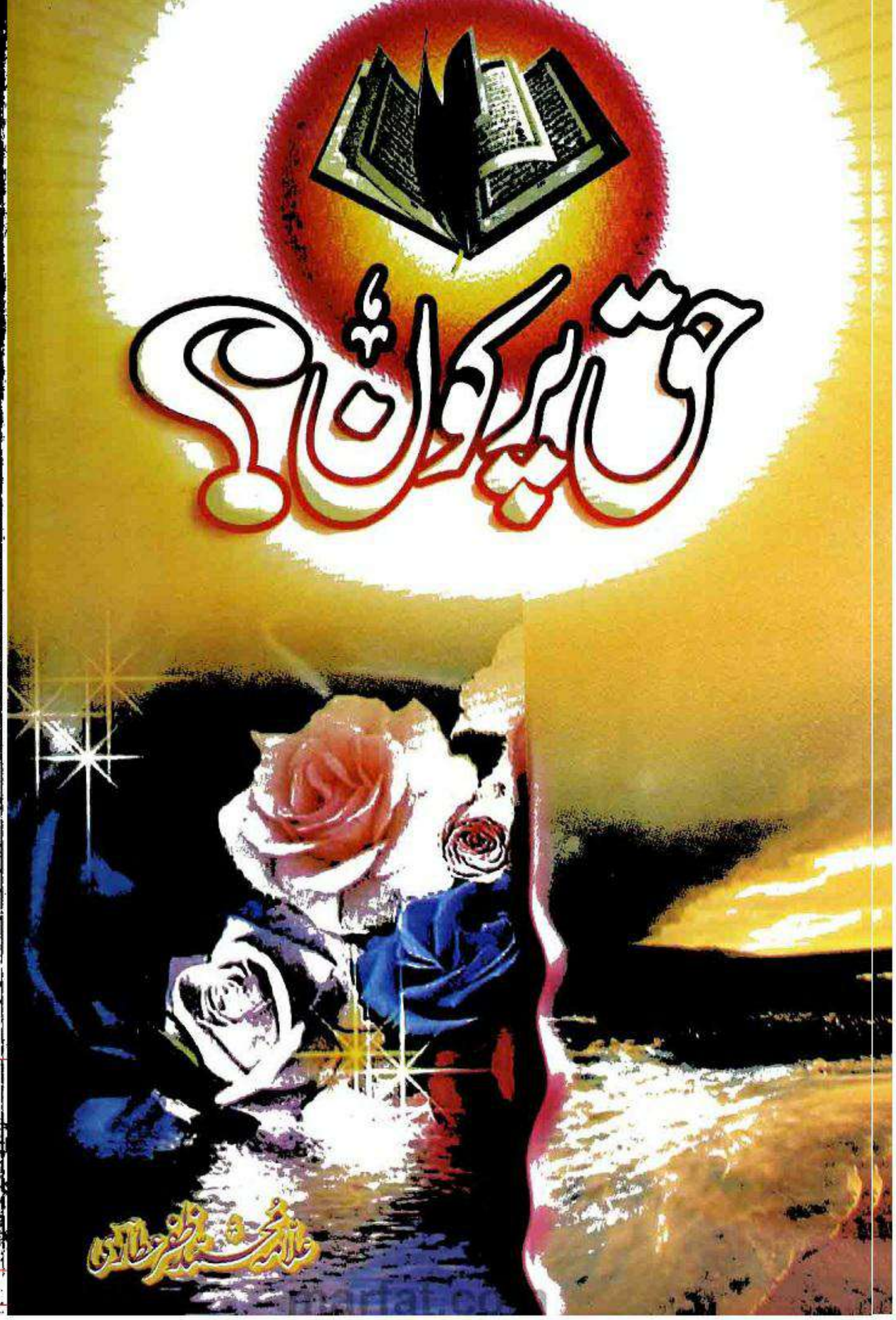

Marfat.com

حاضر کے بعد لفظ "ناظر" کے معنیٰ کی تحقیق سنیئے۔ آنکھ کے ڈیلے کی سیاہی کو جس میں آنکھ کا تل ہوتا ہے۔ ناظر کہتے ہیں۔ اور کبھی آنکھ کو ناظرۃ کہا جاتا ہے۔ ناظر کا ماخذ نظر ہے۔ (معردات از امام راغب)

کسی امر میں تدبّر اور تفکّر کرنا، کسی چیز کا اندازہ کرنا، آنکھ کے ساتھ کسی چیز میں غور و تامل کرنا اور کسی چیز کا ادراک کرنے یا اسے دیکھنے کی غرض سے بصر و بصیرت کو پھیرنا اس کے علاوہ نظر سے کبھی تامل و تلاش کے معنی بھی مراد لیے جاتے ہیں اور کبھی اس سے معرفت اور رؤیت مراد ہوتی ہے جو تلاش کے بعد حاصل ہو۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے جو لفظ حاضر و ناظر بولا جاتا ہے اس کے یہ معنی ہرگز نہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بشریتِ مطہرہ ہر جگہ ہر ایک کے سامنے موجود ہے بلکہ اس کے معنی یہ ہیں کہ جس طرح روح اپنے بدن کے ہر جزو میں موجود ہوتی ہے۔ اسی طرح روحِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی روحانیت اور نورانیت کے ساتھ بیک وقت متعدد مقامات پر تشریف فرما ہوتے ہیں اور اہل اللہ اکثر و بیشتر بحالتِ بیداری اپنی جسمانی آنکھوں سے حضور کے جمالِ مبارک کا مشاہدہ کرتے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی انہیں رحمت اور نظرِ عنایت سے مسرور و محظوظ فرماتے ہیں۔ گویا حضور علیہ الصلوۃ والسلام کا اپنے غلاموں کے سامنے ہونا، سرکار کے حاضر ہونے کے معنی ہیں اور انہیں اپنی نظرِ مبارک سے دیکھنا، حضور کے حاضر و ناظر ہونے کا مفہوم ہے۔

سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی قوّتِ قدسیہ اور نورِ نبوّت سے یہ امر بعید نہیں کہ آنِ واحد میں مشرق و مغرب، شمال و جنوب، تحت و فوق تمام جہات و امکنہ متعددہ لاتعداد لاتحصی میں سرکار اپنے وجودِ مقدس بعینہٖ یا جسم اقدس

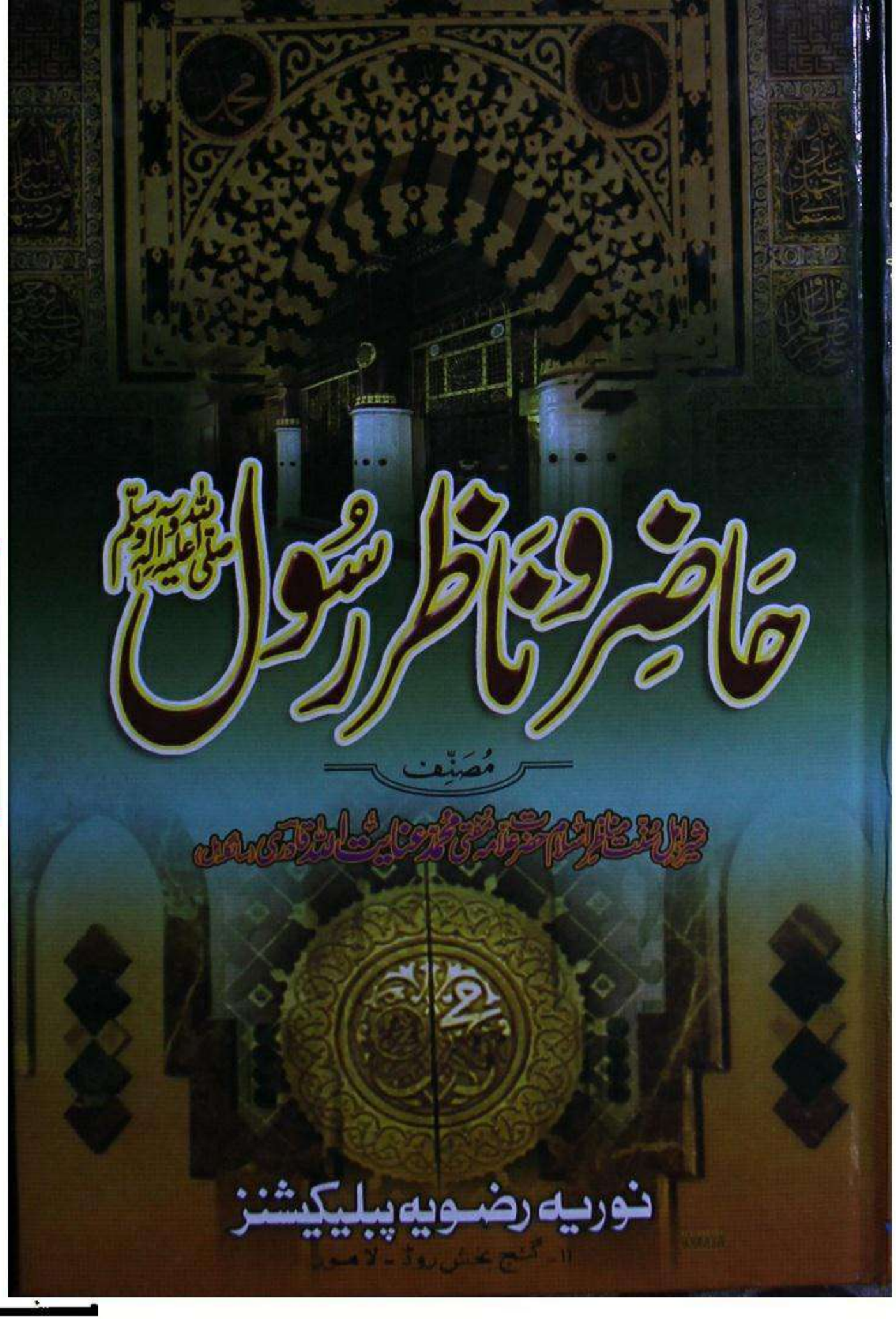
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
حاضر و ناظر رسول
مصنف
شیخ اہل سنت مناظر اسلام حضرت علامہ مفتی محمد عنایت اللہ قادری رضوی
نوریہ رضویہ پبلیکیشنز

سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ اور نورِ نبوت سے یہ امر بعید نہیں
کہ آن واحد میں مشرق و مغرب، شمال و جنوب، تحت و فوق تمام جہات و امکنہ
متعددہ لاتعداد لاتحصی میں سرکار اپنے وجودِ مقدس بعینہ یا جسم اقدس

مثالی کے ساتھ تشریف فرما ہو کر اپنے مقربین کو اپنے جمال کی زیارت اور نگاہِ
کرم کی رحمت و برکت سے سرفراز فرمائیں

قرآن اور حاضر و ناظر رسول صلی اللہ علیہ وسلم

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۔

(ترجمہ) "اور ہم نے نہیں بھیجا آپ کو (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) مگر رحمت تمام جہانوں
کے لیے۔"

اس آیتِ کریمہ سے مندرجہ ذیل امور واضح ہوئے ۔

۱۔ رحمۃ للعالمین ہونا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصف خاص ہے ۔

۲۔ آیہ کریمہ وَاَنِّيْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ وغیرہ ہائے کلمہ "العالمین"
کا عموم دلیل خصوص پائے جانے کی وجہ سے بالاجماع باقی نہیں رہا مگر آیت زیرِ
بحث میں جو لفظ "العٰلمین" ہے اس کا مخصوص نہیں پایا گیا۔ اس لیے وہ
اپنے عموم پر ہے ۔

۳۔ رحمۃ للعالمین کا معنی ہم نے آپ کو (اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
رحمت یا ذا رحمت یا راحماً للعالمین ہونے کے حال کے سوا اور کسی حال میں نہیں
بھیجا۔" اور اگر لفظ رحمۃ کو مفعول رکھا جائے تب بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم
سببِ رحمت قرار پائیں گے ۔ بہر نوع نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحمت
کا ہر فردِ عالم کے لیے عام ہونا ظاہر ہے ۔ جن حضرات نے "العالمین"
کی تفسیر "الناس" یا ثقلین یا ذوی العلم "سے کی ہے ۔ ان کے
کلام سے العٰلمین کی تخصیص پر استدلال صحیح نہیں ۔

چونکہ یہی انواعِ ثلاثہ ہیں اس لیے ان کے حق میں حضورؐ کا رحمت ہونا بقیہ

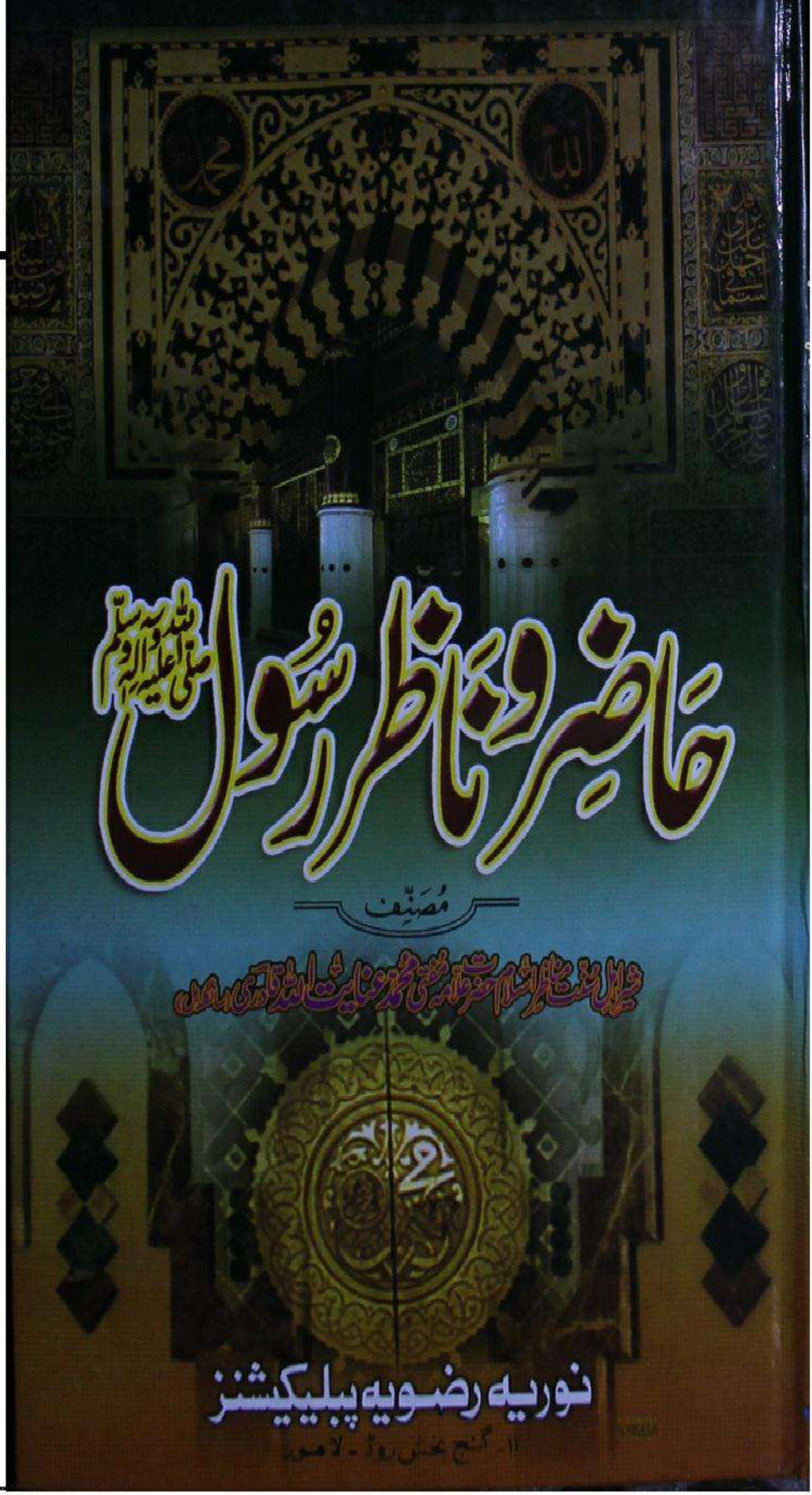
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
حاضر و ناظر رسول
مصنف
شیخ اہل سنت علامہ الحاج مفتی محمد عنایت اللہ قادری رضوی
نوریہ رضویہ پبلیکیشنز
۱۱۔ گنج بخش روڈ۔ لاہور

پہچانتے نہیں۔

اور یہ بھی روایت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے کی ہے کہ ملک الموت نمازوں کے وقت آدمیوں کو دیکھتا ہے کہ یہ ہمیشہ نماز پڑھتا رہا اُس سے شیاطین کو دفع کرتا ہے اور کلمہ طیبہ تلقین کرتا ہے۔

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ ملک الموت علیہ السلام تو ایک فرشتہ مقرب ہے دیکھو شیطان ہر جگہ موجود ہے دُرمختار کے مسائلِ نماز میں لکھا ہے کہ شیطان تمام بنی آدم کے ساتھ رہتا ہے مگر جس کو اللہ نے بچا لیا ہے۔ بعد اس کے لکھا ہے

واقدرہ علی ذلک کما اقدر ملک الموت علی نظیر ذلک۔

یعنی اللہ تعالیٰ نے شیطان کو اس بات کی قدرت دے دی ہے جس طرح ملک الموت کو سب جگہ موجود ہونے پر قادر کر دیا ہے انتہیٰ کلام

اب عالم اجسام محسوسہ میں اس کی مثال سمجھئے کوئی آدمی مشرق سے مغرب تک آبادیِ دنیا کی اگر سیر کرے جہاں جائے گا چاند کو موجود پائے گا اور سورج کو بھی پائے گا پھر اگر وہ کہے کہ ایک چاند سب جگہ موجود ہے اور ایک سورج سب جگہ موجود، تمہارے قاعدہ سے چاہیے وہ کافر ہو جائے کہ اس نے چاند کو ہر جگہ موجود کہا حالانکہ تحقیق یہ ہے کہ نہ وہ مشرک ہے نہ کافر خاص مسلمان ہے۔

پس اسی طرح سمجھو کہ جب سورج سب جگہ یعنی اقالیم سبعہ میں موجود ہو کہ وہ چوتھے آسمان پر ہے، روح نبی صلی اللہ علیہ وسلم جو ساتویں آسمان پر علیین میں موجود ہے اگر وہاں سے آپ کی نظر مبارک کُل زمین کے چند مواضع و مقامات پر پڑ جائے اور ترشح انوار فیضان احمدی سے کل مجالس مطہرہ کو ہر طرف سے مثلِ شعاعِ شمس محیط ہو جائے کیا محال اور کیا بعید ہے۔ علامہ زرقانی نے ابو الطیب کا شعر شرح مواہب اللدنیہ کی فصل زیارت قبر شریف میں نقل کیا ہے،

marfat.com
Marfat.com

دیکھئے ابو الحسن شاذلی وغیرہ اولیاء فرماتے ہیں کہ اگر ایک پل جھپکنے کے برابر بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے چھپ جائیں تو ہم اپنے تئیں مسلمان نہ جانیں انتہیٰ۔

اور ہونا روحِ انبیا علیہم السلام کا علیین میں ساتویں آسمان پر ہم نے بیان کیا یہ تفسیر عزیزی کے بیان علیین میں دیکھو لیکن باوجود ہونے علیین کے آپ کی روح کو قبر شریف سے بھی اتصال قوی ہے ہر زائر کو جانتے ہیں کہ کون زیارت پر آیا اور سب کو سلام کا جواب دیتے ہیں قبر میں جسم مبارک زندہ ہے زرقانی نے لکھا ہے:

کما ان نبینا بالرفیق الاعلیٰ وبدنہ فی قبرہ یرد السلام علی من یسلم علیہ۔

(جیسے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم رفیقِ اعلیٰ سے جا ملے اور آپ کا بدن مبارک قبر میں ہے پھر بھی سلام کرنے والے کو سلام کا جواب دیتے ہیں)

اب فکر کرنا چاہئے جب چاند سورج ہر جگہ موجود اور ہر جگہ زمین پر شیطان موجود ہے اور ملک الموت ہر جگہ موجود ہے تو یہ صفت خاص خدا کی کہاں ہوئی جس میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو شریک کرنے سے مشرک اور کافر ہو جائیں معاذ اللہ اور تماشا یہ کہ اصحاب محفلِ میلاد تو زمین کی تمام جگہ پاک ناپاک مجالس مذہبی وغیرہ میں حاضر ہونا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نہیں دعویٰ کرتے ملک الموت اور ابلیس کا حاضر ہونا اس میں بھی زیادہ تر مقامات پاک ناپاک کفر غیر کفر میں پایا جاتا ہے۔

ارواحِ انبیاء و اولیاء چلتی پھرتی ہیں، تصرف کرتی ہیں

اب تحقیق لکھی جاتی ہے سیرِ ارواح کے واضح ہو کہ ارواحِ انبیاء کا چلنا پھرنا فقہ اور حدیث سے ثابت ہے۔ معراج کی حدیثوں میں ہے کہ آپ ارشاد فرماتے ہیں:

marfat.com
Marfat.com

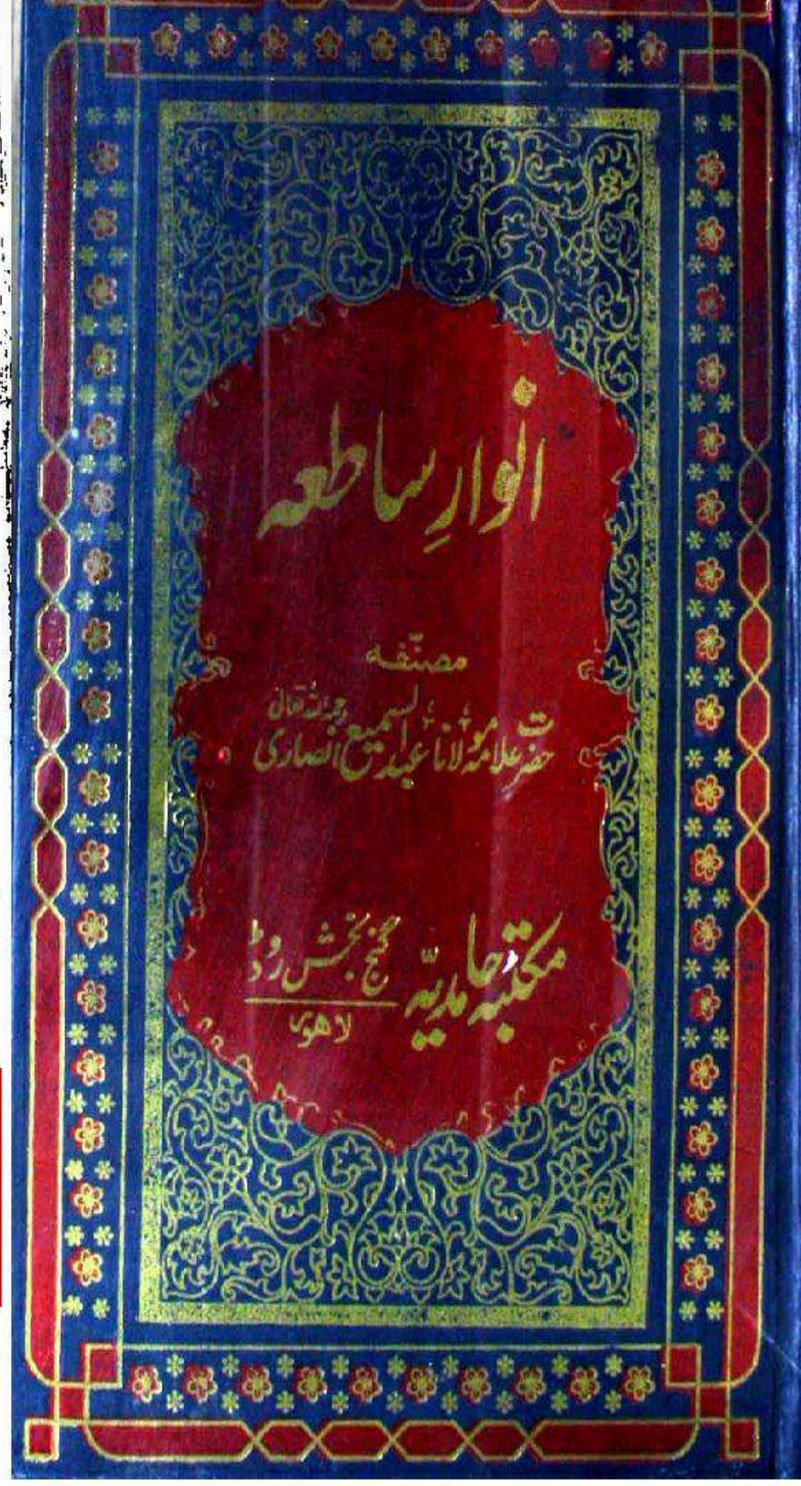

(ف) یہ حقیقت ہے کہ حاضر و ناظر کا بلا تاویل اللہ تعالیٰ پر بولنا حرام و ناجائز بلکہ کفر ہے چہ جائیکہ اللہ تعالیٰ کے مخصوص اسماء ہوں اور ان کے لیے کسی اور پر بولنے سے شرک لازم آئے۔ مگر کمالات انبیاء کے منکر ہیں کہ حاضر و ناظر کے کلمات کا حضرت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لیے استعمال کرنا کفر و شرک قرار دیئے جا رہے ہیں یہ لوگ قرآن و حدیث، اطلاقاتِ شریعت اور حقائق لغتِ عربیت سے کس قدر جاہل ہیں۔ یہ علم و عقل سے عاری اتنا نہیں جانتے کہ یہ ہر دو کلمات اپنے اصلی اور حقیقی معنیٰ کی رو سے ایسی ذات پر بولے جاتے ہیں جو جسم و جسمانیت رکھتی ہو اور لوازم حدوث و جسمانیت سے متصف ہو مگر موجودہ دور کے نام کے مدعیانِ توحید بضد ہیں کہ حاضر و ناظر اللہ تعالےٰ کے اسماء مخصوصہ میں سے ہیں۔ یہ بے چارے اپنے امام اور اپنے دیگر اکابر کی بے جا حمایت اور تقلید میں کچھ ایسے حواس باختہ اور از خود رفتہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو العیاذ باللہ لوازمِ جسم اور عیوب امکان و حدوث سے متصف جانتے ہیں اور الٹا اہل حق کے عقائد صحیحہ پر لے دے کرتے اور ان پر کفر و شرک کے فتوے لگاتے ہیں۔

جیسے آج کل انکا یہ مشغلہ ہے کہ اہلسنت (بریلوی) اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر نہیں مانتے بلکہ اسے کافر کہتے ہیں۔ یہ اسے کہتے ہیں "ملا فی سبیل اللہ" فساد، بلکہ یہی لوگ اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر ماننے والے کو بدعتی کہتے ہیں چنانچہ انکے پیشوا مولوی اسمٰعیل صاحب دہلوی اپنی کتاب ایضاح الحق مطبع فاروقی ۱۲۹۵ھ کے ص ۳۵، ۳۶ پر لکھتے ہیں۔

تنزیہ او تعالیٰ از زمان و مکان و جہت و اثبات رویت بلا جہت

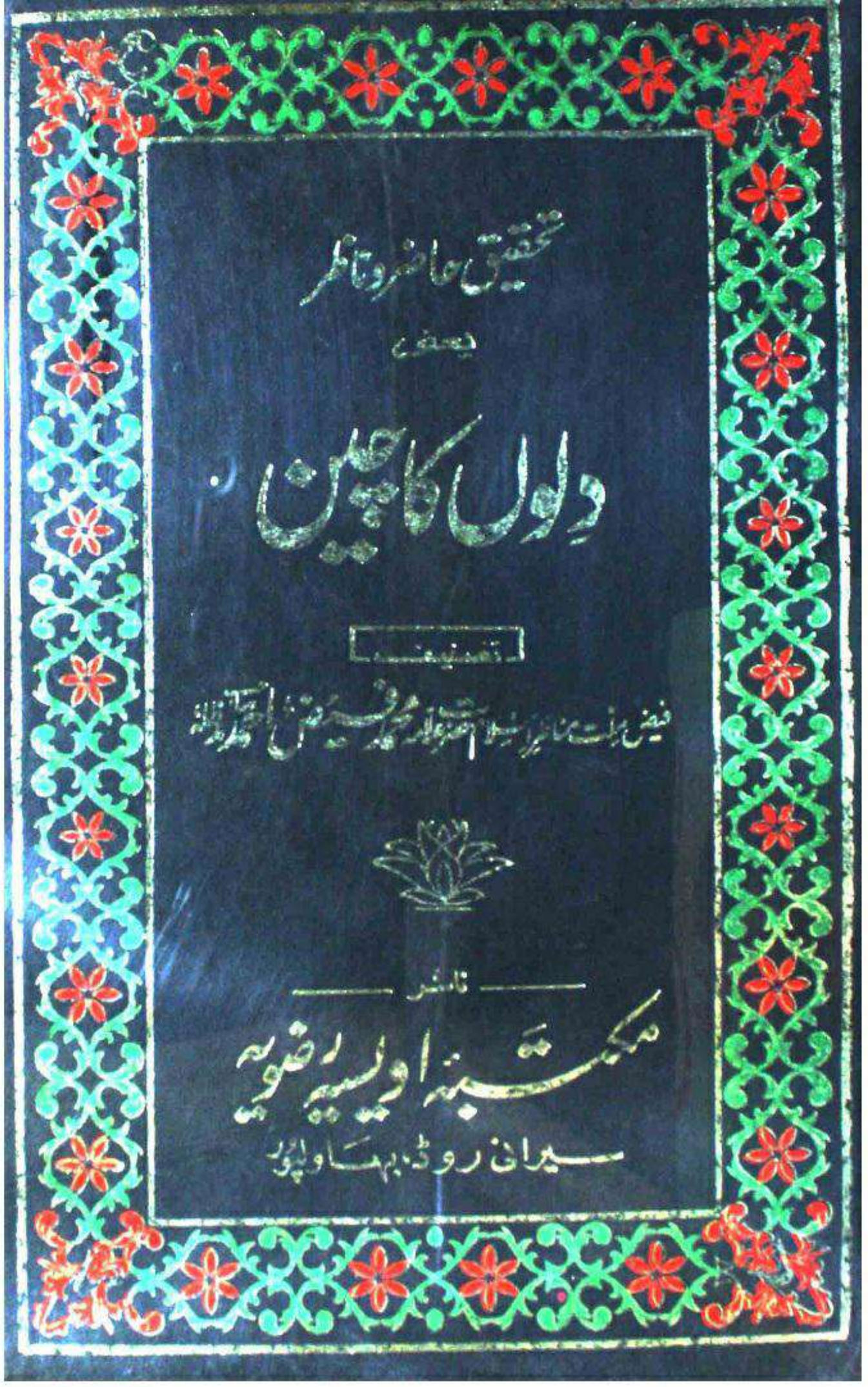

Marfat.com

قرآن کریم شاہد ہے کہ اللہ تعالےٰ حواس اور نگاہوں کے ادراک سے بھی بلند و بالا ہے قرآن مجید میں ہے۔ لا تدرکہ الابصار و ھو یدرک الابصار و ھو اللطیف الخبیر۔ آنکھیں اسکا ادراک نہیں کر سکتیں وہ تمام آنکھوں کا ادراک فرماتا ہے اور وہ لطیف و خبیر ہے)

لہذا ثابت ہوا کہ حاضر اس معنیٰ پر صرف ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی ہیں اسی لیے ہم آپکو حضور کہتے ہیں بلکہ مخالفین بھی حضور کو حضور کہتے ہیں۔

لطیفہ جب سے مخالفین نے حضور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے حاضر و ناظر ہونے کے کمال کا انکار کیا ہے اس وقت سے اللہ نے انکے رگ و ریشہ میں لفظ حضور داخل فرما دیا ہے کہ ہر تقریر اور ہر تحریر بلکہ گفتگو کے لب و لہجہ میں نبی پاک شہ لولاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیگر القاب کی بہ نسبت صفت حضور زیادہ سے زیادہ کا عادی بنا دیا ہے۔ مثلاً کہتے ہیں حضور نے کہا حضور کا حکم یہ ہے حضور کی سنت ہے وغیرہ وغیرہ اور حضور بمعنی بہت زیادہ اور ہر وقت حاضر کیونکہ حضور بروزن فعول صفت کا صیغہ ہے۔ ہمیشہ رسول اور یہ وزن جس صفت کے لیے ہو وہ اسکے لیے دائمی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عادت کریمہ ہے کہ دشمنوں سے منوانے پہ آئے تو یونہی منواتا ہے تاکہ انکار کے باوجود انکار نہ کر سکیں۔ یہ ایسے ہے کہ جب مخالفین نے حضور نبی پاک کے اسم گرامی کو چومنے کو بدعت کہا تو اہلسنت نے انہیں کہا نبی پاک شہ لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اسم گرامی لینے سے قدرت نے تمہیں دو بار چومنے پہ لگا دیا ہے مثلاً لفظ محمد کہنے سے دو میم آتے

Marfat.com

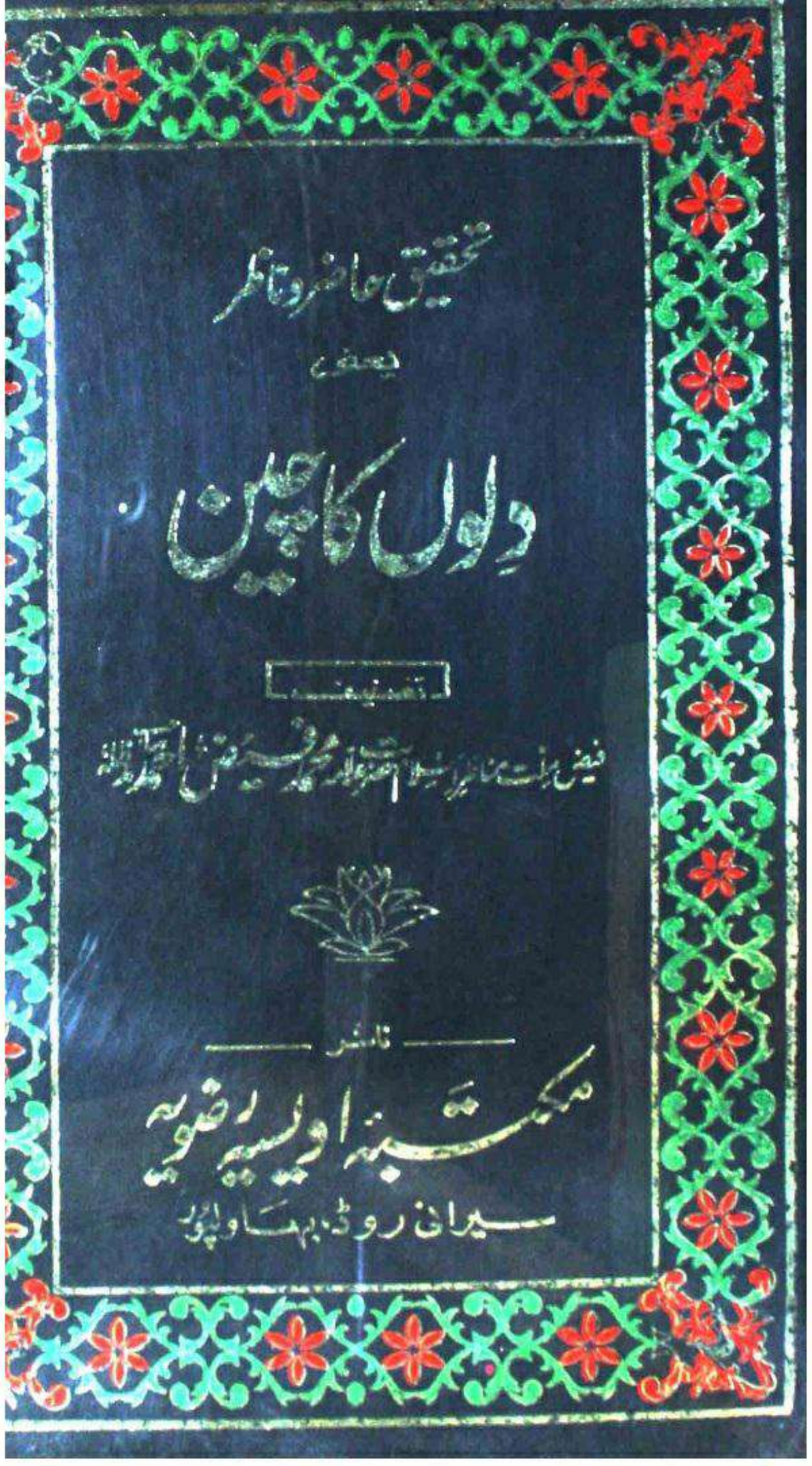

کمالات پیغمبروں میں یا حضور علیہ السلام میں جمع ہیں۔ مولوی قاسم صاحب تحذیر الناس میں لکھتے ہیں کہ زہاعمل اس میں بسا اوقات غیر نبی نبی سے بڑھ جاتے ہیں" رجوم المذنبین میں مولوی حسین احمد صاحب نے لکھا کہ دیکھو تخت بلقیس لانے کی طاقت حضرت سلیمان میں نہ تھی اور آصف میں تھی ورنہ آپ خود ہی کیوں نہ لے آتے اسی طرح ہدہد نے کہا کہ اَحَطْتُ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا اے سلیمان میں وہ بات معلوم کر کے آیا ہوں جس کی خبر آپکو نہیں نیز ہدہد کی آنکھ زمین کے اندر کا پانی دیکھ لیتی ہے اسی لیئے وہ حضرت سلیمان کی خدمت میں رہتا تھا کہ جنگل میں زمین کے اندر کا پانی بتائے اور حضرت سلیمان کو اس کی خبر نہ تھی معلوم ہوا کہ انبیاء کے علم و طاقت سے غیر نبی بلکہ جانور کا علم و طاقت زیادہ ہو سکتا ہے۔

جواب: غیر نبی میں نبی سے زیادہ یا کسی اور نبی میں حضور علیہ السلام سے زیادہ کمال ماننا صریح آیت قرآنی اور احادیث صحیحہ اور اجماع امت کے خلاف ہے خود مخالفین بھی اس بات کو تسلیم کرتے ہیں جن کی عبارات ہم پیش کر چکے۔ یہ آٹھواں اعتراض خود اپنے مذہب کو چھوڑنا ہے۔ شفا شریف میں ہے کہ اگر کوئی کہے کہ فلاں کا علم حضور علیہ السلام سے زیادہ ہے۔ وہ کافر ہے۔ کسی بھی کمال میں کسی کو حضور علیہ السلام سے زیادہ ماننا کفر ہے کوئی غیر نبی نبی سے نہ تو علم میں بڑھ سکتا ہے نہ عمل میں۔ اگر کسی کی عمر ۸ سو سال ہو اور وہ اس تمام مدت میں عبادت ہی کرے اور کہے کہ میری عبادت تو ۸ سو سال کی ہے اور حضور علیہ السلام کی عبادت کل پچیس برس کی۔ لہٰذا عبادت میں حضور سے میں بڑھ گیا وہ بے دین ہے۔ ان کے ایک سجدے کا جو ثواب ہے وہ ہماری لاکھوں برس کی عبادات سے کہیں بڑھ کر ہے صرف یہ ہوا کہ اس کی محنت زیادہ ہوئی مگر قرب الٰہی، درجہ اور ثواب میں نبی سے اس کو کوئی نسبت ہی نہیں۔ شان نبی تو بہت بلند و بالا ہے۔ مشکوٰۃ باب فضائل الصحابہ میں ہے کہ میرے صحابی کا تھوڑے جو خیرات کرنا تمہارے پہاڑ بھر سونا خیرات کرنے سے افضل ہے۔ شمعون بنی اسرائیل نے ایک ہزار ماہ یعنی ۸۳ سال چار ماہ مسلسل عبادت کی۔ مسلمانوں کو اس پر رشک ہوا کہ ہم اس کا درجہ ثواب کیسے پائیں تو آیت کریمہ اتری لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ۔ شب قدر تو ہزار ماہ سے بھی بہتر ہے یعنی اے مسلمانو تم کو ہم ایک شب قدر دیتے ہیں کہ اس شب میں عبادت بنی اسرائیل کی ہزار ماہ کی عبادت سے بہتر ہے تو حضور علیہ السلام کی ایک ایک ساعت لاکھوں شب قدر سے افضل ہے۔ جس مسجد پاک کے ایک گوشہ میں سید الانبیاء آرام فرما ہیں یعنی مسجد نبوی وہاں کی ایک رکعت پچاس ہزار کے برابر ثواب رکھتی ہے جن کے قریب میں ہماری عبادت ایسی پھولتی پھلتی ہے تو ان کی عبادت کا کیا پوچھنا ہے۔

اسی طرح یہ کہنا کہ آصف ابن برخیا میں تخت لانے کی طاقت تھی نہ کہ حضرت سلیمان میں محض بیہودہ بکواس ہے

۷۸۶/۹۲

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ کا ہے سایہ تجھ پر
بول بالا ہے ترا ذکر ہے اونچا تیرا

الحمد للہ کہ کتاب لاجواب نافع شیخ و شاب مفید عاقل موقظ غافل

مسمّٰی بہ

جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ

المعروف

فیصلہ مسائل

(جلد اوّل)

اضافات جدیدہ و ضمیمہ عجیبہ کے ساتھ

جس میں موجودہ زمانہ کے عام مختلف فیہ مسائل کا نہایت محققانہ مدلّل فیصلہ کر دیا گیا ہے

مُصنّفہ

حضرت حکیم الامت مولانا المفتی الحاج احمد یار خاں صاحب اوجھانوی بدایونی مدظلہ

سرپرست مدرسہ غوثیہ گجرات پاکستان

باھتمام

محمد اقتدار خاں عرف مصطفےٰ میاں

ناشر:- مفتی اقتدار احمد خان مالک نعیمی کتب خانہ گجرات

دے کر کہا ہے، لیکن اس شعر میں تو مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کے غلاموں کو "علیہ ہود" کالے علطے کہہ کر اور ان کے محقر و مصغر ہونے کا اظہار کر کے پھر انہیں سیاہ فام ماننے کے بعد ان کا لقب یوسف ثانی رکھا ہے، جس میں جمال یوسفی کی صریح توہین ہے۔ العیاذ باللہ۔

۴۱۔ دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی مسلک میں مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کی مسیحائی سیدنا عیسیٰ بن مریم کی مسیحائی سے بڑھ چڑھ کر ہے، دیکھئے مرثیہ، مصنفہ مولوی محمود الحسن صاحب دیوبندی، صفحہ ۳۳

مردوں کو زندہ کیا زندوں کو مرنے نہ دیا
اس مسیحائی کو دیکھیں ذری ابن مریم

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ کسی نبی کے معجزات اور کمالات میں کسی غیر نبی کو نبی سے بڑھ چڑھ کر ماننا توہین نبوت ہے، اس شعر میں مردہ اور زندہ سے حقیقی مردہ اور زندہ مراد ہو یا مجازی، ہر صورت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین ہے، اس لئے کہ مولوی رشید احمد صاحب کی مسیحائی کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مسیحائی سے مقابلہ کیا گیا ہے، اور پھر مولوی رشید احمد صاحب کی مسیحائی کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مسیحائی پر ترجیح دی گئی ہے جو سیدنا مسیح ابن مریم علیہما السلام کی شان میں صریح گستاخی ہے۔ اعاذنا اللہ منہ۔

۴۲۔ دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی حضرات کے نزدیک کعبہ میں بھی گنگوہ کا رستہ تلاش کرنا چاہیئے، مولوی محمود

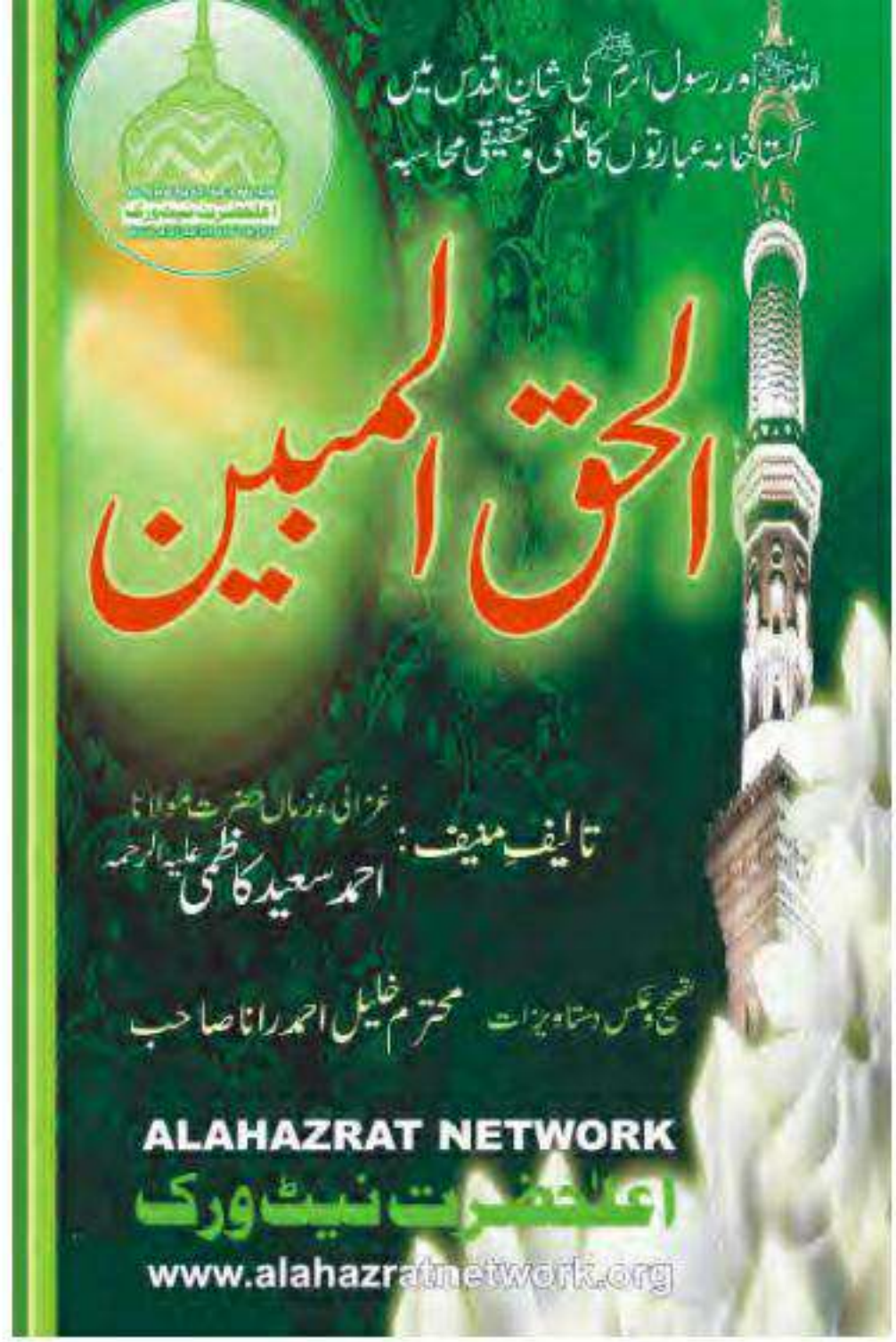
اللہ اور رسول اکرم ﷺ کی شان اقدس میں
گستاخانہ عبارتوں کا علمی و تحقیقی محاسبہ
الحق المبین
تالیف منیف: غزالی زماں حضرت علامہ مولانا احمد سعید کاظمی علیہ الرحمہ
تصحیح و عکس دستاویزات محترم خلیل احمد رانا صاحب
ALAHAZRAT NETWORK
اعلیٰحضرت نیٹ ورک
www.alahazratnetwork.org

المستفتی، محمد عبدالحمید سنّی حنفی۔ خادم مدرسہ اسلامیہ رحمانیہ، رنگپور شریف ڈاک خانہ: جلال پور

ضلع فیض آباد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب لعون الوہاب : نحمدہٗ ونصلّی علیٰ رسولہ الکریم ؕ

۱ وہابیہ کا یہ اتہام کہ اعلیٰحضرت قدس سرہٗ نے علمائے اسلام کو کافر کہا، کذب محض و افترائے خالص ہے۔ اعلیٰحضرت قدس سرہٗ نے اُن مفسدین کو کافر فرمایا جو ضروریاتِ دین کے منکر ہوئے۔ ایسوں کو قرآن و حدیث اور تمام امت کافر کہتی ہے۔ اعلیٰحضرت نے کُفر کا حکم اپنی طرف سے نہیں دیا۔ نصوص نقل فرمائی ہیں۔ جن کا آجتک کسی وہابی نے جواب نہیں دیا۔ اور نہ کبھی کوئی جواب دے سکتا ہے۔ اُن امور کا کفر ہونا اور اُن کے قائل کا کافر ہونا خود وہابیہ کو بھی تسلیم ہے۔ مولوی اشرف علی صاحب بسط البنان میں لکھتے ہیں: ۔

جو شخص ایسا اعتقاد رکھے۔ یا بلا اعتقاد صراحۃً یا اشارۃً یہ بات کہے میں اُس شخص کو خارج از اسلام سمجھتا ہوں۔ کہ وُہ تکذیب کرتا ہے، نصوصِ قطعیہ کی اور تنقیص کرتا ہے حضور سرورِ عالم فخرِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی۔"

رہی یہ بات کہ جو اعلیٰحضرت کا ہم عقیدہ نہ ہو۔ اس کو وُہ کافر جانتے ہیں۔ یہ درست ہے۔ اور ہر مسلمان کا یہی عقیدہ ہے۔ کہ ایمانیات اور ضروریاتِ دین میں جو اُس کا ہم عقیدہ نہ ہو۔ وُہ کافر ہے۔ مثلاً جو شخص توحید میں ہمارا ہم عقیدہ نہ ہو وُہ کافر ہے۔ توحید مانے، رسالت میں ہم اعتقاد نہ ہو۔ وہ کافر۔ توحید و رسالت دونوں کو تسلیم کرے، قرآن کا منکر ہو، تو کافر غرض کسی ایک امر ضروری دینی کا انکار کرے، کافر ہے۔ مسلمان وہی ہے جو تمام ضروریات دین میں ہمارا ہم عقیدہ ہو۔

marfat.com

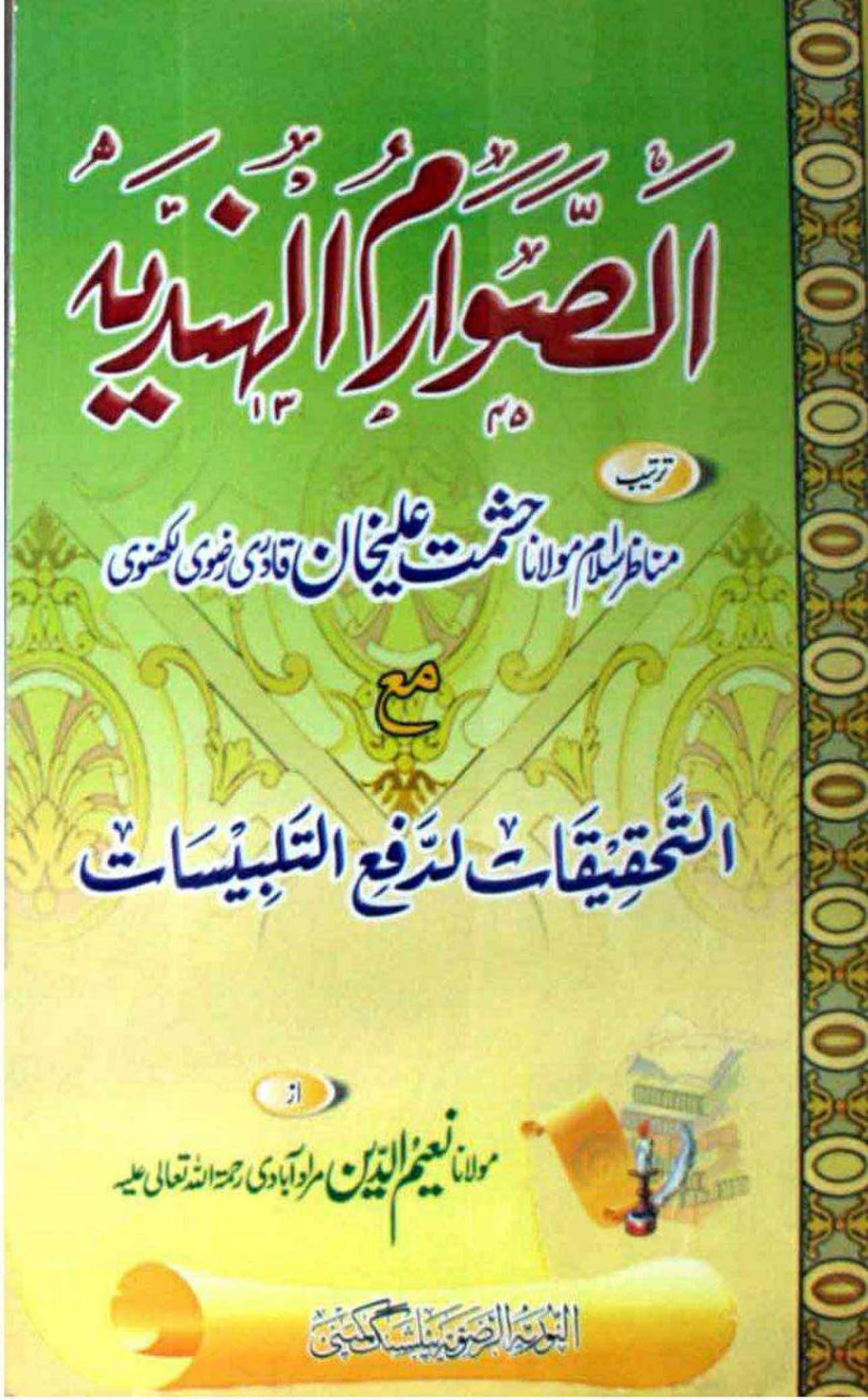

صُورتِ دوم : یہ ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے جسمِ اطہر کے ساتھ ہر جگہ موجود ہوں۔ یہ صورت خاص ہے اور موقوف ہے اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مشیت پر کہ جب وہ چاہیں دو چار دس بلکہ ہزار دو ہزار بلکہ اس سے بھی کہیں زیادہ مقامات پر ایک ہی وقت میں بذاتِ خود تشریف لے جائیں اور مقامِ خاص بھی آپ کی ذاتِ اطہر سے خالی نہ ہو۔

صُورتِ اوّل کی توضیح

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ شَہِیْدٌ [1]

اس کا ترجمہ بھی محققین نے یہ ہی کیا ہے کہ ہر چیز اللہ تعالیٰ کے سامنے موجود ہے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ کو ہر شے پر حاضر کہنا درست ہے یہاں سے یہ بات بھی ثابت ہو گئی کہ حاضر و ناظر ہونے کے لیے یہ قید لگانا کہ ہر جگہ اس کا جسم ہی موجود ہو بالکل بیکار ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ جسم سے پاک اور منزہ ہے۔ از روئے علم اور قدرت کے بھی حاضر و ناظر ہو سکتا ہے، اور سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق ارشاد ہوتا ہے۔

فَکَیْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ کُلِّ اُمَّۃٍ بِشَہِیْدٍ وَّجِئْنَا بِکَ عَلٰی ھٰٓؤُلَآءِ شَہِیْدًا [2]

ترجمہ :۔ پس کیا کیفیت ہو گی جب ہم ہر اُمت میں سے ایک گواہ کھڑا کریں گے اور آپ کو ان سب پر گواہ لائیں گے۔

آپ کی یہ گواہی ماقبل کے تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور ان کی اُمتوں کو

[1] :۔ پ ۱۷ الحج ع ۱ آیت ۱۷۔ [2] :۔ پ ۵ النساء ع ۶ آیت ۴۱۔

شامل ہے اور پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّا اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا ہم نے آپ کو گواہ بنا کر بھیجا ہے یہ گواہی آپ کی تمام اُمت کو شامل ہے، ثابت ہوا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لے کر قیامت تک تمام مخلوق پر گواہ ہیں اور گواہی میں اصل واقعہ کا مشاہدہ اور معائنہ ضروری ہے، اگرچہ شہادت بالتسامع بھی بعض معاملات میں جائز اور مقبول ہے اس کی پوری بحث خان صاحب کے اعتراضات کے رد کے موقع پر کی جائے گی، قرآن کریم اور احادیثِ پاک ہمیں یہ ہی بتلاتی ہیں کہ شاہد اور شہید سے ہے کہ وہ مو
بات خان صاحب
میں بھی مردود ہے
اور اکثر میں مردود
اصل ہونے کا انکا
محققین اولیاء کا
دینا چاہتے ہیں کہ
اکرام اور محمدیین کے
ہیں یا عربی زبان
کونسا حصہ ہے
لیتے ہوئے عوام
اللہ تعالیٰ علیہم
ہو گیا قرآن مجید
لوگ جنہی ہیں تر

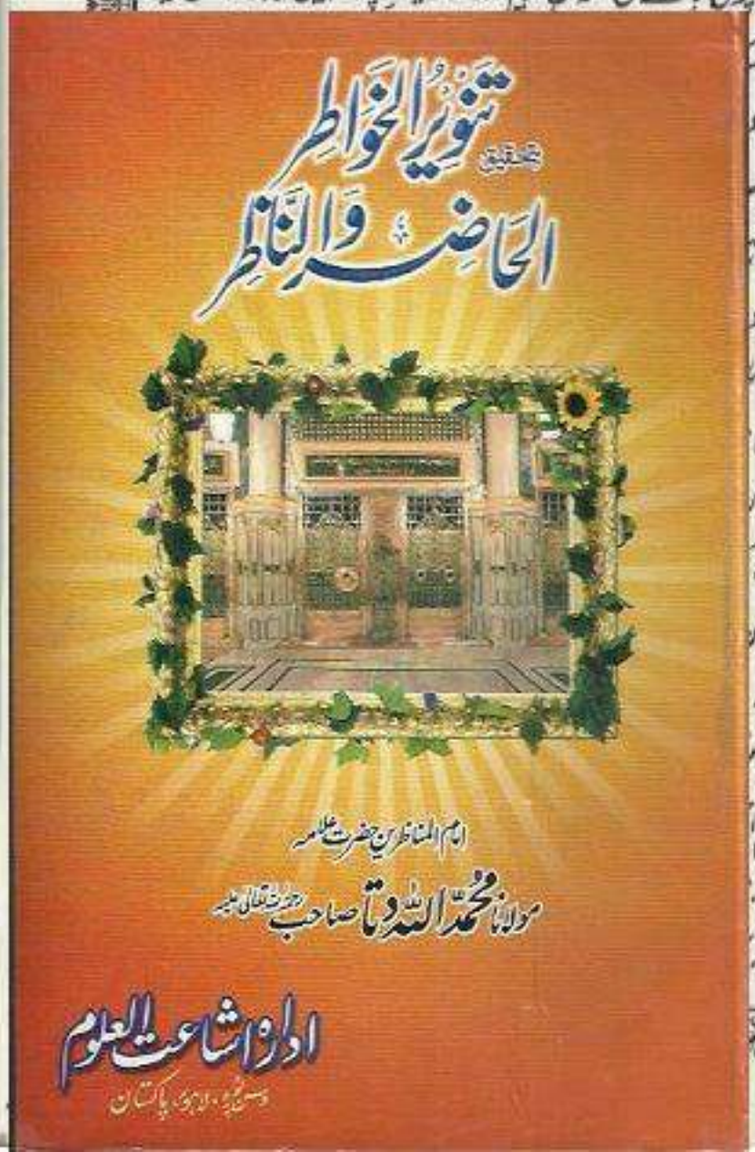

حاضر و ناظر

فی زمانہ مختلف فیہ مسائل (جن مسائل میں اختلاف ہے) میں سے ایک موضوع حاضر و ناظر بھی ہے بعض لوگ حاضر و ناظر کی شرعی تعریف میں عدمِ واقفیت کی بناء پر یا فقط بُغض وعناد اور ہٹ دھرمی کی وجہ سے اہلسنّت والجماعت پر اس عقیدۂ حاضر و ناظر میں کفر وشرک اور بدعت کے فتوے لگا دیتے ہیں۔ بصورت ثانی یعنی بُغض وعناد اور ہٹ دھرمی کا تو کوئی علاج ہمارے پاس نہیں ہے اور بصورت اوّل یعنی حاضر و ناظر کی شرعی تعریف معلوم نہ ہونے کی صورت میں ہم اس مسئلہ پر گفتگو کریں گے تا کہ منکرین اہلسنّت والجماعت کے عقیدے اور اُن کے موقف سے آگاہی حاصل کر کے کفر وشرک کے فتوے لگانے سے باز آئیں اور اپنے عقیدے کو درست کریں۔ چنانچہ اس سلسلہ میں سب سے پہلے حاضر و ناظر کی شرعی تعریف اور اہلسنت والجماعت کا عقیدہ پھر قرآن پاک واحادیثِ مبارکہ اور بزرگانِ دین کے اقوال سے حاضر و ناظر کا ثبوت اور پھر آخر میں منکرین کے اکابرین علماء کے حوالوں سے ثبوت اور معترضین کے سوالات کے جوابات دیئے جائیں گے۔

حاضر و ناظر اور عقیدۂ اہلسنّت

قوت قدسیہ والا ایک مقام میں رہ کر اپنے ہاتھ کی ہتھیلی کی طرح تمام عالم کو دیکھے اور قریب و دور کی آواز سُن سکتا ہو اسے ناظر کہتے ہیں۔ اور ایک ہی ساعت میں عالم کی سیر کرنے پر قادر ہو اور یہ اختیار خواہ رُوحانی ہو یا نورانی یا علمی ہو اسے حاضر کہتے ہیں۔ حضور ﷺ اس وقت یا ہر وقت یہاں موجود ہیں یہ ہمارا عقیدہ نہیں ہے۔

حاضر و ناظر کی تعریف میں حضرت علامہ عبدالحکیم شرف قادری صاحب لکھتے ہیں:

اَنَّ نَظْرِیَّۃَ الْحَاضِرِ وَ النَّاظِرِ لَا تَتَعَلَّقُ بِجِسْمِہِ الْاَقْدَسِ الْخَاصِّ وَلَابَشَرِیَّتِہٖ بَلْ اِنَّمَا تَتَعَلَّقُ بِنُوْرَانِیَّتِہٖ وَرُوْحَانِیَّتِہٖ . (من عقائد اہلسنت ص ۳۲۵)

ترجمہ: بے شک حاضر و ناظر کے نظریہ کا تعلق حضور نبی کریم ﷺ کے جسم اقدس کے ساتھ نہیں ہے اور نہ ہی آپ ﷺ کی بشریت کے ساتھ ہے بلکہ اس نظریہ کا تعلق آپ ﷺ کی نورانیت

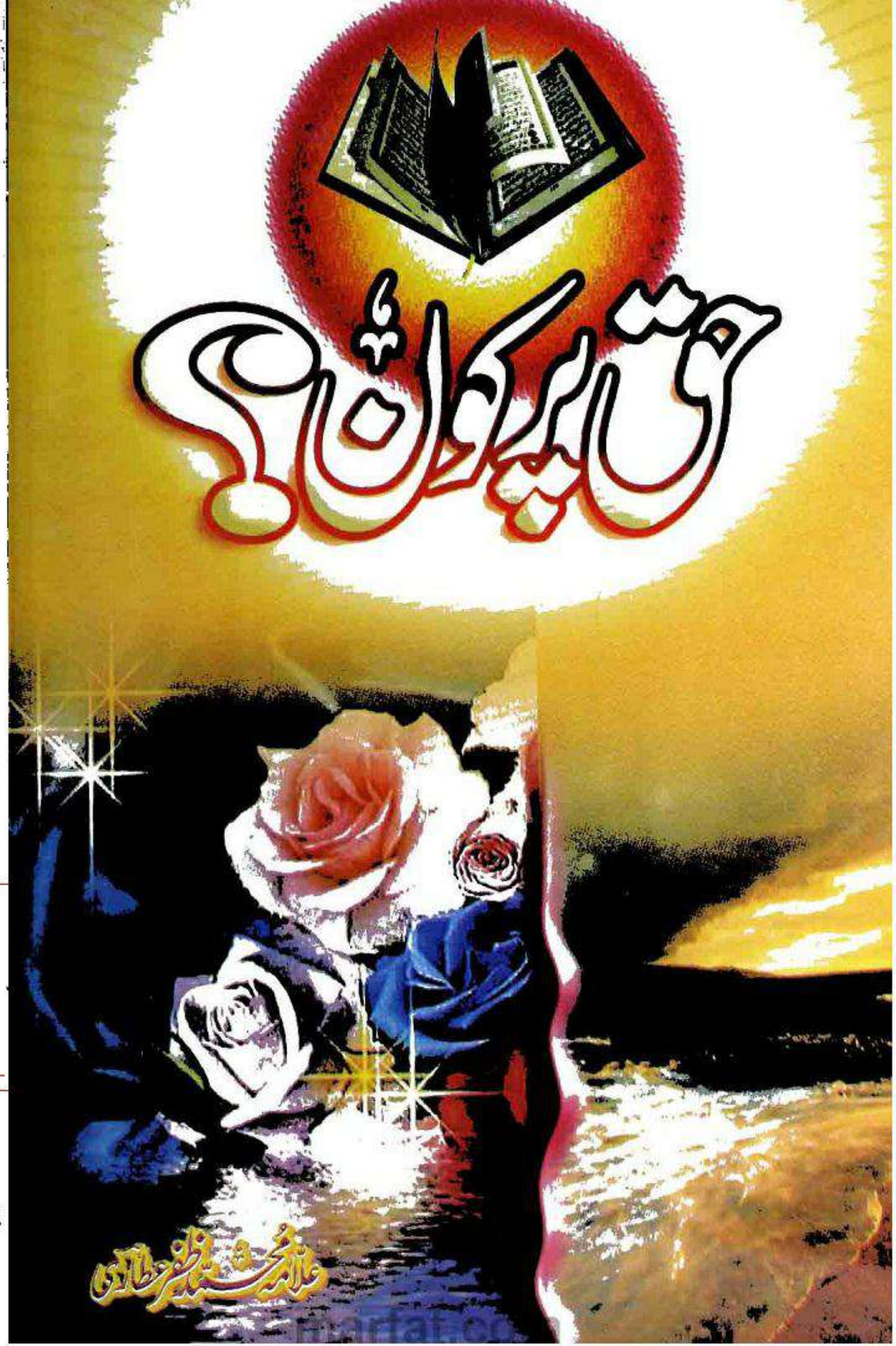

اور رُوحانیت کے ساتھ ہے۔

مناظر اسلام حضرت علامہ سعید احمد اسعد صاحب لکھتے ہیں:

ہم اہلسنت والجماعت نبی مکرم ﷺ کے جسم بشری کے ساتھ ہر جگہ موجود ہونے کا دعویٰ نہیں کرتے ہم یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ جس طرح آسمان کا سورج اپنے جسم کے ساتھ آسمان پر ہے لیکن اپنی روشنی اور نورانیت کے ساتھ روئے زمین پر موجود ہے۔ اسی طرح نبوت کے آفتاب جناب حضرت محمد ﷺ اپنے جسم اطہر، جسم بشری کے ساتھ گنبد خضریٰ میں جلوہ گر ہیں لیکن اپنی نورانیت، رُوحانیت اور علمیت کے ساتھ ہر جگہ جلوہ گر ہیں۔ (مسئلہ حاضر و ناظر)

قرآن سے حاضر و ناظر کا ثبوت

﴿ ہم نے آپ ﷺ کو حاضر و ناظر بنا کر بھیجا ہے ﴾

اللہ تعالیٰ کا فرمان عالیشان ہے:

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا وَّ دَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا

(سورہ احزاب پارہ ۲۲ آیت ۴۵۔۴۶)

ترجمہ کنز الایمان: اے غیب کی خبریں بتانے والے ہم نے آپ ﷺ کو بھیجا شاہد اور بشارت دینے والا اور ڈر سنانے والا اللہ تعالیٰ کی طرف اس کے حکم سے بلانے والا اور چمکتا ہوا آفتاب۔

تشریح: آیت کریمہ میں لفظ شاہد کا معنی گواہ ہے اور گواہ اسے کہتے ہیں جو موقع پر موجود و حاضر ہوتا ہے اور لفظ شاہد آیت میں حضور ﷺ کے لئے بولا گیا ہے جس سے ثابت ہوا کہ آپ ﷺ اپنی علمیت، نورانیت اور روحانیت کے اعتبار سے حاضر و ناظر ہیں۔

سراج آفتاب کو کہتے ہیں اور آفتاب بھی تمام عالم میں ہر جگہ اپنی نورانیت کے لحاظ سے موجود و حاضر ہوتا ہے اسی لئے آپ ﷺ کو آیت میں سراج کہا گیا کیونکہ آپ ﷺ بھی اپنی علمیت و نورانیت سے ہر جگہ حاضر و موجود ہیں۔

﴿ آپ ﷺ تمام امتوں کی گواہی دیں گے ﴾

ایک اور جگہ ارشاد ہوتا ہے:

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ۔ (پارہ ۲ سورۃ ۲ آیت ۱۴۳)

Marfat.com

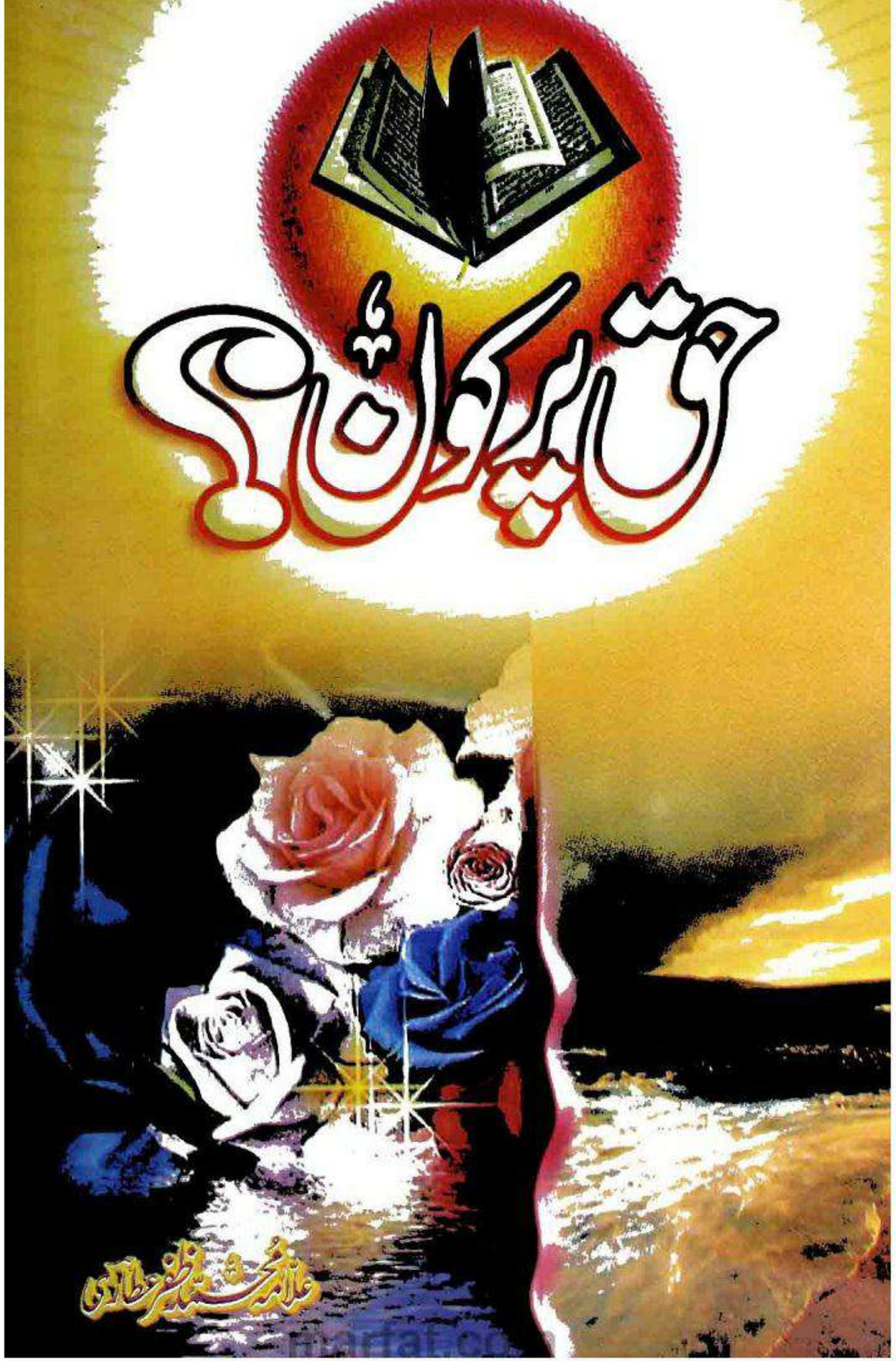

حاضر و ناظر کا فلسفہ

منکرین کا الزام ہے کہ امام احمد رضا محدث بریلی علیہ الرحمہ اور ان کے ماننے والوں کا یہ عقیدہ ہے کہ حضور کریم ﷺ ہر جگہ حاضر و ناظر ہیں حالانکہ یہ بہت سنگین بہتان ہے جو کہ امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ اور ان کے ماننے والوں پر لگایا جاتا ہے۔

اسی کو بنیاد بنا کر یہ بھی الزام لگایا جاتا ہے کہ بریلوی حضرات اپنی محافلوں میں ایک خالی کرسی رکھتے ہیں کہ حضور ﷺ اس پر بیٹھیں گے مزید یہ بھی کہا جاتا ہے کہ صلوٰۃ و سلام میں بریلوی حضرات اس لئے کھڑے ہوتے ہیں کہ ان کا عقیدہ یہ ہے کہ حضور ﷺ تشریف لاتے ہیں اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ بریلوی اشہد ان محمد رسول اللہ پر اس لئے کھڑے ہوتے ہیں کہ حضور ﷺ اس وقت تشریف لاتے ہیں۔

عقیدہ حاضر و ناظر

امام اہلسنت امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ کا عقیدہ یہ ہے کہ ہمارے آقا و مولیٰ ﷺ اپنے روضہ پاک میں حیات حسی و جسمانی کے ساتھ زندہ ہیں اور پوری کائنات آپ ﷺ کے سامنے موجود ہے اور اللہ تعالیٰ کی عطا سے کائنات کے ذرے ذرے پر آپ ﷺ کی نگاہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عطا سے جب چاہیں جہاں چاہیں جس وقت چاہیں جسم و جسمانیت کے ساتھ تشریف لے جا سکتے ہیں۔

حالانکہ ہم محفل میلاد کے موقع پر کرسی علماء و مشائخ کے بیٹھنے کے لئے رکھتے ہیں صلوٰۃ و سلام کے وقت اس لئے کھڑے ہوتے ہیں تاکہ باادب بارگاہ رسالت ﷺ میں

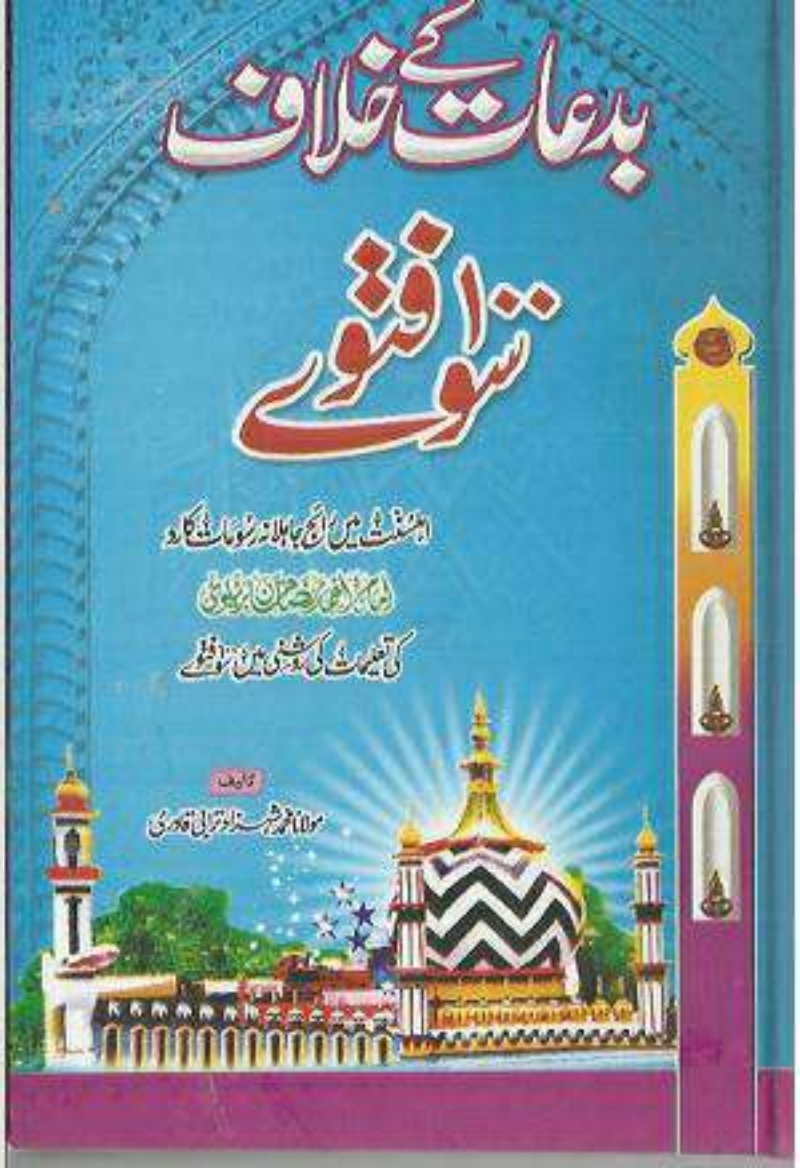
بدعات کے خلاف
100 فتوے
اہلسنت میں رائج جاہلانہ رسومات کا رد
امام احمد رضا خان بریلوی
کی تعلیمات کی روشنی میں 100 فتوے
تالیف
مولانا فخر شہزاد اعتزالی قادری

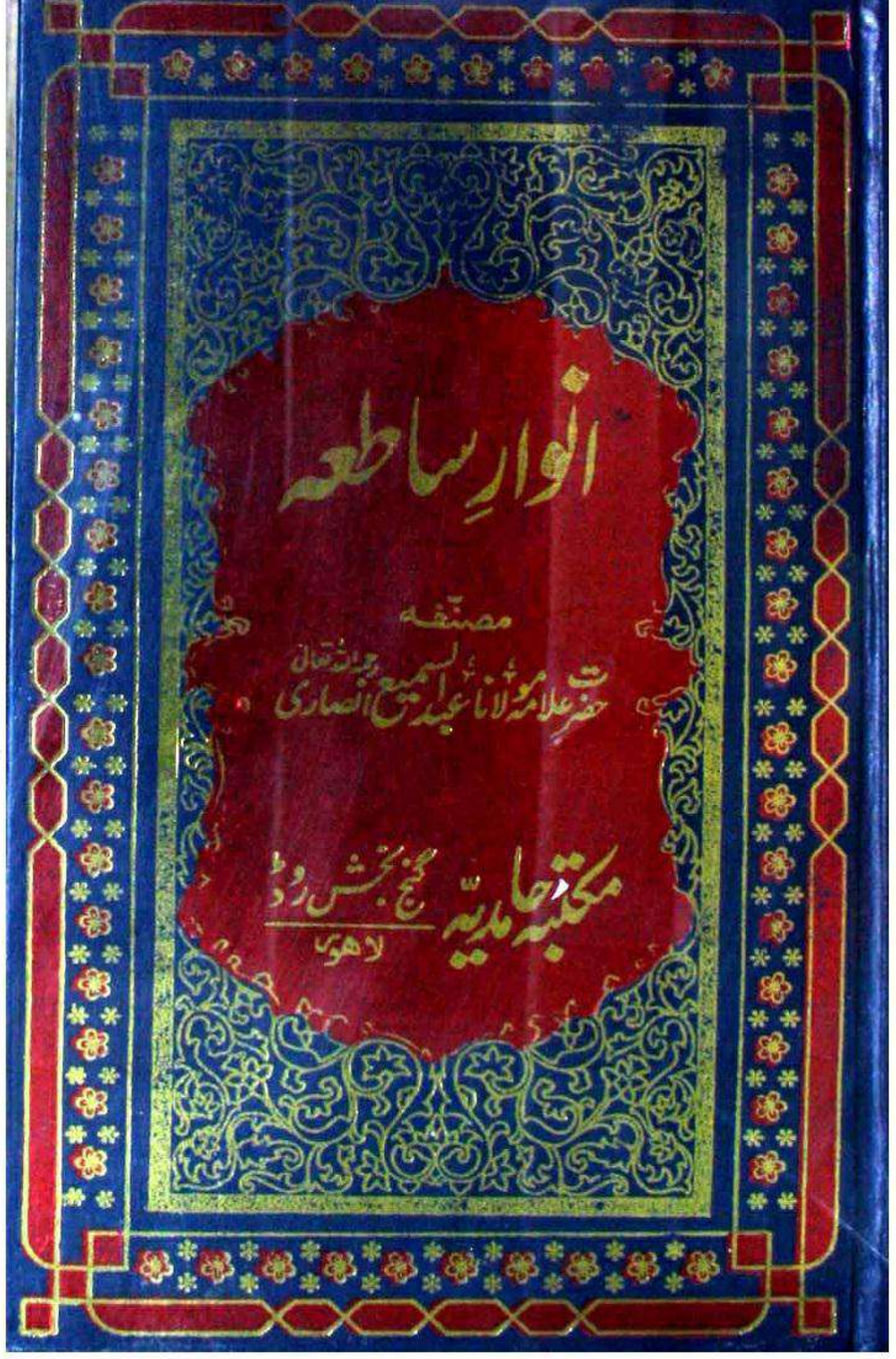

جواب اعتراض مولد شریف منبر پر پڑھتے ہیں قرآن شریف نیچے بیٹھ کر۔ ۴۹۴

جواب اعتراض جب قرآن پڑھتے ہیں فرش نہ بچھائیں نہ سامان کریں۔ ۴۹۴

جواب اعتراض محفل میں روایات بے اصل پڑھتے ہیں۔ ۴۹۶

جواب اعتراض لباس ریشمیں خلافِ شرع پہن کر مولد میں آتے ہیں۔ ۴۹۶

جواب اعتراض جو زیادہ رات تک مولد شریف ہو تو صبح کی نماز میں حرج آتا ہے۔ ۴۹۸

ان علماء نامی اہلسنت کے نام جو مجوز مولد شریف ہیں۔ ۴۹۹

نقل فتوٰی عرب مع مُہر مولانا رحمۃ اللہ صاحب پایۂ حرمین شریفین۔ ۵۰۸

حرمین کی فضیلت اور ایک قصہ لطیفہ ۵۱۸

فتاوٰی بغداد و دیگر مقامات ۵۲۲

حکم اخیر بعد تنقیح مقدمات در باب مولد ۵۳۲

مناجات بدرگاہ مجیب الدعوات ۵۳۴

نورِ چہارم ۵۳۷

تقریظ مولانا لطف اللہ صاحب علیگڑھی ۵۳۷

تقریظ مولانا فیض الحسن صاحب سہارن پوری ۵۴۰

تقریظ مولانا غلام دستگیر صاحب قصوری ۵۴۱

تقریظ مولانا مفتی محمد ارشاد حسین صاحب ۵۴۴

تقریظ مولانا محمد اعجاز حسین صاحب ۵۴۶

تقریظ مولانا احمد رضا خاں صاحب بریلوی ۵۴۷

تقریظ مولانا محمد عبد القادر صاحب بدایونی ۵۵۶

تقریظ مولانا عبید اللہ صاحب بمبئی ۵۵۷

تقریظ مولانا سید عماد الدین صاحب رفاعی ۵۶۰

تقریظ مولانا وکیل احمد صاحب سکندر پوری ۵۶۲

تقریظ مولانا نذیر احمد خاں صاحب مدرس گجرات ۵۶۴

تقریظ مولانا محمد ابو البرکات صاحب غازی پوری ۵۶۹

تقریظ مولانا محمد فاروق صاحب چڑیا کوٹی ۵۷۳

تقریظ مولانا محمد عبد المجید صاحب فرنگی محل ۵۷۵

تصدیق لسانی مولانا عبد الحی صاحب مرحوم ۵۷۸

تقریظ قاضی مولوی عبد الغفور صاحب ۵۸۰

تقریظ مولانا محمد عادل صاحب ۵۸۲

حرام ہے جواب میں تمسک کیا ہے مصنف نے حق جواب دندان شکن کا ادا کر کے دریائے نور الانوار الساطعہ بہا کر نہر لمعات کی کھول دی اس پر بھی اگر پیاس تشنگان میدان مخالفت کی باقی رہی تو خدا حافظ! ؎

تہی دستان قسمت را چہ سود از رہبر کامل
کہ خضر از آب حیات تشنہ می دارد سکندر را

وللہ در المجیب فذاك جواب عجیب وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ تعالیٰ علی خاتم النبیین وآلہ واصحابہ اجمعین فقط وانا العبد ابو النعمان محی الدین محمد اعجاز حسین مجددی عفی عنہ وعن والدیہ والمسلمین بحق خاتم النبیین ٭

بریلی صورۃ ما رصعہ الطمطام العزیز والصلہام الکبیر مفحم المناظرین مسکت المجادلین مروج عقائد اہل الحق والدین قالع اصول المبتدعین فرید العصر وحید الزمان **مولانا محمد احمد رضا خان** سلمہ اللہ العزیز الرحمٰن وصان عن نوائب الزمان وخص بلطفہ ما تعاقب الملوان **انوار ساطعہ** سطعت من ستاید الایمان ٭ واقمار لامعۃ لمعت من سینا صدر الایقان ٭ فدارت وسارت ٭ وناورت وانارت ٭ والی البر تدلت ٭ وعلی البحر تجلت ٭

تقریظ جناب مولنا احمد رضا خان صاحب ایمان کے چاند کی چمک سے بلند روشنیاں اٹھیں اور سینا سینہ یقین کے پہاڑ سے چمکتے ہوئے چاند روشن ہوئے پھر دورہ کیا انہوں نے اور سیر کی اور خود روشن ہوئیں اور دوسروں کو روشن کیا اور جنگل کی طرف جھکیں اور دریا پر جلوہ کیا بہت پانی کا جوش

marfat.com
Marfat.com
marfat.com

پچھلے باب میں آپ حضرات بریلوی عقیدہ پر انکا حد درجہ تضاد پڑھا اب اس باب میں میں آپ دیکھیں گے کہ ان کا عقیدہ کس قدر گندگی اپنے اندر سموئے ہوئے ہے۔

پچھلا باب چونکہ صرف مختلف دعووں پر مشتمل تھا لہذا اس میں خارجی باتوں سے گریز کیا گیا ہے۔ اب اس سے پہلے کہ اس باب کے مخصوص عنوان کی طرف آؤں کچھ لطیف نقطے بیان کرتا ہوں۔

ا: انکا جو دعوی نبی ﷺ کے متعلق حاضر و ناظر کا ہے بالکل وہی شیطان کی متعلق ہے دعوی نمبر ا کے ذیل میں آپ کے ان کے حاضر و ناظر کا کے عقیدے کا شرعی معنی پڑھ لیا ہوگا کہ ان کا شرعی دعوی یہ ہے کہ نبی ﷺ ایک ہی جگہ رہ کر تمام عالم کو دیکھ رہے ہیں

تفصیل کے لیے دعوی نمبر ا دیکھیں۔

شیطان کے لیے بھی وہی عقیدہ: مفتی احمد یار نعیمی لکھتے ہیں، ''ابلیس کی نظر تمام جہان پر ہے۔ کہ وہ بیک وقت سب کو دیکھتا ہے۔ اور تمام مسلمانوں کے ارادوں، بلکہ دل کے خطرات سے خبر دار ہے کہ نیک ارادے سے باز رکھتا ہے اور برے ارادے کی حمایت کرتا ہے۔'' (تفسیر نعیمی جلد ۳ ص

ان سب عبارات کے ہوتے ہوئے کس منہ سے یہ علماء دیوبند کو گستاخ کہتے ہیں حالانکہ حقیقی گستاخ یہ خود ہیں۔

۲: بریلوی حضرات اس عقیدہ کو نبی کے لیے کمال مانتے ہیں جیسا کہ پیچھے حوالہ اور اسکین

باب نمبر ۴

اس باب میں بریلوی حضرات کے عقیدہ کی گندگی کو واضح کیا گیا ہے

گزر چکا ہے۔

اب ہم پر فتوی مرتد ہونے کہ اس وجہ سے لگائے جاتے ہیں کہ ہم اس عقیدہ کے منکر ہیں۔اور اصل بات یہ ہے کہ خود اس کمال لے منکر ہیں۔

ان کا احمد رضا لکھتا ہے کہ جو صفت غیر مسلم کے لئے ہوسکتی ہے مسلم کے لئے کمال نہیں

(ملفوظات ص ۳۰۸ ۳۰۹)

آپ حضرات نے پیچھے احمد یار نعیمی کا حوالہ پڑھ لیا ہوگا۔اب آپ خود دیکھیں کہ جو یہ کمال یہ نبی کے لئے مانیں وہی شیطان کے لئے بلکہ اس سے بھی بڑھ کر تو یہ ان کے اعلی حضرت کے اصول سے کمال ہو ہی نہیں سکتا۔

یہ ان کے عقیدے کا حال ہے لہذا جب بھی ان حضرات سے دعوی لکھوایا جائے تو ان سے کہا جائے کہ آپ کا متفقہ عقیدہ لکھیں۔

پچھلے باب میں آپ نے دیکھا کے احمد رضا روح کو ساتویں آسمان پر مان رہا ہے اب اس کے خلاف جس کا عقیدہ ہوگا وہ کافر ہے۔ان کے اپنے اصول سے ان کے جید علماء کفر کے گھاٹ اترتے ہیں۔

اب آتے ہیں اپنے اس خاص عنوان کی طرف۔بریلوی حضرات کا یہ عقیدہ اپنے اندر کس قدر گندگی لئے ہوئے ہے۔

ا:بریلویوں کے جید عالم عمر اچھروی لکھتے ہیں کہ ''حضور ﷺ زوجین کے جفت ہونے کے وقت بھی حاضر وناظر ہوتے ہیں۔یہ علیحدہ امر ہے کہ آپ مچک کراماً کاتبین ایسے واقعات سے اپنی نظر محفوظ فرمالیں۔'' (مقیاس الحنفیت) معاذاللہ

آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ میاں بیوی جو کام تنہائی میں کرتے ہیں حضور ﷺ اس وقت بھی حاضر ہوتے ہیں۔اس قدر گندہ عقیدہ کسی مسلمان کا کیونکر ہوسکتا ہے۔

<u>اصل گستاخ تو اچھروی ہے:</u>

ممکن ہے کچھ بریلوی یہ کہیں کہ اس عبارت میں کوئی گستاخی نہیں ہے کیوں کہ آگے یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ یہ علیحدہ امر ہے کے کراماً کاتبین کی طرح اپنی نظروں کی حفاظت فرمالیں۔تو جب آپ ﷺ اپنی نظروں کی حفاظت فرمالیں تو گستاخی نہ رہی۔

ایسے لوگوں کو جواب دیں کہ جب آپ کہہ رہے ہیں کہ نبی ﷺ اپنی نظروں کی حفاظت فرمائیں گے تو اس وقت آپ ﷺ ناظر نہ رہیں گے۔اور اس سے یہ بات بھی پتا چلی کہ ایسے مقامات پر آپ ﷺ کو ناظر ماننا آپ کے نزدیک درست نہیں۔تو جب ناظر ماننا درست نہیں تو ایسے موقع پر حاضر ماننا کیسے درست ہوسکتا ہے؟؟

۲:آپ ﷺ اگر اپنی آنکھیں بند کریں گے اور اس سے آپ گستاخ ثابت ہوں گے کہ اگر دیوبندی شیخ عبدالحق رحمہ اللہ کے حوالے سے یہ لکھ دیں تو ہم گستاخ اور جب آپ کہیں گے کہ حضور ﷺ نے آنکھیں بند کیں تو اس کا مطلب آپ نے مان لیا کہ نبی کو آنکھ کے پردے کے پیچھے کا علم نہ رہا تو خود دیکھیں کہ گستاخ کون ثابت ہوا؟؟؟

۲:مفتی احمد یار نعیمی صاحب لکھتے ہیں کہ ''تاریک راتوں میں تنہائی کے اندر جو کام کئے جاویں وہ بھی نگاہ مصطفیٰ علیہ السلام سے پوشیدہ نہیں'' (جاء الحق ص ۷۲)

معاذ اللہ ان حضرات نے نبی ﷺ کو رات کی تاریکی کے وقت بھی جو کام ہوتے ہیں ان کو بھی دیکھنے والا بنا دیا۔

۳:ایک اور جگہ ایک مولوی یوں لکھتا ہے، ''جس جگہ کوئی زنا کر رہا ہے جس جگہ کوئی رشوت حاصل کر رہا ہے۔ جس جگہ کوئی شراب نوش کر رہا ہے یا جس جگہ کوئی بدکاری کر رہا ہے یا خلوت میں بدفعلی کر رہا ہے یا چوری کر رہا ہے۔ حضور ﷺ اس کے شاہد ہیں حضور ﷺ مشاہدہ فرما رہے ہیں'' (تفسیر اسرار البیان ص ۲۳)

معاذ اللہ۔۔۔۔۔۔

اس قدر گندہ عقیدہ۔۔۔۔

کچھ اولیاء کے متعلق ان حضرات کا عقیدہ بھی پڑھ لیں۔

۱:مولوی محمود صاحب لکھتے ہیں، ''ہمارے نزدیک کوئی شخص مرد کامل نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنے مرید کی تمام حرکات کو نہ جانتا ہو'' (نجم الرحمٰن ص ۱۰۳)

اسی کتاب کے اور بھی حوالے ہیں جس کے اسکین لگائے جاتے ہیں

۲:فریق مخالف کے اعلیٰ حضرت ایک طویل واقعہ لکھتے ہیں جس کا حاصل یہ ہے کہ کسی بھی وقت شیخ مرید سے دور نہیں بلکہ ان کے ہاں پیر صاحب ذوجین کی جفتی بھی دیکھتے ہیں ہم صرف حوالہ پر اکتفا کرتے ہیں اصل عبارت آپ اسکین میں دیکھ سکتے ہیں

یہ بات ملفوظات ص ۱۵۳ پر موجود ہے

اب چونکہ آپ حضرات پڑھ آئے ہیں کہ یہ حضرات اپنے عقیدہ کو کمالات میں شمار کرتے ہیں تو اب ایک اور اصول فیض احمد اویسی کا بھی دیکھ لیں

فیض احمد اویسی لکھتے ہیں کہ ہر وہ کمال جو ممکن ہو اور دیگر مخلوقات کو حاصل ہو وہ حضور ﷺ کے لئے اولی ہے'' (دلوں کا چین ص ۔۔۔)

اس کو بھی آپ اسکین میں ملاحظہ فرمالیں۔

تو ایک بات سامنے آئی کہ جو کمال مخلوق کو حاصل ہو آپ ﷺ کو بدرجہ اولی حاصل ہوگی۔ تو اگر یہ اولیاء کو مریدوں کے گھر کے پہرے دلاتے ہیں اور شرط لگاتے ہیں کہ ولی عورت کی شرم گاہ میں استقرار پکڑتا نطفہ بھی دیکھتا ہے۔ ((نجم الرحمٰن)) تو نبی میں یہ بدرجہ اولی مانتے ہیں۔ معاذ اللہ

صوفی اللہ دتا صاحب نے کتاب لکھی تنویر الخواطر اس میں انہوں نے مولانا سرفراز خان رحمہ اللہ کی کتاب سے یہی عبارت نقل کی اور اس کا دفاع کیا معلوم ہوتا ہے کہ ان کے نزدیک بھی یہ عبارت درست ہے۔ عبارت وہی عورت کی شرم گاہ میں استقرار والی ہے

(تنویر الخواطر ص 63)

اسم تاریخی

اشرف التفاسیر

۱۳۹۶

تفسیر نعیمی

(پارہ سوم)

مصنف

حکیم الامت مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمۃ اللہ علیہ

ناشر

مکتبہ اسلامیہ

۴۰۔ اردو بازار * لاہور

حکمت اکثر چار معنی میں استعمال ہوا' قرآنی وعظ جیسے وما انزل علیکم من الکتب والحکمۃ یعظکم بہ ثم ، علم واتینہ الحکم صبیا - نبوت- اتینا ال ابراھیم الکتب والحکمۃ' قران و اسرار قران' ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ (کبیر) یہاں سارے معنی درست ہیں- ومن یوت الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا ○ یہ نیا جملہ ہے جس میں علم و حکمت کی فضیلت ارشاد ہوئی- حکمت میں لام جنسی ہے- خیر شر کا مقابل بھلائی یعنی جسے کچھ بھی حکمت عطا ہوئی اسے بہت بھلائی ملی- گویا تھوڑی حکمت تمام دنیاوی سامان سے افضل ہے کہ اسے قلیل فرمایا گیا قل متاع الدنیا قلیل اور یہاں نفس حکمت کو خیر کثیر فرمایا وما یذکر الا اولوا الالباب ○ یذکر' تذکر سے بنا معنی یاد کرنا' نصیحت لینا' غور و فکر کرنا- الباب 'لب کی جمع ہے معنی مغز' گودا اصل و خلاصہ 'یہاں لب سے وہ خالص عقل مراد ہے جو وہم و خیالات سے صاف ہو- ہر عقل لب نہیں- مگر ہر لب عقل ہے یعنی ان آیتوں سے خالص عقل والے ہی نصیحت حاصل کرتے ہیں- بے عقل اور مغلوب العقل ان پر توجہ نہیں کرتے-

خلاصہ تفسیر: اے مسلمانو! صدقہ و خیرات بہت اعلیٰ چیزیں ہیں- مگر اس سے روکنے والے بھی بہت- ابلیس 'نفس امارہ' برے یار' صاف صاف تو بخل کی تعریف اور سخاوت کی مذمت کر سکتے نہیں اس لئے اولاً وہ تمہیں 'فقیری کا خوف دلا کر صدقہ سے روکیں گے کہ اگر تم نے خیرات کی تو غریب ہو جاؤ گے- جتنا پیسہ فقیر کو دے رہے ہو 'اتنا تمہارے بچوں کے کام آئے گا- وغیرہ جب اس میں کامیاب ہو گئے تب تمہیں بخل 'ہوس 'حرص وغیرہ کی رغبت دیں گے- وہی فقیری سے ڈرانے والے 'یاد' شادی' موت غمی کے مراسم 'تھیٹر' سینما' مقدمہ بازی وغیرہ کا مشورہ دیں گے مگر رب تمہیں صدقہ دینے پر دونوں جہانوں کی نعمتوں کا وعدہ کرتا ہے کہ بخیل کے مال میں برکت 'لوگوں کی محبت آفات کی دوری اپنی منظوری' آخرت میں مغفرت 'جہنم سے نجات 'جنت الفردوس کی نعمتیں 'عطا فرمائے گا- اب تم خود سوچ لو کہ کس کی بات ماننا چاہئے- شیطان کی یا اپنے رب رحمان کی' اور خیال رکھو کہ اللہ بڑی وسعت اور بڑے علم والا ہے اس کے خزانہ میں کمی نہیں 'اس کی وسعت علم کی ظاہر دلیل یہ ہے کہ جس پر کرم فرمائے اسے علم و عمل 'خوف الٰہی' عقل 'اپنی معرفت وغیرہ جیسی نہ مٹنے والی نعمتیں عطا فرماتا ہے جنہیں کبھی زوال نہیں- جسے یہ نعمت مل گئی 'اسے بڑی بھلائی ملی' مگر ان باتوں سے خالص عقل والے ہی نصیحت لیتے ہیں- ورنہ جہلا کے نزدیک مال سے بڑھ کر کچھ نہیں-

فائدے: اس آیت کریمہ سے چند فائدے حاصل ہوئے- پہلا فائدہ: ابلیس کی نظر تمام جہان پر ہے کہ وہ بیک وقت سب کو دیکھتا ہے- اور تمام مسلمانوں کے ارادوں 'بلکہ دل کے خطرات سے خبردار ہے کہ نیک ارادے سے باز رکھتا ہے اور برے ارادے کی حمایت کرتا ہے جیسا کہ الشیطن کی پہلی تفسیر سے معلوم ہوا- جب اس بہکانے والے کی وسعت علم کا یہ حال ہے تو اللہ کی طرف سے ہادی بندوں حضرات انبیاء و اولیاء کے علم کا کیا پوچھنا کہ وہ ابلیس کا توڑ ہیں- توڑنے والے کا علم و زور زیادہ ہوتا ہے- لکڑی لوہے سے توڑی جاتی ہے نہ کہ لوہا لکڑی سے لہٰذا اس آیت سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضور کے غلاموں کی وسعت علم ثابت ہوئی- دوسرا فائدہ: خیرات سے کبھی غریبی نہیں آتی' تجربہ ہے کہ بیاہ شادی کی حرام رسموں 'مقدمہ بازی' عیاشی سے صدہا گھر برباد ہو گئے- مگر خیرات سے برباد ہوتے ہوئے آج تک نہیں دیکھا گیا تیسرا فائدہ: سخاوت سے مال 'عزت

عرض: کسی مسلمان کو کافر کہہ دیا کیا حکم ہے۔

عرض: بطور اسب وشتم کہا تو کافر نہ ہوا گنہ گار ہوا اور اگر کافر جان کر کہا تو کافر ۲ ہو گیا۔

ارشاد: حضور ایک ۲ صاحب پہلے محدث ۳ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے یہاں مدرسہ میں پڑھتے تھے اب ان کی حالت یہ ہے کہ مخفی باتیں بتاتے ہیں لوگوں کا ہجوم زیادہ ہے اور نماز وغیرہ کی پابندی نہیں ہے۔

ارشاد: ایک صاحب ۳ اولیائے کرام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم میں سے تھے، آپ کی خدمت میں دشادِ وقت قدم بوسی کے لئے حاضر ہوا حضور کے پاس کچھ سیب نذر میں آئے تھے۔ حضور نے ایک سیب دیا اور کہا کھاؤ۔ عرض کیا حضور بھی نوش فرمائیں۔ آپ نے بھی کھائے اور بادشاہ نے بھی۔ اس وقت بادشاہ کے دل میں خطرہ آیا کہ یہ جو سب میں بڑا اچھا، خوش رنگ سیب ہے اگر اپنے ہاتھ سے اٹھا کر مجھ کو دے دیں گے تو جان لوں گا کہ یہ ولی ہیں۔ آپ نے وہی سیب اٹھا کر فرمایا ہم مصر گئے تھے وہاں ایک جلسہ بڑا بھاری تھا۔ دیکھا ایک شخص ہے اس کے پاس گدھا ہے اس کی آنکھوں پر پٹی رکھی ہے ایک چیز ایک شخص کی دوسرے کے پاس رکھ دی جاتی ہے۔ اس گدھے سے پوچھا جاتا ہے گدھا ساری مجلس میں دورہ کرتا ہے جس کے پاس ہوتی ہے سامنے جا کر سر ٹیک دیتا ہے۔ یہ حکایت [illegible] نے اس لئے بیان کی کہ اگر یہ سیب ہم نہ دیں تو ولی ہی نہیں اور اگر دے دیں تو اس گدھے سے [illegible] کر کیا کمال دکھایا۔ یہ فرما کر سیب بادشاہ کی طرف پھینک دیا بس یہ سمجھ گئے کہ وہ صف ۴ جو غیر

ف۱ مسلمان کو بطور شتم کافر کہنا اور کافر جاننا دونوں کا حکم۔

ف۲ محض کشف دلیل ولایت نہیں۔

ف۳ ایک ولی اور بادشاہ کی حکایت۔

۱؎ اور فتویٰ اس پر ہے کہ ارتداد زن سے عورت نکاح سے نہیں نکلتی وہ توبہ اور شوہر اول کی طرف رجوع پر مجبور کی جائے گی ورنہ امان اٹھ جائے گی۔ ۱۲ مؤلف عفی عنہ

۲؎ یہ حکم مسلمان کے کافر کہنے کا ہے اور جو شخص باوجود ادعائے ایمان واسلام کلمات کفر بولے افعال کفر کرے اس کو کافر ہی کہا جائے گا کہ یہاں مسلمان کو کافر کہنا نہیں بلکہ کافر کو کافر کہنا ہے۔

۳؎ یعنی حضرت مولانا دہلی احمد صاحب قدس سرہ العزیز ۱۲ مؤلف غفرلہٗ۔

انسان کے لئے ہو سکتی ہے انسان کے لئے کمال نہیں اور جو غیر مسلم کے لئے ہو سکتی ہے مسلم کے لئے کمال نہیں ۱؎۔

عرض: مسمریزم کی حقیقت کیا ہے۔

ارشاد: اصل اس کی صحیح تصور ہے روح کی قوتوں کو ظاہر کرنا۔ روح ۳ کی بہت قوتیں ہیں۔ سبع سنابل شریف میں ہے تین صاحب جا رہے تھے۔ دور ایک جنگل میں دیکھا کہ بہت آدمیوں کا مجمع ہے ایک راجہ گدی پر بیٹھا ہے حواری حاضر ہیں ایک فاحشہ ناچ رہی ہے شمع روشن ہے۔ یہ صاحب تیر اندازی میں بڑے مشاق تھے۔ آپس میں کہنے لگے کہ اس مجلس میں فسق وفجور کو درہم برہم کرنا چاہئے کیا تدبیر کی جائے ایک نے کہا کہ راجہ کو قتل کر دو کہ سب کچھ اسی نے کیا ہے۔ دوسرے نے کہا کہ اس ناچنے والی عورت کو قتل کرو۔ تیسرے نے کہا اسے بھی قتل نہ کرو کہ وہ خود نہیں آئی راجہ کے حکم سے آئی ہے اپنی غرض تو مجلس کا درہم برہم کرنا ہے اس شمع کو گل کرو۔ یہ رائے پسند ہوئی انھوں نے تاک کر شمع کی لو پر تیر مارا شمع گل ہوئی اب نہ وہ راجہ رہا نہ فاحشہ نہ مجمع نہایت تعجب ہوا بقیہ رات وہیں گذاری جب صبح ہوئی دیکھا تو ایک الو مرا پڑا ہے اور اس کی چونچ میں وہی تیر لگا ہے تو معلوم ہوا کہ یہ سب کام اسی الو کی روکر ہی تھی۔ (پھر فرمایا) نمرود ۴ کے دروازہ پر ایک درخت تھا جس کا سایہ بالکل نہ تھا۔ جب ایک شخص اس کے نیچے آتا اس کے لائق سایہ ہو جاتا دوسرا آتا تو دو کے لائق ہو جاتا۔ غرض ایک لاکھ تک آدمی اس کے سایہ میں رہ سکتے اور جہاں ایک لاکھ سے ایک بھی زیادہ ہوا سب دھوپ میں۔ اسی ۶ کا ایک حوض تھا صبح کو لوگ آتے کوئی اس میں پیالہ بھر کر دودھ ڈالتا کوئی شربت کوئی شہد

۱؎ یعنی کشف

۲؎ یعنی جب وہ نماز کے پابند نہیں دلی نہیں کشف مسلم تو مسلم کبھی غیر مسلم کو بھی [illegible] سے ولی ہو جانا ضرور نہیں۔ ۱۲

ف۳ مسمریزم کی حقیقت۔

ف۴ روح کی قوتوں کا ذکر۔

ف۵ نمرود کے دروازے کے درخت کی عجیب حکایت۔

ف۶ نمرود کے ایک عجیب حوض کی حکایت۔

Marfat.com

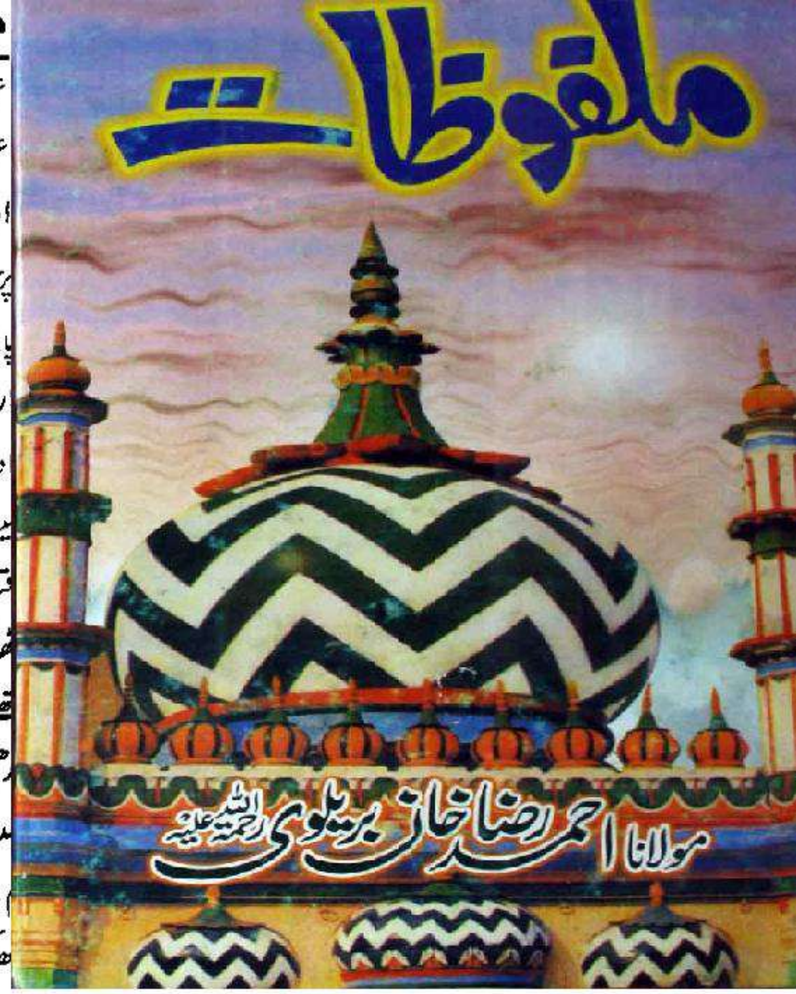

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وما کان لنا ان نتکلم بھذا سبحانک ھذا بھتان عظیم

مقیاسُ الحنفیّت

جنید زمان پیر طریقت مناظر اعظم

ابو عبدالوہاب مولانا محمد عمر صدیقی مدظلہ

المقیاس پبلشرز

۴- دربار مارکیٹ لاہور

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھ کے فوت ہونے کی آپ کو اطلاع دی تو آپ نے آنکھوں کو بند فرمایا کہ کیا تم نے جان کیا ہے آپ کے اس ارشاد سے ثابت ہوا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نمازیوں کے جفت ہونے کے وقت بھی حاضر و ناظر ہوتے ہیں یہ علیحدہ امر ہے کہ آپ شکل کرامات کا تبین وغیرہ اتمامات سے اپنی نظر کو محفوظ رکھیں۔

۸- ابوداؤد ۱/۱۴۴ | عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز میں تشہد کے وقت ان کلمات پڑھنے کا ارشاد فرمایا۔ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہمیں یہ تشہد سکھاتے تھے۔ جیسے قرآن کی سورۃ اور تشہد کے الفاظ کو بھی نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس لیے کہ واسطے مقرر فرمایا۔ کہ اس جملہ میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے حاضر و ناظر ہونے پر واضح دلیل ہے اسی مطابقت کی وجہ سے ان کلمات کا نام تشہد رکھا گیا۔ اور حقیقت یہ ہے کہ جب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اللہ کے روبرو حاضر ہوئے تو یہ کلمات آپ کی حضوری کے لئے اللہ تعالیٰ نے استعمال فرمائے۔ اور یہی کلمات آپ کی حضوری والے آپ نے اپنی امت کو ارشاد فرمائے وہ کلمات یہ ہیں مذکورہ بالا حضور پر انوار التحیات للہ والصلوٰت والطیبات السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین۔ جب نمازی تشہد کے وقت بیٹھتا ہے تو اس کی حالت کچھ اور ہوتی ہے یعنی باوضو ہونا۔ قبلہ رخ ہونا نماز الٰہی میں مشغول ہونا اور گھٹنوں کے بل بیٹھ کر مودبانہ انداز سے کہے۔ کہ اے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کی ذات پر سلام ہو اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں اب نمازی کا اس نماز کی حالت میں ہر وقت کی تبدیلی پر بھی مبنی ہے نمازیں اور ہر دو رکعت کے بعد نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے حاضر و ناظر ہونے کا اقرار کرتا ہے۔ اور سلام مخاطب کرنا پڑھنے سلام سے فارغ ہونے کے بعد اس عقیدہ سے منتشر ہونا یہ عین نفاق کی دلیل ہے۔ حالانکہ دیوبندیوں کے بڑے وہابی نواب صدیق حسن خاں بھوپالی بھی یہی کہتے ہیں

جملہ حقوق بحق مفتی اقتدار احمد خان محفوظ ہیں۔

۷۸۶
۹۲

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ کا ہے سایہ تجھ پر
بول بالا ہے ترا ذکر ہے اونچا تیرا

الحمد للہ کہ کتاب لاجواب نافع شیخ وشاب مفید عاقل موقظ غافل

مسمّٰی بہ

جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ

المعروف

فیصلہ مسائل

(جلد اوّل)

اضافات جدیدہ وضمیمہ عجیبہ کے ساتھ

جس میں موجودہ زمانہ کے عام مختلف فیہ مسائل کا نہایت محققانہ مدلّل فیصلہ کر دیا گیا ہے

مصنفہ

حضرت حکیم الامت مولانا المفتی الحاج احمد یار خاں صاحب اوجھانوی بدایونی مدظلہ

سرپرست مدرسہ غوثیہ گجرات پاکستان

باہتمام

محمد اقتدار خاں عرف مصطفےٰ میاں

ناشر:۔ مفتی اقتدار احمد خان مالک نعیمی کتب خانہ گجرات

اس سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت تک کے سارے لوگوں کے تمام ظاہری اور پوشیدہ اعمال کی پوری خبر ہے اور آسمانوں کے تمام ظاہر و پوشیدہ تاروں کا بھی تفصیلی علم ہے۔ حالانکہ بعض بعض تارے اب تک فلاسفہ کو سائنسی آلات سے بھی معلوم نہ ہو سکے۔ حضور علیہ السلام نے ان دونوں چیزوں کو ملاحظہ فرما کر فرمایا کہ عمر کی نیکیاں تاروں کے برابر ہیں۔ دو چیزوں کی برابری یا کمی بیشی وہ ہی بتا سکتا ہے جسے دونوں چیزوں کا علم بھی ہو اور مقدار بھی معلوم ہو۔

ان کے علاوہ اور بہت سی احادیث پیش کی جا سکتی ہیں۔ مگر اختصاراً اسی قدر پر کفایت کی گئی ان احادیث سے اتنا معلوم ہوا کہ تمام عالم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے اس طرح ہے۔ جیسے اپنی کفِ دست۔ خیال رہے کہ عالم کہتے ہیں ماسوا اللہ کو تو عالمِ اجسام، عالم ارواح، عالم امر، عالم امکان عالم ملائکہ، عرش و فرش غرضیکہ ہر چیز پر حضور علیہ السلام کی نظر ہے اور عالم میں لوح محفوظ بھی ہے جس میں سارے حالات ہیں۔ دوسرے یہ معلوم ہوا کہ اگلے پچھلے سارے واقعات پر بھی اطلاع رکھتے ہیں تیسرے یہ معلوم ہوا کہ تاریک راتوں میں تنہائی کے اندر جو کام کیئے جاویں وہ بھی نگاہِ مصطفےٰ علیہ السلام سے پوشیدہ نہیں کہ عبداللہ کے والد حذیفہ کو بتا دیا۔ چوتھے یہ معلوم ہوا کہ کون کب مرے گا۔ کہاں مرے گا۔ کس حال میں مرے گا۔ کافر یا مومن، عورت کے پیٹ میں کیا ہے یہ بھی میرے حضور علیہ السلام پر مخفی نہیں غرضیکہ ذرہ ذرہ اور قطرہ قطرہ علم میں ہے۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔

تیسری فصل

شارحین احادیث کے اقوال میں، دربارۂ علم غیب

(۱) عینی شرح بخاری۔ فتح الباری ارشاد الساری شرح بخاری۔ مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں حدیث نمبر ۱ کے ماتحت ہے۔

فِيهِ دَلَالَةٌ عَلٰى اَنَّهٗ اَخْبَرَ فِي الْمَجْلِسِ الْوَاحِدِ بِجَمِيْعِ اَحْوَالِ الْمَخْلُوْقَاتِ مِنِ ابْتِدَآئِهَا اِلٰى اِنْتِهَائِهَا۔

اس حدیث میں دلالت ہے کہ حضور علیہ السلام نے ایک ہی مجلس میں ساری مخلوقات کے سارے حالات کی از ابتداء تا انتہاء خبر دے دی۔

(۲) مرقاۃ شرح مشکوٰۃ اور شرح شفا ملا علی قاری و زرقانی شرح مواہب۔ نسیم الریاض شرح شفا میں حدیث نمبر ۴ میں ہے۔

کی حضورؐ پرسا۔ منے دربار لگا کر خادموں کا معائنہ فرما رہے ہیں۔ خادموں کو قربِ کمال کے درجات عطا فرما رہے ہیں۔ حضورؐ حاضر و ناظر ہیں۔

حضورؐ حاضر و ناظر نہ ہوتے تو ہم غرق در قہر ہو جاتے۔ زمین کھا جاتی آفات کھا جاتیں۔ زہریلی بلائیں کھا جاتیں۔ دشمن ہلاک کر جاتے۔ حضورؐ ہمارے نگران ہیں۔ حضورؐ رحمت ہیں۔ حضورؐ شفا ہیں۔ حضورؐ رفیق اور انیس ہیں۔ حضورؐ دستگیر ہیں۔ جس کے حضورؐ دستگیر نہیں اس کا دستگیر شیطان ہے۔

جس جگہ کوئی زنا کر رہا ہے۔ جس جگہ کوئی رشوت حاصل کر رہا ہے۔ جس جگہ کوئی شراب نوش کر رہا ہے یا جس جگہ کوئی بدکاری کر رہا ہے۔ یا خلوت میں بدفعلی کر رہا ہے یا چوری کر رہا ہے۔ حضورؐ اس کے شاہد ہیں۔ حضورؐ مشاہدہ فرما رہے ہیں۔ اے عزیز! جلدی کر۔ اس بدافعالی سے تائب ہو جا۔ ورنہ تمہارے شاہد کامل گواہ بر عدالت خداوندِ عالم حضورؐ ہیں۔ جس پر اپیل بھی نہ ہو گی۔

بارگاہِ قدسیہ سے ارشاد صادر ہوتا ہے۔ آیت کریمہ

اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا (سورہ فتح) اے محبوب بیشک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر۔

شاہد در اصل اس کو کہتے ہیں جو محل و موقعہ پر موجود ہو۔ خداوندِ عالم بھی موجود ہیں۔ حاضر و ناظر ہیں۔ اور از روئے قرآن کریم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی حاضر و ناظر ہیں۔ جو ملک خداوندِ عالم کا ہے۔ وہی ملک حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہے۔ کیونکہ حضورؐ رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ہیں۔ یعنی سارے جہانوں کے لیے رحمت ہیں۔

بارگاہِ قدسیہ سے ارشاد صادر ہوتا ہے۔ آیت کریمہ

وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ؕ (پ۲، سورہ بقرہ، رکوع ۲۳) اور یہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہارے نگہبان اور (شاہد) ہیں۔

تشریح۔ تفسیر حسینی عہ فارسی صفحہ نمبر ۲۳ میں حضرت ملّاں حسین کاشفی ارشاد فرماتے ہیں وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ باشد فرستادہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا براستی شما گواہ معدل و مزکی خلاصہ فرمان ہوتا ہے کہ میں نے اپنا محبوب مزکی تمہاری طرف گواہ بنا کر ارسال فرمایا۔ تمہارے نامۂ اعمال کا شاہد ہے۔ تمہارے اعمال و کردار کا شاہد ہے یعنی گواہ بنا کر ارسال فرمایا ہے۔

خلاصۂ مطلب۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے ہمیں گستاخی اور بے ادبی سے ڈرنا چاہیئے۔ اور اپنے گناہوں سے تائب ہونا چاہیئے۔ ورنہ روزِ محشر ہم مستحقِ سزا اور قابلِ گرفت ہوں گے۔ یہ دنیا دارُالعمل ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى

یہ کتاب ہے جس میں کوئی شبہ نہیں (راہ بتلانے والی ہے پرہیزگاروں کو)

تفسیر اسرار البیان

مصنفہ

از اولادِ اعلیٰ حضرت تاج السالکین برہان التحقیق سلطان العارفین مصباح المقربین خلاصۃ الاتقیاء واقف اسرارِ شریعت و طریقت معرفت ماہر رموزِ احدیت مظہرِ ولایت و نبوت عصادہ دودمان کرام شجرہ حضور سیدنا مصطفویہ و مرتضویہ ستان امامت سند آرائے بارگاہِ نبوت صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا مخدوم جلال الدین حسین عرف مخدوم جہانیاں جہاں گشت قدس سرہٗ آل طٰہٰ یٰسٓ مزمل مدثر، کوثر حضور پرنور تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاجی الحرمین شریفین سید محمد فیض علی شاہ صاحب نقوی البخاری سجادہ نشین دربار جلالیہ العالیہ قطب الاقطاب اعلیحضرت سیدنا سید سخی شوق الٰہی شاہ صاحب قدس سرہٗ نقوی البخاری و مرشدم اعلیحضرت شیخ المشائخ سیدنا بسم اللہ شاہ صاحب نوری

ڈاکخانہ خاص براستہ چشتیاں تحصیل چشتیاں ضلع بہاولنگر

بسم الرحمن

نجم الرحمٰن

لرجیم

حزب الشیطان

مصنفہ

حضرت العلامۃ جامع المعقول والمنقول قبلہ حافظ

غلام محمود صاحب قدس سرہ العزیز پیلانوی (میانوالی)

ناشر

معصوم سنز۔ بازار داتا صاحب لاہور

قیمت

هٰذَا عِلْمٌ لَوْ اَبُوْحُ بِهٖ لَقِيْلَ لِیْ اَنْتَ مِمَّنْ یَّعْبُدُ الْوَثَنَا
وَلَا اِسْتَحَلَّ لِاَهْلِ الْعِلْمِ صُوْنَ دَمِیْ لَاَبَدَلُوْنَ قَبِیْحَ مَا یَرَوْنَ بِنَا۔

اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے صحاح میں فرمایا ہے۔ لَقَطَعْتُ هٰذَا الْبُلْعُوْمَ۔ یعنی اگر علم اسرار کا ایک ذرہ بھی انشا کر دوں۔ تو لوگ میرا یہ گلا کاٹ دیں اور حضرت محمد معصوم صاحب کے مقابلہ میں اس بطل جلیل کا قول سنیے جس کے مقابلہ میں حضرتِ مجدد رضی اللہ عنہ کا نام لینا بھی درست نہیں۔ یعنی حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند جو طریقت میں ان کے نزدیک مجتہدِ مطلق کا درجہ رکھتے ہیں۔ زینہار پیش ما چون ناخن است و ہیچ چیز از ما غائب نیست۔ نفحات الانس ص۴۴۹ میں حضرت بایزید بسطامی سردار سلسلۂ نقشبندیہ فرماتے ہیں۔ اور انہی حضرت کا قول ملا علی قاری نے مرقات ج ۱ ص۵۲ پر نقل کیا ہے جس سے وہابیہ مسلمانوں کے لئے کفر کے فتوٰی نقل کرتے ہیں۔ لَوْ رَفَعَ اللّٰهُ الْحِجَابَ اَلْفَ مَرَّةٍ فِیْ مَا زَادَ یَقِیْنِیْ وَلَا انْقَلَبَ الْعَالِمُ فِیَّ مَا اَحْسَنَ بِہٖ اگر دس لاکھ جہاں بھی ولی اللہ کے گوشۂ دل میں پڑے رہیں۔ تو محسوس بھی نہ ہوں۔ اَلْفَلَا تَمْنَعُ بِالثَّلَاثَةِ وَالْفَضْلُ تَبَرُّعٌ۔ حضرت علامہ شعرانی کبریت احمر کے ص۱۶۵ پر فرماتے ہیں۔ حضرت سیدی علی خواص کو میں نے سنا تھا۔ انہوں نے فرمایا ہمارے نزدیک کوئی شخص مردِ کامل نہیں ہو سکتا۔ جب تک وہ اپنے مرید کی تمام حرکات کو نہ جانتا ہو۔ جو یَوْمَ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ سے لے کر جنت یا دوزخ میں پہنچنے تک ہیں۔ یعنی ہر مرید کے انقلابات نبی اور انقلابات

صلبی ازل سے ابد تک نہ جانتا ہو لیجئے یہ عبارت ہے جس پر دیدار ہنگامی
بینڈک تے تڑ آتڑ اکرا آسمان سر پہ اٹھا لیا ہے۔ ابھی یہ لوگ "وام مار گی"
ہیں۔ اور عارف کی پہچان ان کے نزدیک یہ ہے۔ کہ وہ عورتوں کے اندام
مخصوصہ کو ہر وقت زیر نظر رکھتا ہو۔ لاحول ولا قوۃ۔ جہالت اور ضد سخت
سخت مہلک بیماریاں ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کے شر سے بچائے عبارت
محولہ بالا کا مطلب تو صرف وسعت علم ہے۔ جس طرح حدیث کتابت تقدیر
بذریعہ ملائکہ میں گذر چکا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ ملائکہ کو یہ علم اور تصرف عطا
فرما دیتے ہیں۔ نہ یہ کہ ملائکہ عورتوں کے اعضائے مخصوصہ اور شکموں
میں داخل ہو جاتے ہیں۔ اور ہر شخص کا رزق زندگی اور موت وغیرہ
لکھ دیتے ہیں۔ ورنہ یہ زمین سے پھوٹ کر نکلنے والے حشرات الارض
رفتنی کے بارے میں حضرات [illegible] العیاذ باللہ یہی کہہ دینگے۔ اور روایت ابو نعیم عن ابن عباس مرفوعاً
لَمْ يَلْتَقِ الْهَوَاءَ قَطُّ عَلَى الْفَقَارِ لَمْ يَزَلْ يَنْقُلُنِي فِي الْأَصْلَابِ الطَّيِّبَةِ إِلَى
الْأَرْحَامِ الطَّاهِرَةِ۔ مُهَذَّبًا الحدیث۔ وعنہ فی قولہ تعالےٰ وَ
تَقَلُّبَكَ فِي السَّاجِدِينَ۔ اَیْ مِنْ نَبِیٍّ اِلٰی نَبِیٍّ حَتّٰی اَخْرَجْتُكَ مِنْهَا
مواہب لدنیہ ص ۱۳ ج ۱ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ اَلْحَيَاءُ

حضرت مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ غالباً اسی قول کی تفسیر میں ارشاد فرماتے ہیں

لوحِ محفوظ است پیشِ اولیاء ازچہ محفوظ است محفوظ از خطا

حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کا شعر ہے۔

نَظَرْتُ اِلٰی بِلَادِ اللّٰہِ جَمْعًا کَحَرْدَلَۃٍ عَلٰی حُکْمِ اتِّصَالِیْ

حضرت عارف باللہ یعقوب خادم حضرت سیدنا محمد رفاعی رحمۃ اللہ کا قول علامہ فاروقی نے اپنی کتاب التوحید میں نقل کیا ہے۔ جس کی [illegible] علامہ شعرانی نے [illegible] میں بیان فرمایا ہے۔ یعقوب فرماتے ہیں کہ وہ مرد[1] بہر اس حمل کیفیات پر مطلع ہوتا ہے۔ جو ابھی تک ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے۔ تو میں نے عرض کیا۔ کہ سردار من یہ تو اللہ تعالیٰ کے صفات میں سے ہے۔ تو یعقوب نے کہا۔ توبہ توبہ حق سبحانہٗ و تعالےٰ۔ جب کسی انسان کو پسند فرماتے ہیں۔ تو اسے اپنی تمام حکومت میں اپنی مرضی اور منشاء کے مطابق تصرف اور علم غیب عطا فرماتے ہیں۔ میں نے عرض کیا۔ حضرت اسپر کوئی دلیل قائم کیجئے۔ تو انہوں نے حدیث قدسی پڑھی کہ جب اللہ تعالےٰ اپنے بندے کیساتھ حسبِ ارادہ معیت فرماتے ہیں۔ تو وہ بندہ اللہ تعالےٰ کی صفات میں سے ایک صفت بن

[1] بندہ نے اس عبارت کا مفہوم ذکر کیا ہے۔ اصلی عربی عبارت کا ترجمہ یہ ہو سکتا ہے کہ کسی عورت کو حمل قرار نہیں پاتا۔ مگر وہ اسے جانتا اور دیکھتا ہے۔ اصل نقلی عبارت کے الفاظ چونکہ وہابیہ کے اعصاب پر کاذورہ پڑتا ہے۔ اور ہمیں ہم ناراض نہیں کرنا چاہتے۔ لہٰذا عرف ترجمہ پر اکتفا ہے۔ تاکہ انہیں تکلیف نہ ہو۔

حافظ الحدیث سیدی احمد سجلماسی کہیں تشریف لے جاتے تھے، راہ میں اتفاقاً آپ کی نظر ایک نہایت حسینہ عورت پر پڑ گئی۔ یہ نظر اول تھی، بلا قصد تھی، دوبارہ پھر آپ کی نظر اٹھ گئی، اب دیکھا کہ پہلو میں حضرت سیدی غوث الوقت عبدالعزیز دباغ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے پیر و مرشد تشریف فرما ہیں اور فرماتے ہیں احمد عالم ہو کر انہیں سیدی احمد سجلماسی کے دو بیویاں تھیں، سیدی عبدالعزیز دباغ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رات کو تم نے ایک بیوی کو جاگتے دوسری سے ہمبستری کی، یہ نہیں چاہئے۔ عرض کیا: حضور اس وقت وہ سوتی تھی۔ فرمایا: سوتی نہ تھی سوتے میں جان ڈالی تھی۔ عرض کیا: کہ حضور کس طرح علم ہوا۔ فرمایا: جہاں وہ سو رہی تھی کوئی اور پلنگ بھی تھا۔ عرض کیا: ہاں ایک پلنگ خالی تھا فرمایا اس پر میں تھا تو کسی وقت شیخ مرید سے جدا نہیں ہر آن ساتھ ہے۔

عرض: بچوں کی بیعت کس عمر میں ہو سکتی ہے۔

ارشاد: اگر ایک دن کا بچہ ہو، ولی کی اجازت سے بیعت ہو سکتا ہے۔

عرض: اثباتِ ہلال میں تار پر اعتماد ہوگا یا نہیں!

ارشاد: میرا رسالہ "ازکی الاہلال" ملاحظہ فرمایئے جس میں بدر کی طرح روشن کیا ہے کہ رویت ہلال میں تار اور خط کی خبر معتبر نہیں لیکن گنگوہی صاحب نے معتبر مانی اور اپنے علم و فہم کی بانگی دکھانے کو اس پر یہ استدلال مضحکہ اطفال تراشا کہ تحریر معتبر ہے اور تحریر قلم سے ہو یا طویل بانس سے ہر طرح تحریر ہے تو گویا ان بزرگوار کے نزدیک تار بھیجنے والا اتنے لمبے بانس سے کچھ لکھ دیا کرتا ہے وَلَا حَوْلَ وَ لَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم۔ ان کا یہ فتویٰ ہمارے پاس موجود ہے اور عقلاً و نقلاً باطل و مردود ہے۔ اَلْخَطُّ یَشْبَهُ الْخَطَّ اور اَلْخَطُّ لَا یُعْمَلُ بِهٖ۔ سوم آپ کے لیکھے اس سیکڑوں میل کے طویل بانس سے وہ خبر بھیجنے والا نہیں لکھتا کہ اس کا خط آپ کی نزدیک معتبر ہو بلکہ یہ شیطان کی آنت بانس تار بابو کے ہاتھ میں ہے جو محض مجہول اور اکثر کفار، اس کا نام مفتی گری ہے، آدمیاں گم شدند،

عرض: حضور قطب کی طرف پاؤں کرنے کی کیا ممانعت فرمائی گئی ہے!

ارشاد: یہ مسئلہ جہلا میں بہت مشہور ہے۔ قطب عوام میں ایک ستارے کا نام ہے کہ قطب شمالی کے قریب ہے تو تارے تو چاروں طرف ہیں کسی طرف پاؤں نہ کرے۔ (اسی تذکرہ میں فرمایا)

marfat.com

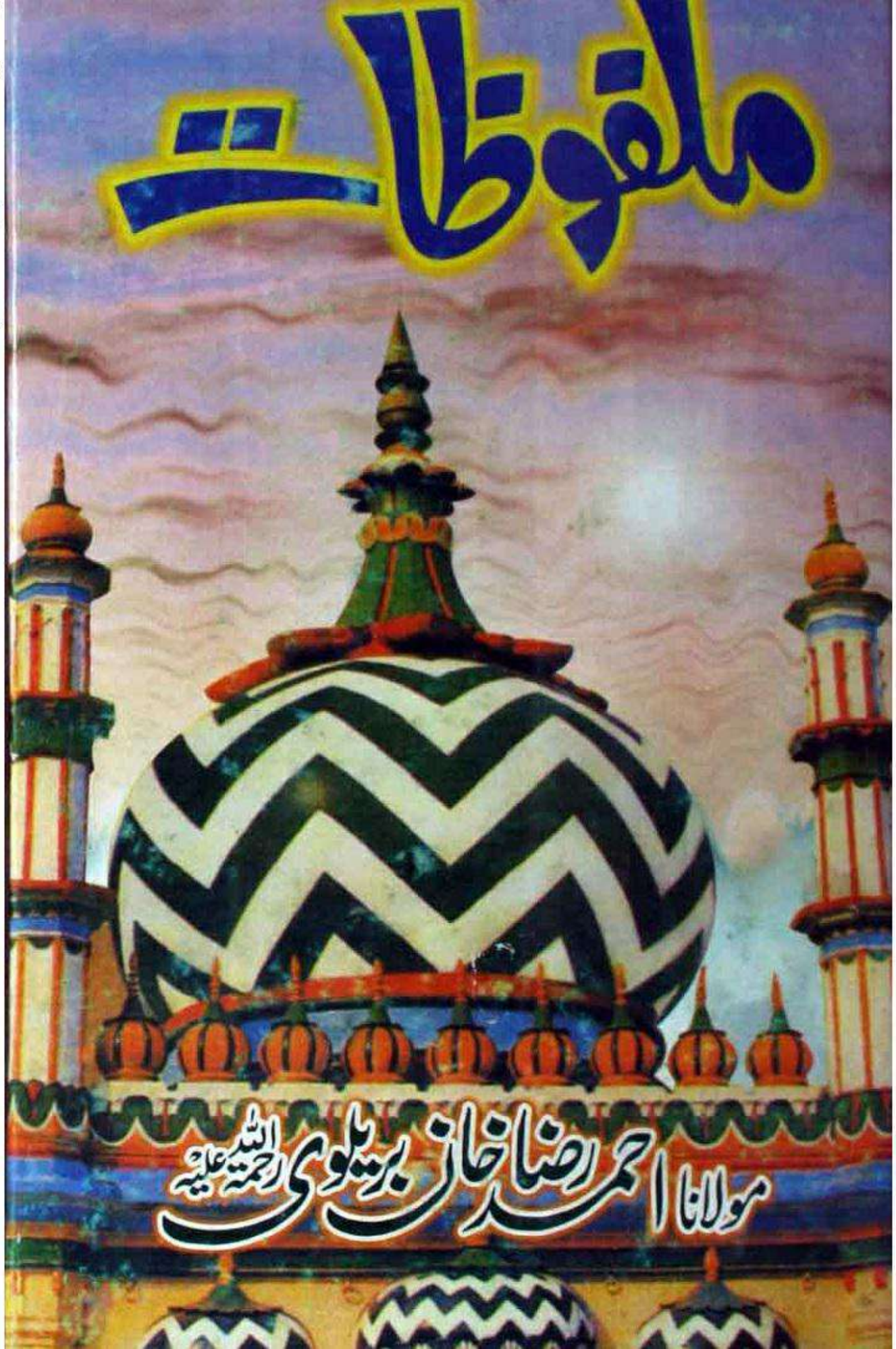

باب ۵

عقلی دلائل

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حاضر و ناظر ہونے کا مسئلہ از قبیل ممکنات ہے ورنہ منکر نکیر اور شیطان کے لیے بھی نہ مانا جائے اور ہر وہ کمال جو ممکن ہو اور دیگر مخلوق کو حاصل ہو وہ حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے اولیٰ ہے بلکہ ہر کمال جو کسی کو نصیب ہوتا ہے وہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے صدقے اور انکے طفیل نصیب ہوتا ہے۔

(۲) ایک عالم روح جسد عنصری کے پنجرہ میں چھپ کر بحالت خواب عالم دنیا میں جہاں تک اسکی رسائی ہوتی ہے وہاں کے حالات کا مشاہدہ کرتی ہے جسے سچی خواب کہا جاتا ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تو ابو الارواح ہیں ان کے لیے اشکال کیسا۔

(۳) روح مرنے کے بعد علیین یا سجین میں ہوتے ہوئے بھی قبر والے کے حالات سے بے خبر نہیں باوجودیکہ یہاں سے وہ روح اپنے جسم سے بہت دور ہے۔

(۴) از روئے تحقیق جدید ہمارے گرد کے فضائے محیط میں بہت سے ستارے زمین سے اتنا دور ہیں کہ انکی روشنی زمین تک کئی کروڑ میں پہونچتی ہے اور ایک ستارہ ایسا بھی دریافت ہوا ہے جسکا فاصلہ زمین سے آٹھ سو سنگ میل دور ہے جس سے متاثر ہو کر یورپ کے بعض فلاسفروں نے لکھا کہ کائنات کا حجم بالا محدودیت

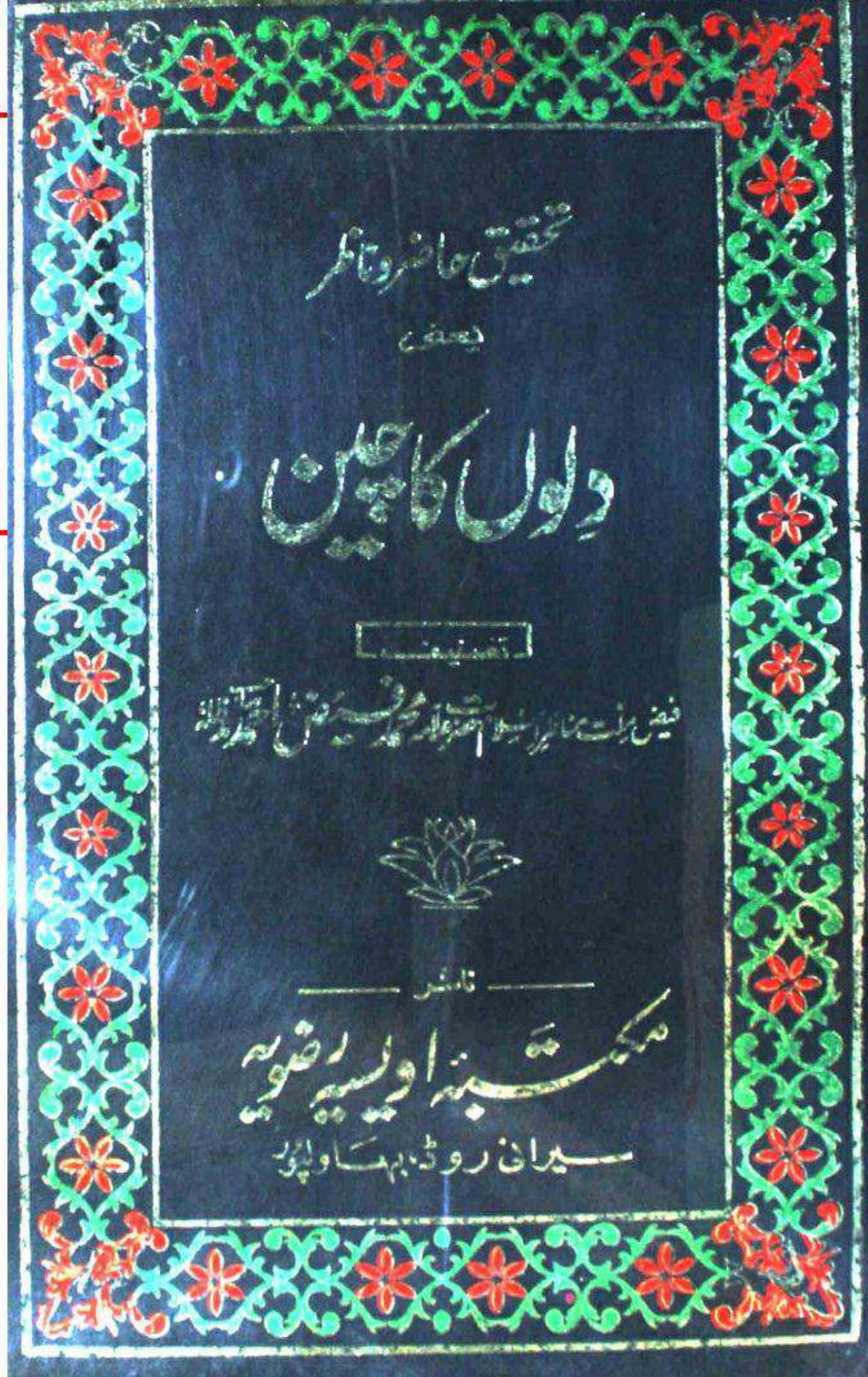

ترجمہ :۔ اے شیطان بیشک میرے خاص بندوں پر تیری قدرت نہیں ہے۔

اور نیز علامہ بغوی اپنی تفسیر معالم التنزیل میں کَذٰلِكَ نُرِیْٓ اِبْرٰهِیْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کے تحت ایک حدیث نقل کرتے ہیں۔

رُوِیَ عَنْ سُلَیْمَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَرَفَعَهٗ بَعْضُهُمْ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمَّا اُرِیَ اِبْرَاهِیْمُ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَبْصَرَ رَجُلًا عَلٰی فَاحِشَةٍ فَدَعَا عَلَیْهِ فَهَلَكَ ثُمَّ اَبْصَرَ آخَرَ فَدَعَا عَلَیْهِ فَهَلَكَ ثُمَّ اَبْصَرَ ثَالِثًا[1]

ترجمہ :۔ حضرت سلیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بعض نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ جب ابراہیم علیہ السلام نے آسمانوں اور زمین کی بادشاہی کو دیکھا تو آپ نے ایک آدمی کو زنا کرتے ہوئے دیکھا اور آپ نے اس کے حق میں بددعا کی وہ ہلاک ہوگیا۔ پھر دوسرا دیکھا اس پر بددعا کی وہ بھی ہلاک ہوگیا پھر اسی طرح تیسرا دیکھا۔

کیوں جی خان صاحب اللہ تعالیٰ اور ابراہیم علیہ السلام سے بھی زیادہ شرم آپ کے حصے میں کہاں سے آگئی " اَنَا خَیْرٌ مِّنْهُ " کہنے والے سے کوئی خاص رشتہ معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ ایسی کرم نوازیاں اسی کی شان ہے۔

اس کے بعد خان صاحب گکھڑوی لکھتے ہیں۔

[1] ۔۔ معالم التنزیل برحاشیہ خازن ص۲۳۔

اعتراض :۔ ایک اور شوریدہ سر اٹھتا ہے اور وہ ولی اور نبی کے کمال کی یہ شرط لکھتا ہے کہ۔

لَا تَسْتَقِرُّ نُطْفَةٌ فِیْ فَرْجِ اُنْثٰی اِلَّا یَنْظُرُهٗ ذَالِكَ الرَّجُلُ اِلَیْهَا۔

ترجمہ :۔ کسی مادہ کی شرمگاہ میں کوئی نطفہ نہیں قرار پکڑتا مگر وہ کامل اس کو دیکھتا ہے[1]

جواب :۔ خان صاحب کی یہ بات سمجھ کوئی دشوار نہیں کہ شوریدہ سر کا نعرہ عبارت کے ناقل کو دیا گیا ہے یا اصل قائل کو۔ بہرحال ایسی باتیں کرنا یا لکھنا خان صاحب کے نزدیک شوریدہ سروں کا ہی کام ہے۔ طائفہ وہابیہ نجدیہ تو اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جناب میں گستاخیوں سے باز نہیں آئے بلکہ عین ایمان جانا۔ تو اولیاء کرام کی گستاخی تو ان کے نزدیک کوئی مقام ہی نہیں رکھتی۔ عَالِمُ مَا كَانَ وَمَا یَكُوْنُ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ نے تحقیق فرمایا ہے کہ اِذَا فَاتَكَ الْحَیَاءُ فَافْعَلْ مَا شِئْتَ جب حیا نہ رہے جو جی چاہے کہو اور کرو۔ تسویۃ النواظر میں خان صاحب کے فقدان حیا پر کافی ثبوت ہیں کہ ہر جگہ اولیاء کرام کے ارشادات عالیہ کو مفسرین محدثین اور مفسرین کرام کے اقوال کو خیالات مردودہ قرار دیتے ہیں اور احادیث کو خواہ مخواہ باطل قرار دیتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے بذات خود ہماری راہنمائی ان بزرگوں کی طرف فرمائی ہے قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے۔

[1] ۔۔ تسویۃ النواظر ص۲۳۔

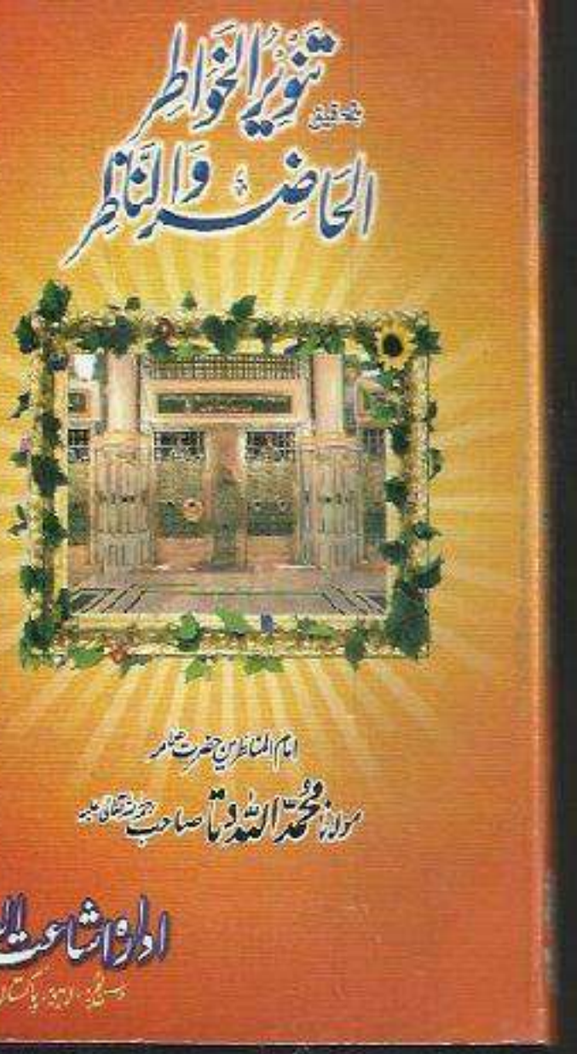
تنویر الخواطر
الحاضر والناظر
امام المناظرین حضرت علامہ
مولانا محمد اللہ دتا صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
ادارہ اشاعت العلوم